ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمائش برادر مکرم جناب حاجی محمد عبد القیوم صاحب تاجر کتب کلکتہ ویلسلی اسکوائر ۱۶

صبح کا ستارہ

۱۳۴۵

باہتمام کمترین محمد قمر الدین ابن جناب حاجی شیخ محمد یعقوب صاحب مرحوم مالک مطبع احمدی

در مطبع قیومی واقع کانپور مطبوع گردید

عاجز کے کارخانے سے ہر قسم کی کتابیں بنرخ تاجرانہ جلد و بکفایت فی ملوبی ارسال ہوتی ہیں المشتہر حاجی محمد عبد القیوم تاجر کتب
کلکتہ ویلسلی اسکوائر نمبر ۱۶

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمد اُس خدا کو جو عالم کا پروردگار ہی اور درود و سلام اُس نبی پر جو سب نبیون کا سردار ہی بعد ازان عباس بن ناصر علی المورخ بن فضل اللہ العلامۃ الحاجموی غفر اللہ لہم کہتا ہی کہ سنہ ۱۲۴۹ بارہ سو انچاس ہجری مین جب میرے بھائی قاسم علی نے کہ نہایت سخی و شجاع و مجاہد تھا اور میری والدہ نے انتقال کیا مین نے کتاب وقائق الاخبار کو کہ امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ نے موت کے احوال مین تصنیف کی تھی مُغلق عربی سے سلیس اُردو مین ترجمہ کیا تا فائدہ اُسکا عام ہو جائے اور ثواب اسکا مین نے اُن دونون کی روحون کو بخشا اور جو شخص اس کتاب سے فائدہ یا وے اور نفع اُٹھاوے اُس سے اُمید ہی کہ اِس مغموم کو اور اُن دونون مرحوم کو اپنی دعا سے محروم نہ کرے اور اصل کتاب مین مین نے کچھ کمی بیشی نہین کی مگر بعضی جگھون مین بضرورت یا بقصد اختصار کیا اور نام اِس ترجمے کا صبح کا ستارہ ہی اس واسطے کہ یہ زمانہ بھی آخری ہی اور اِس مین آخیر وقت کا حال بھی مسطور ہی اور خلق کو اس سے ہدایت بھی حاصل ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ

پہلا باب نور محمدی کے بیان مین

حدیث مین ہی کہ اللہ تعالیٰ نے ایک درخت پیدا کیا جسمین چار شاخین تھین سو شجرۃ الیقین اُسکا نام رکھا پھر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نور کو سفید موتی کے پردے مین طاوس بنا کر اُس درخت پر بٹھایا اُسنے ستر ہزار برس اُسپر تسبیح کی بعد ازان حیا کا آئینہ پیدا کرکے اُس کے آگے دھرا جب طاوس نے اُسمین اپنی صورت دیکھی نہایت ہی حسین و جمیل و زیبا و شکیل پایا تب حق تعالیٰ سے حیا کی و پہلے پانچ دفعہ حق تبارک و تعالیٰ کو سجدے کیے یہی سجدے اُسپر فرض موقت ہو گئے کہ حق تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو

اور اُنکی اُمت کو پنجوقتہ نماز کا حکم کیا پھر حق تعالی نے اُس نور کی طرف دیکھا تب شرم سے وہ پسینے پسینے ہوگیا سو اُسکے سر کے عرق سے فرشتے پیدا ہوئے اور چہرے کے عرق سے عرش کرسی لوح قلم چاند سورج تارے اور جو کچھ آسمانون مین ہے اور سینے کے عرق سے انبیاء و رسل و علما و شہدا و صلحا اور ابرو کے عرق سے سب اہل ایمان اور کانون کے عرق سے یہود اور نصاری اور مجوس و غیرہم کی ارواح اور پشت کے عرق سے بیت المعمور و کعبہ و بیت المقدس اور ساری دنیا کی مسجدون کی زمین اور پانون کے عرق سے زمین پورب سے پچھم تک اور جو کچھ اُسمین ہے سب پیدا ہوا پھر حق تعالی نے فرمایا اے نور میرے حبیب کے نظر کر سو اُسنے دیکھا اپنے آگے ایک نور اور پیچھے ایک نور اور داہنے ایک نور اور بائین ایک نور یہ چارون یار تھے رضی اللہ عنہم پھر اُس نور نے ستر ہزار برس تسبیح کی تب حق تعالی نے اُس سے ارواح انبیا کو پیدا کرکے اُنسے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہلایا پھر عقیق سرخ سے ایک قندیل شفاف پیدا کی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کو جس طرح دنیا مین تھی اُسیطرح بناکر قندیل مین رکھا اور تمام روحون نے اُسکے گرد طواف کیا اور ستر ہزار سال تک تسبیح و تہلیل کی پھر خدائے تعالی نے سب کو حکم کیا اُسکی طرف دیکھین سو جسنے اُسکے سر کو دیکھا خلیفہ و سلطان ہوا اور جسنے پیشانی کو دیکھا امیر عادل ہوا اور جسنے بھونکو دیکھا نقاش ہوا اور جس نے کانون کو دیکھا صاحب تمتع و صاحب اقبال ہوا اور جسنے آنکھون کو دیکھا حافظ قرآن ہوا اور جسنے رخسارون کو دیکھا سخی اور عاقل ہوا اور جسنے بینی کو دیکھا طبیب و عطار ہوا اور جسنے ہونٹونکو یا دانتونکو دیکھا خوبرو ہوا اور جسنے منھ کو دیکھا وہ روزہ دار ہوا اور جسنے زبان کو دیکھا بادشاہونکا قاصد ہوا اور جسنے حلق کو دیکھا واعظ و موذن ہوا اور جسنے داڑھی کو دیکھا جہاد کرنیوالا ہوا اور جسنے گردن کو دیکھا تاجر ہوا اور جسنے دونون بازوونکو دیکھا تیغزن اور نیزہ باز ہوا اور جسنے صرف داہنے بازو کو دیکھا حجام ہوا اور جسنے صرف بائین بازو کو دیکھا جلاد ہوا اور جسنے داہنی ہتھیلی کو دیکھا صراف ہوا اور جسنے بائین ہتھیلی کو دیکھا ناپنے جوکھنے والا ہوا اور جسنے دونون ہتھیلیونکو دیکھا سخی و صاحب کسب ہوا اور جسنے دونون ہاتھون کی پشت کو دیکھا بخیل ہوا اور جسنے داہنے ہاتھ کی انگلیون کو دیکھا کاتب ہوا اور جسنے بائین ہاتھ کی اُنگلیون کو دیکھا درزی ہوا اور جسنے سینے کو دیکھا عالم و مجتہد ہوا اور جسنے پشت کو دیکھا متواضع اور شرع کا مطیع ہوا اور جسنے پہلو کو دیکھا غازی ہوا اور جسنے شکم کو دیکھا قانع اور زاہد ہوا اور جسنے زانو کو دیکھا راکع اور ساجد ہوا اور جسنے پانون کو دیکھا شکاری ہوا اور جسنے

قدم کے نیچے دیکھا بڑا چلنے والا ہوا اور جسنے پرچھائیں کو دیکھا سردی ہوا اور جسنے نہ دیکھا یہودی و نصرانی و
کافر و سرکش ہوا اور جاننا چاہیے کہ حق تعالیٰ نے نماز کو لفظ احمد کی صورت پر مقرر کیا قیام (ا) کی مانند
اور رکوع (ح) کے مانند اور سجدہ (م) کے مانند اور نشست (د) کے مانند اور خلق کو محمد کی صورت
پر پیدا کیا سر (م) کی طرح گول اور دونوں ہاتھ (ح) کے مانند اور شکم (م) کی مانند اور دونوں پاؤں
(د) کے مانند اور کوئی کافر اُنکی صورت پر جلایا نہ جائیگا بلکہ صورتیں اُنکی بدل دی جائینگی تمام ہوا پہلا باب
مترجم کہتا ہے اگر کوئی اعتراض کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے سب کچھ پیدا ہوا تو سگ
و خوک و کافر بھی اُسی سے ہوئے اور اُس سے اُسکا نجس ہونا لازم آتا ہے کہو نہیں نور محمدی تمام اشیا کا اصل ہے
اور فروع کے آثار و احکام اصل پر جاری نہیں ہوتے دیکھو مٹی سے سبزہ اور دانہ پیدا ہوتا ہے اور سبزہ اور
دانے سے جانور و نکا گوشت اور یہ سب ملکر انسانکی غذا ہوتی ہے اور وہ غذا مرد کی پشت میں پہونچکر نطفہ بنتی ہے
اور عورتوں کے سینے میں پہونچکر دودھ اور رگوں میں پہونچکر خون اور مثانے میں جاکر بول اور ہر جگہ نیا حکم
اور نیا اثر پیدا کرتی ہے اور مٹی اُن حکموں اور اثروں سے بری ہے اسیطرح سیاہی کہ دوات میں ہے سب حرفونکی
اصل ہے لیکن قرآن مجید کے حروف جب اُس سے بنتے ہیں تب یہ حکم پیدا کرتی ہے کہ ناپاک آدمی اُسکو نہ چھوے
اور یزید اور شیطان کا نام اُس سے لکھا جاتا ہے تو قابل تعظیم نہیں ہوتی اور رسول اللہ کو امی اسواسطے کہتے ہیں
کہ آپ سب اشیا کی اصل ہیں کیونکہ اُم کا لفظ زبان عرب میں بمعنی اصل کے آتا ہے جیسے اُم القری مکہ کہ سب گانونکا اصل
ہے اور ام الکتاب سورۂ فاتحہ کہ تمام قرآن مجید بطریق اجمال اُسمیں مندرج ہے اور اسیطرح ام الدماغ و ام الامراض وغیرذلک

دوسرا باب آدم علیہ السلام کی پیدائش میں

ابن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ملک ملک کی خاک سے پیدا کیا سر کعبے کی خاک سے
اور سینہ دہنا کی خاک سے اور پشت و شکم ہند کی مٹی سے اور دونوں ہاتھ پورب کی مٹی سے اور دونوں پاؤں
پچھم کی مٹی سے اور ایک روایت یہ ہے کہ سر بیت المقدس کی خاک سے اور چہرہ ایک بہشت کی خاک سے اور دانت
ہند کی خاک سے اور ہاتھ کعبے کی خاک سے اور ہڈیاں پہاڑ کی خاک سے اور بعضے اعضا بابل کی خاک سے اور
پشت عراق کی خاک سے اور دل فردوس کی خاک سے اور زبان طائف کی خاک سے اور آنکھیں حوض
کوثر کی خاک سے اور سر جو بیت المقدس کی خاک سے تھا اُس سبب سے عقل و فہم و نطق کا مکان ہوا اور منہ کہ بہشت
کی خاک سے تھا محل زینت ہوا اور آنکھیں حوض کوثر کی خاک سے تھیں مع ملاحت ہوئیں اور دانت کہ ہند کی

خاک سے تھے جلے حلاوت ہوے اور ہاتھ کہ کعبے کی خاک سے تھے مقام سخاوت ہوے اور پشت کہ عراق کی خاک سے تھی قوت کی جگہ ہوئی اور وہ بعض اعضا کہ خاک بابل سے تھے موضع شہوت ہوے اور استخوان کہ پہاڑ کی خاک سے تھے مضبوطی اور کڑے پن کی جگہ ہوے اور دل کہ بہشت فردوس سے تھا معدن ایمان و عرفان ہوا اور زبان کہ طائف کی خاک سے تھی مکان شہادت کی یعنی اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے کی ہوئی اور آدم کے بدن مین نو دروازے بنائے سات چہرے مین دو آنکھین دو کان دو نتھنے ایک منھ اور دو موضع مخصوص اور اسکو پانچ حواس دیئے بصر و سمع و ذوق و شم و مس اور جب روح کو حکم دیا کہ اسکے منھ مین یا دماغ مین داخل ہووے روح دو سو برس تک اسکی گرد پھری پھر آنکھون مین اُتری اور جسم کو دیکھا تو مٹی پایا پھر جب کانون مین پہونچی تو فرشتون کی تسبیح سُنی پھر بانسے مین اُتر کر چھینکی اور پیشتر اس سے کہ چھینک سے فراغت پاوے حق تعالیٰ نے اُسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا سکھا دیا پھر جب اُسنے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا تب حق تعالیٰ نے فرمایا یَرْحَمُكَ رَبُّكَ یَا آدَمُ پھر سینے مین اُتر کر اُٹھنے کا ارادہ کیا لیکن اُٹھ نہ سکی اسی معنی مین حق تعالیٰ نے فرمایا وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا یعنی آدمی بڑا جلد باز ہے اور پھر جب پیٹ مین پہونچی کھانے کی محتاج ہوئی پھر تمام بدن مین پھیل گئی تب ساری مٹی خون اور گوشت رگ پٹے مین بنگئی پھر حق تعالیٰ نے اُسے ناخن کا لباس پہنا دیا سر سے پانون تک سفید و شفاف چمکتا ہوا کہ ہر دن اُسکا حسن بڑھتا تھا جب سے گناہ کیا وہ خلعت اُتار لیا گیا اور ذرا سا نشان یادگار کیواسطے انگلیون مین چھوڑ دیا گیا پھر جب اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کو بنا سنوار چکا اور روح انکی بدن مین داخل ہو چکی نور محمدی انکے ماتھے پر پہونچکر ماہ دو ہفتہ کے مانند چمکا پھر انھین بہشتی تخت پر بٹھایا اور فرشتون سے اُٹھوا کر سو برس تک انکو آسمانون کی عجائبات دکھلائی پھر انکے واسطے مشک خالص سے ایک گھوڑا پیدا کیا گیا جسکا نام میمونہ تھا اور موتی مونگے کے دو بازو رکھتا تھا سو آدم علیہ السلام اُسپر سوار ہوے اور جبرئیل علیہ السلام نے اسکی باگ پکڑی اور میکائیل علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام داہنے بائین جلو مین چلے اور آسمانونکا تماشا انکو دکھلایا اور وہ فرشتونکو سلام کرتے تھے اور کہتے تھے السلام علیکم سو فرشتے کہتے تھے وعلیکم السلام پس حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے آدم تیرے اور تیری ایماندار اولاد کے درمیان قیامت تک یہی تحیت رہیگی تمام ہوا دوسرا باب مترجم کہتا ہے یہان سے معلوم ہوا کہ جو اس وقت کے بہتیرے مسلمان بجائے السلام علیکم کے بندگی مجرا آداب وغیرہ نئے نئے انوکھے الفاظ کہتے ہین جنھین شرع نے نہین بتایا سو اسکا کہنا اچھا نہین کیونکہ اسمین قدیمی سنت کا ترک کرنا اور نئی باتونکا اپنی طرف سے ایجاد کرنا لازم آتا ہے اور مشکوٰۃ شریف مین ہے کہ اسلام سے

پیشتر لوگ آپس میں انعم اللہ بک عینا کہتے تھے جب اسلام پھیلا بجاے اسکے السلام علیکم مقرر ہوا اور وہ متروک ہوا اور ہند میں ایک اور یہ رسم ہے کہ اگر اہل حرفہ جو چھوٹی اُمت کہلاتے ہیں بڑے آدمیوں سے السلام علیکم کہیں تو وہ لوگ حد بھر خفا ہوں اور اُن بیچاروں کو ایذا پہونچاویں سو علاج اسکا یہ ہے کہ چھوٹے لوگ بجاے السلام علیکم کے فقط سلام یا میاں سلام یا سلام صاحب یا سلام جی کہیں کیونکہ حذف کرنا علیکم کا روا ہے قال اللہ تعالی قالوا سلاما قال سلام

تیسرا باب فرشتوں کی پیدایش میں

جاننا چاہیے کہ حق تعالی نے چار فرشتے بزرگ پیدا کیے اسرافیل ع و میکائیل ع و جبریئل ع و ملک الموت یعنی عزرائیل ع اور تدبیر عالم کی اُنکی سپرد کی پس جبرئیل علیہ السلام کو وحی کا کام سپرد کیا اور میکائیل علیہ السلام کو مینھ برسانے اور رزق پہونچانے پر مقرر کیا اور عزرائیل علیہ السلام کو روحوں کا کام دیا اور اسرافیل علیہ السلام کو صور پھونکنے کا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ اسرافیل علیہ السلام نے حق تعالی سے ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کی قوت مانگی سو حق تعالی نے عنایت کی اور ہواؤں کی قوت اور پہاڑوں کی قوت اور جن و انس کی قوت اور چارپایوں کی قوت مانگی سو وہ بھی عنایت کی اور اُنکے سر سے پاؤں تک زعفرانی بال ہیں اور بہت منھ اور بہت زبانیں ان بالوں میں چھپی ہیں وہ ہر زبان سے دس لاکھ بولیوں میں تسبیح کہتے ہیں اور اُنکی ہر ایک سانس سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے سو وہ سب کے سب قیامت تک اللہ تعالی کی تسبیح کہتے ہیں اور مقربین سے ہیں اور عرش کے اُٹھانیوالے ہیں اور کراما کاتبین اور سب اسرافیل ع کی صورت ہیں اور ہر روز اسرافیل ع تین بار جہنم کیطرف دیکھتے ہیں اور بدن اُنکا دُبلا ہو کر کمان کے چلّے کی موافق ہو جاتا ہے پھر بہت روتے ہیں اور زاری کرتے ہیں اور اگر حق تعالی اُنکے آنسوؤں کو نہ روکے تو ساری زمین آنسوؤں سے بھر جاوے اور نوح علیہ السلام کا سا طوفان ظاہر ہو اور اتنے لمبے چوڑے ہیں کہ اگر سارے دریاؤں کا پانی اُنکے سر پر ڈالیں تو ایک قطرہ زمین پر نہ گرے اور میکائیل علیہ السلام پانچسو برس بعد اسرافیل ع کے پیدا ہوے اُنکے سر سے پاؤں تک زعفرانی بال ہیں اور زبرجد کے بازو ہیں اور ہر بال میں دس لاکھ زبانیں اور دس لاکھ آنکھیں ہیں ہر ایک آنکھ سے روتے ہیں تا حق تعالی مومنوں پر رحمت کرے اور ہر زبان سے مغفرت مانگتے ہیں اور ہر آنکھ سے ستر ہزار بوندیں ٹپکتی ہیں اور ہر بوند سے ایک فرشتہ میکائیل ع کی صورت پیدا ہوتا ہے اور سب قیامت تک تسبیح کہتے ہیں اور وہ میکائیل ع کے مددگار اور کروبی کہلاتے ہیں اور مینھ برسانے اور سبزے پر اور پھولوں پر اور رزق پر معین ہیں کوئی بوند دریا میں اور کوئی پھل درختوں میں اور کوئی گھاس کا تنکا زمین پر نہیں جسپر ایک موکل میکائیل ع کا نہو اور جبرئیل علیہ السلام پانچسو برس بعد میکائیل علیہ السلام کے پیدا ہوے

اُنکے ایک ہزار چھ سو بازو ہین اور سر سے پانؤن تک زعفرانی بال اور دونون آنکھون کے بیچون بیچ
ہین سورج اور ہر بال پر چاند او تارے ہین ہر روز تین سو ساٹھ دفعہ نور کے دریا مین بیٹھتے ہین اور جب
نکلتے ہین تو اُنکے بازوؤن سے جتنے قطرے گرتے ہین اُتنے ہی فرشتے جبریئل ؑ کی صورت پیدا ہوتے ہین اور قیامت
تک تسبیح کہتے ہین اور وہ روحانی کہلاتے ہین اور ملک الموت علیہ السلام کی صورت ہو بہو اسرافیل ؑ کی سی ہے

چوتھا بات موت کی پیدایش مین

قولہ تعالی خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ ع۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ حق تعالی نے موت کو ہزار ہزار
پردے مین پیدا کیا آسمانون اور زمینون سے بڑی اور ستر ہزار زنجیر و نمین اسے جکڑا ہر زنجیر اتنی لانبی کہ اگر ہزار برس
چلے تو اُسکا چھور نہ ملے اور فرشتے اُسکے پاس نہ جاتے تھے اور اُسکا مکان نہ جانتے تھے لیکن اُسکی آواز سنتے تھے
اور آدم علیہ السلام کے وقت تک نہ جانتے کہ وہ کون ہے بعد ازان حق تعالی نے ملک الموت کو فرمایا کہ مین نے
تجھکو موت پر مسلط کیا ملک الموت نے کہا یا رب موت کیا چیز ہے تب حق تعالی نے پردے اُٹھا دیے اور ملک الموت
نے موت کو دیکھا پھر حق تعالی نے فرشتون سے فرمایا کہ سب کھڑے ہو اور موت کو دیکھو سو جب سب کھڑے ہوے
تب موت کو فرمایا کہ اپنے بازوؤن سے اُڑے اور اپنی سب آنکھین کھولے پس جب موت اُڑی سب فرشتے بیہوش
ہو کر گر پڑے اور ہزار برس کے بعد ہوش مین آئے اور کہا یا رب اس سے بڑا بھی کچھ تو نے پیدا کیا ہے فرمایا
مین نے اسے پیدا کیا ہے اور مین بزرگ تر ہون اور سب خلق اسے چکھے گی پھر فرمایا کہ اے عزرائیل ؑ مین نے تجھکو اسپر
مسلط کیا عزرائیل ؑ نے کہا یا رب مین اسے کس بل بوتے سے پکڑ دون یہ تو بہت ہی بڑی ہے تب حق تعالی نے اُسے
ایسا زور بخشا کہ اُسنے موت کو پکڑ لیا اور موت اُسکی تابع ہو گئی اور کہنے لگی یا رب مجھے حکم دے تو ایک بار آسمان
مین ندا کرون فرمایا اچھا ندا کر تب موت نے کڑک کر جنگھاڑا کہ مین وہ ہون کہ ہر دوست کو جدا کر دونگی اور جورو خصم
مین جدائی ڈالونگی مین وہ ہون کہ باپون کو بیٹون سے الگ کر دونگی اور بھائیون کو بہنون سے بچھڑاونگی مین وہ
ہون کہ بنی آدم کی قوت مین گھٹا دونگی اور سب کے بل بوتے ڈھا دونگی اور گھرون اور شہرون کو اجاڑ دونگی مین وہ
موت ہون کہ تمکو ہلاک کر دونگی اگرچہ مضبوط مضبوط برجون مین جا کر چھپو مین وہ ہون کہ کوئی مخلوق مجھ سے جا نبر
نہو گی اور موت جب کسی پر اترتی ہے تو ایک صورت بنکر اُسکے سامنے کھڑی ہوتی ہے تب جی بولتا ہے تو کون ہے اور کیا
چاہتی ہے کہتی ہے مین موت ہون تجھے دنیا سے نکالونگی اور تیری اولاد کو یتیم کرونگی اور تیری بیبیونکو رانڈ بناونگی اور تیرا

ع۵ ترجمہ فرمایا اللہ تعالی نے پیدا کیا موت کو اور حیات کو ۱۲

مال تیرے وارثون کو دلواؤنگی جنھین تو زندگی مین نہ دینا چاہتا تھا اور تو نے آج تک اپنے واسطے نیکی نہ کمائی سو اب مین آپہونچی یہ سنکر جی منھ پھیر لیتا ہی تب موت دوسری طرف سے اُسکے سامنے جا کھڑی ہوتی ہی اور کہتی ہی تو مجھے پہچانتا نہین مین وہی ہون جسنے تیرے مان باپ کی جان قبض کی اور تو کھڑا دیکھتا تھا اب تجھکو لینے آئی ہون نا اولاد تیری دیکھے مین وہ موت ہون مین نے اگلے بڑے گروہون کو ہلاک کیا پھر کہتی ہی بتا تو نے دنیا کو کیسا پایا تب جی کہتا ہی کہ مین نے اسے مکار و غدار و بیوفا پایا پھر حق تعالیٰ دنیا کی صورت اُسکے سامنے بھیجتا ہی وہ کہتی ہی اے گنہگار شرماتا نہین تو نے مجھ مین گناہ کیا اور آپکو نافرمانیون سے باز نہ رکھا اور حرام و حلال مین فرق نہ کیا اور سمجھا کہ مین دنیا سے جدا ہی نہ ہونگا سو مین تجھ سے اور تیرے عمل سے بیزار ہون اور مال آکر کہتا ہی اے گنہگار تو نے مجھے ناحق طرح سے کمایا اور غریب باکو نہ دیا تو مین آج دوسرکے ہاتھ مین پڑا قولہٗ تعالیٰ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ یعنی اُسدن مال اور اولاد فائدہ نہ دیگی مگر جو اللہ کے پاس آوی ایسا دل لیکر جو ماسواے اللہ سے فارغ و سلامت ہو بعد ازان موت روح کو لیتی ہی اگر مومن ہی
تو سعادت کے ساتھ اور اگر منافق ہے تو شقاوت کے ساتھ

پانچوان باب اس ذکر مین کہ موت کس طرح روح کو لیتی ہی

کتاب البنوہی مین مقاتل بن سلیمان مفسر سے منقول ہی کہ ملک الموت کا ایک تخت ہی ساتوین آسمان مین نور سے بنا ہوا جسکے ستر ہزار پائے ہین اور ملک الموت کے چار بازو ہین اور ہر جاندار کے مقابل اسکے بدن مین منھ اور آنکھین اور ہاتھ ہین سو جو منھ اُسکا جس شخص کے مقابل ہی اُسی منھ سے اُسکو دیکھتا ہی اور اُسی ہاتھ سے اُسکی جان قبض کرتا ہی اور قبض کرنیکے بعد وہ منھ اور ہاتھ ملک الموت کے بدن سے جاتا رہتا ہی اور ایک پانون ملک الموت کا دوزخ کے پل پر ہی اور دوسرا بہشت کے تخت پر اور بدن اتنا بڑا ہی کہ اگر سارے دریاؤن کا پانی اُسکے سر پر ڈالین تو ایک بوند زمین پر نہ گرے اور کہتے ہین کہ تمام دنیا ملک الموت کے سامنے اسطرح ہی جیسے ایک خوان طرح طرح کے کھانون سے بھرا ہوا کسیکے سامنے رکھا ہو کہ جو چیز چاہے اُسمین سے کھا لیوے اور کہتے ہین کہ جب سب خلق فنا ہو جائیگی ملک الموت کے بدن مین تمام آنکھین بند ہو جاوینگی مگر آٹھ اسرافیل و میکائیل و جبرئیل و عزرائیل اور چار عرش کے اٹھانیوالے اور کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ حق تعالیٰ نے عرش کے نیچے ایک درخت پیدا کیا ہی اور جتنے افراد مخلوقات کے ہین اتنے ہی اُسمین پتے ہین سو جب بندے کی عمر تمام ہوتی ہی اور چالیس دن زندگی کے باقی رہجاتے ہین تو ایک پتا ٹوٹ کر عزرائیل ع کی گود مین آگرتا ہی عزرائیل ع کو خبر ہو جاتی ہی اور اُس شخص کی جان قبض کرنے پر مستعد ہوتے ہین اور

جسدن سے پتا گرتا ہے اُسدن سے وہ شخص آسمان پر مُردہ مشہور ہوتا ہو اگرچہ دنیا میں چالیس دن تک زندہ رہتا ہو اور کہتے ہیں کہ جب کسی کی عمر تمام ہوتی ہو تب وہ فرشتہ جو اُسکے دم پر موکل ہو ملک الموت سے کہتا ہو کہ فلان کی سانسیں پوری ہو چکیں اور جو اُسکے رزق اور اعمال پر تعین ہو کہتا ہے کہ اُسکی روزی اور اُسکے سب کام تمام ہوئے اور جو حق تعالیٰ نے ایک فرشتہ پیدا کیا ہو جسکا نام ملک الارحام ہو اُسکا کام یہ ہو کہ نطفے میں اُس جگہ کی مٹی ملا دیتا ہو جس جگہ وہ شخص مریگا سو بندہ ہر جگہ پھرا کرتا ہو اور آخر وہیں جا کر مرتا ہو جہان کی موت مقرر ہو قولہ تعالیٰ قُل لَّوْ كُنتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ یعنی کہدے اے محمد کہ اے منافقو اگر تم اپنے گھروں میں ہوتے اور نہ چاہتے کہ ہمارے ساتھ جہاد کو باہر نکلو تو بھی باہر نکلتے تم میں سے وہ لوگ جنپر مارا جانا لکھا تھا اپنے پڑاو پر یعنے جس جگہ میں اُنھیں مرنا لکھا تھا وہیں آموجود ہوتے اور کہتے ہیں کہ ملک الموت علیہ السلام پہلے زمانے میں ظاہر ہوتے تھے سو ایک دن سلیمان علیہ السلام کے پاس آئے اور ایک جوان کو جو حضرت سلیمانؑ کے پاس بیٹھا تھا بھر نظر دیکھا وہ جوان کانپ اُٹھا پھر جب ملک الموت چلے گئے جوان نے کہا یا حضرت ہوا کو فرمائیے کہ مجھے چین میں پہونچا دے حضرت سلیمانؑ نے ویسا ہی کیا ایک گھڑی کے بعد پھر ملک الموت آئے تب سلیمانؑ نے پوچھا کہ تم اُس جوان کو کس سبب سے دیکھتے تھے ملک الموتؑ نے کہا مجھے حکم ہوا تھا کہ آج ہی چین میں اُس شخص کی روح قبض کر سو میں اُسکو تمھارے پاس بیٹھا دیکھکر تعجب کرتا تھا تب سلیمانؑ نے اُسکا سارا احوال کہہ سنایا ملک الموتؑ نے کہا خوب اب میں جاتا ہوں اُسکی جان وہیں نکالونگا اور کہتے ہیں کہ ملک الموت کے بہت اتباع اور اعوان ہیں کہ روحونکو قبض کیا کرتے ہیں چنانچہ منقول ہو کہ ایک شخص ہمیشہ یہی دُعا رکھتا تھا کہ یا خداوند بخشدے مجھکو اور اُس فرشتے کو جو سورج پر موکل ہو سو بعد مدت کے ایکدن اُس فرشتے نے دعا کی کہ یا رب مجھے حکم ہو تو اُس شخص کی ملاقات کو جاؤں چنانچہ حکم ہوا اور وہ فرشتہ اُسکی ملاقات کو آیا اور کہنے لگا اے شخص تو میرے واسطے بہت دعا مانگا کرتا ہو کہہ تیرا مقصد کیا ہو کہا میرا یہ مقصد ہو کہ تو مجھکو اپنے مکان میں لیجاوے اور میں ملک الموتؑ سے پوچھوں کہ میری زندگی کے کتنے دن باقی ہیں وہ فرشتہ اُسے آسمان پر لیگیا اور اپنے مکان پر بٹھا کر آپ ملک الموتؑ کے پاس گیا اور کہا کہ ایک آدمی ہمیشہ میرے واسطے دعا مانگا کرتا ہو اور حاجت اُسکی یہ ہو کہ اپنے مرنیکا دن معلوم کرکے آخرت کیواسطے کچھ ثواب جمع کرے سو تم اُسکی کتاب دیکھکر اُسکے مرنیکا حال بتا دو ملک الموت نے کہا تیرا مصاحب عظیم الشان ہو نہ مریگا جبتک تیری جگہ پر نہ بیٹھے سورج کے فرشتے دیکھا وہ لوٹ آیا ہو اور میری جگہ پر بیٹھا ہو

ملک الموت نے فرمایا کہ اگر وہ تیری جگہ پر بیٹھا ہوگا تو میرے ساتھیوں نے اُسکی روح بھی قبض کرلی ہوگی اور خبر میں ہے کہ چارپائے سب اللہ کے ذکر میں ہیں اور جب ذکر چھوڑ دیتے ہیں حق تعالیٰ اُنکی جان قبض کر لیتا ہے اور کہا ہے حقیقت میں قابض ارواح کا حق تعالیٰ ہے اور ملک الموت کیطرف اسطرح کی نسبت ہے جیسے کہتے ہیں کہ زید نے عمرو کو قتل کیا یا فلانی بیماری سے زید مرگیا قال اللہ تعالیٰ اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِھَا[1]

چھٹا باب پیغمبروں کی روحوں کے حال میں

خبر میں ہے کہ جب ملک الموت علیہ السلام اُنکی روح قبض کرنیکا ارادہ کرتا ہے روح کہتی ہے میں تیری اطاعت نہ کرونگی جبتک خدائے عزوجل کا حکم نہ پاؤنگی ملک الموت علیہ السلام کہتے ہیں اسی نے مجھے حکم دیا ہے روح کہتی ہے جاؤ اس بات کے اثبات پر کچھ نشان اور برہان لے آو جب مجھے میرے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور بدن میں داخل کیا تم اُسوقت تھے اب چاہتے ہو کہ مجھے لیجاؤ ملک الموت علیہ السلام یہ سنکر اللہ تعالیٰ کی طرف پھر جاتا ہے تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے کی روح سچ کہتی ہے اے ملک الموت بہشت میں جا اور ایک سیب یا انگور وہاں سے لیکر اُسے دکھلا ملک الموت بہشت میں جاتا ہے اور میوہ لاتا ہے جس پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہوتا ہے سو وہی روح کو دکھا دیتا ہے تب روح ہنسی خوشی سے نکل آتی ہے

ساتواں باب مومنوں کی روحوں کے بیان میں

خبر میں ہے کہ جب مسلمان کی عمر آخر ہو چکتی ہے ملک الموت اسکے منہ کیطرف سے روح قبض کرنے آتا ہے ذکر آ کر کہتا ہے کہ ادھر سے راہ نہیں کیونکہ اس منہ سے خدائے عزوجل کا نام لیا جاتا ہے تب ہاتھوں کی طرف سے آتا ہے ہاتھ کہتے ہیں کہ ادھر سے بھی راستہ نہ ملیگا کیونکہ ان ہاتھوں سے اسنے صدقہ دیا ہے اور یتیم کا سر سہلایا ہے اور علم لکھا ہے اگر زور پر تلوار چلائی ہے تب پاؤں کی طرف سے آتا ہے پاؤں کہتے ہیں ادھر سے بھی نہ آنے پاؤ گے کیونکہ ان پاؤں سے یہ جماعت کو گیا ہے اور عیدوں کی نماز کو گیا ہے اور عالموں کی مجلس میں گیا ہے تب کانوں کی طرف سے آتا ہے کان کہتے ہیں ادھر سے بھی تم نہ آنے پاؤ گے کیونکہ ان کانوں سے اللہ تعالیٰ کی باتیں اور قرآن شریف سنا ہے تب آنکھوں کی طرف سے آتا ہے آنکھیں کہتی ہیں ادھر سے بھی تمھارا گذر ممکن نہیں کیونکہ اسنے ان آنکھوں سے قرآن مجید دیکھے ہیں اور عالموں کی چہرے پر نظر کی ہے تب ملک الموت اللہ تعالیٰ کی طرف پھر جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنی ہتھیلی پر میرا نام لکھکر اُسکی روح کو دکھلا ملک الموت یہی کرتا ہے تب وہ نکل آتی ہے اور اس نام کے اُنس سے

[1] ترجمہ اللہ کھینچ لیتا ہے جانیں جب وقت ہوا اُن کے مرنے کا ۱۲

جانکنی کی سختی نہین ہوتی ہی اور خبر مین ہی کہ جب بندہ حالت نزع مین ہوتا ہی آواز آتی ہی کہ اسے چھوڑ دو ذرا آرام لے لیوے اور جب روح سینے پر پہونچتی ہی آواز آتی ہی کہ اسے چھوڑ دو ذرا آرام لے لیوے اسیطرح سے اور اعضا مین یہانتک کہ جب حلق پر پہونچتی ہی آواز آتی ہی کہ چھوڑ دو اسے تو سب اعضا آپس مین رخصت ہوتین تب آنکھ آنکھ کو دواع کرتی ہی اور کہتی ہی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اور ہاتھ اور پانون سب ایک دوسرے کو رخصت کرتے ہین اور ہاتھ بے حس وحرکت رہ جاتے ہین اور آنکھین بے نظر اور کان بے سماعت لیکن یہ سب سہل ہی اگر زبان پر ایمان اور دل مین معرفت باقی ہی اگر نعوذ باللہ تعالی اسمین فرق آیا تو کہین ٹھکانا نہین فقیہون نے کہا ہی کہ نزع کے وقت اکثر ایمان سلب ہوجاتا ہی

آٹھوان باب فریب شیطان کے بیان مین

خبر مین ہی کہ جان نکلنے کے وقت شیطان آتا ہی اور بائین طرف بیٹھکر کہتا ہی کہ اس دین کو چھوڑ اور کہہ خدا دو ہین تو تجھے نجات ملے امام حجۃ الاسلام دقائق الاخبار کے مؤلف فرماتے ہین کہ جب ایسا معاملہ ہو تو بڑا خطرہ ہی سو اے دوستو ہمیشہ گریہ وزاری مین ہو اور شب بیداری کرو اور نمازین پڑھو اور خواب غفلت سے بیدار رہو اور دنیا سے بیزار ہو تا نجات پاؤ امام اعظم نعمان ابو حنیفہ کوفی سے پوچھا گیا کون گناہ ہی جسمین ایمان جاتے رہنے کا زیادہ خوف ہی فرمایا ایمان کا شکر نہ کرنا اور خوف کا چھوڑنا اور خلق پر ظلم کرنا سو جسمین یہ تینون خصلتین ہون غالب یہ ہی کہ دنیا سے بے ایمان جائے اور کہتے ہین کہ موت کے وقت سخت ہی پیاس لگتی ہی اور کلیجہ جلنے لگتا ہی اور بیمار پیاس کے مارے تلملاتا ہی سو شیطان پانی کا بھرا ہوا پیالہ لیکر اسکے سرہانے کھڑا ہوتا ہی اور وہ نہین جانتا کہ یہ شیطان ہی سو جب پانی مانگتا ہی شیطان کہتا ہی کہہ عالم کا کوئی صانع نہین تو مین دون سو جس کی شامت آتی ہی کہہ دیتا ہی اور جسکے نصیب اچھے ہین نہین کہتا چنانچہ منقول ہی کہ ابو زکریا زاہد جب مرنے لگا اسکے دوستون نے کہا کلمہ پڑھ اسنے منھ پھیر لیا دوسری مرتبہ پھر کہا کہ کلمہ پڑھ دوبارہ بھی اسنے منھ پھیر لیا تیسری دفعہ کہا مین نہین کہتا تب سب کو نہایت غم ہوا ایک گھڑی کے بعد ابو زکریا کو ہوش آگیا آنکھین کھولدین اور لوگون سے پوچھا تم مجھسے کچھ کہتے تھے انھون نے کہا ہان ہم کہتے تھے کہ کلمہ کہو سو تمنے دو دفعہ منھ پھیر لیا تیسری دفعہ کہا مین نہین کہتا ابو زکریا بولا کہ بھائیو شیطان میرے پاس پانی کا قدح لیکر آیا تھا اور

کہتا تھا کہہ لا اِلٰہ سو میں منہ پھیر لیتا تھا آخر میں نے تیسری بار جھنجلا کر کہا کہ میں نہیں کہتا تب وہ پیالہ پھینک کر بھاگ کھڑا ہوا سو میں اب کہتا ہوں اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور جب آدمی مرتا ہے سب چیزیں اُسکی بٹ جاتی ہیں مال کو وارث لیجاتے ہیں اور روح کو ملک الموت اور بدن کو کیڑے کھاتے ہیں اور ہڈیوں کو خاک اور نیکیاں مدعیوں کو ملتی ہیں جو اسپر حق و دعویٰ رکھتے ہیں لیکن یہ سب آسان ہے اے کاش شیطان ایمان کو نہ لیجاوے یاور اَللّٰهُمَّ اَحْيِنَا عَلَى الْاِسْلَامِ وَتَوَفَّنَا عَلَى الْاِيْمَانِ

نواں باب آوازوں کے ذکر میں جو مرنے کے بعد آتی ہیں

حضرت علی کرم اللہ وجہہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب مومن مرتا ہے آسمان سے تین آوازیں آتی ہیں اے فرزند آدم تو نے دنیا کو چھوڑا یا دنیا نے تجھکو چھوڑا تو نے دنیا کو راضی رکھا یا دنیا نے تجھکو راضی رکھا تو نے دنیا کو سمیٹا یا دنیا نے تجھے سمیٹا اور جب غسل دیتے ہیں تین آوازیں آتی ہیں اے فرزند آدم کہاں گیا تیرا زور کسنے تجھے ناتوان کیا اور کہاں گئیں تیری باتیں کسنے تجھے گونگا بنایا اور کہاں گئے تیرے دوست کس نے تجھے اکیلا کیا اور جب کفن پہناتے ہیں تو یہ آوازیں آتی ہیں تو سفر کو بے توشہ جاتا ہے اور اپنے گھر سے نکلتا ہے سو کبھی نہ پھریگا اور تو ہولناک گھر کیطرف جاتا ہے اور جب جنازے پر لٹاتے ہیں یہ آوازیں آتی ہیں اے فرزند آدم تجھے خوشی ہے اگر توبہ کر کے مرا ہو اور تجھے خوشی ہے اگر خدا کی رضامندی تجھپر ہو اور افسوس و غم ہے تجھپر اگر خدا تجھسے ناخوش ہے اور جب نماز کیواسطے جنازہ رکھتے ہیں یہ آوازیں آتی ہیں اے فرزند آدم جو کچھ تو نے کیا بھلا یا برا سب تیرے واسطے ہے اگر تیرے کام نیک ہیں تو نیکی پاویگا اور اگر تیرے کام برے ہیں تو برائی دیکھے گا اور جب دفن کیا جاتا ہے زمین سے یہ آوازیں آتی ہیں اے فرزند آدم تو میری پیٹھ پر ہنستا تھا اب روتا ہے تو میری پیٹھ پر خوشیاں کرتا تھا اور اٹھکھیلیاں مچاتا تھا اب محزون اور غمزدہ ہوتا ہے تو میری پیٹھ پر باتیں چکناتا تھا اب چپکا ہوا اور جب دفن کر کے لوگ پھرتے ہیں اللہ تعالی فرماتا ہے اے بندے تو اکیلا ہو گیا بیکس رہ گیا یہ سب تجھے اندھیرے میں چھوڑ گئے جنکے لیے تو میری نافرمانی کرتا تھا سو میں آج ایسی رحمت کرونگا جس سے خلق کو تعجب آوے اور ایسی شفقت کرونگا کہ ماں باپ بیٹے پر نہ کریں

دسوان باب زمین اور قبر کی آواز مین

انس بن مالک سے منقول ہے کہ زمین ہر دن یہ باتین کہتی ہے اے فرزند آدم تو میری پیٹھ پر چلتا پھرتا ہے میرے اندر ہلنے ڈلنے نہ پاویگا میری پیٹھ پر حرام کھاتا ہے میرے اندر تجھ کیڑے مکوڑے کھاوینگے میری پیٹھ پر گناہ کرتا ہے میرے اندر عذاب پاویگا میری پیٹھ پہ ہنستا ہے میرے اندر روئے گا میری پیٹھ پر خوشی کرتا ہے میرے اندر غمگین ہوگا میری پیٹھ پر حرام کھا کر موٹا بنتا ہے میرے اندر گھل جاویگا میری پیٹھ پر اکڑ کر پھرتا ہے میرے اندر ذلیل ہوگا میری پیٹھ پر خوش خوش چلتا ہے میرے اندر غمناک پڑا رہیگا میری پیٹھ پر نور مین چلتا ہے میرے اندھیرے مین پڑیگا میری پیٹھ پر جماعت کے ساتھ چلتا ہے میرے اندر اکیلا پڑیگا اور خبر مین ہے کہ قبر ہر روز تین بار کہتی ہے کہ مین وحشت کا گھر ہون مین اندھیری ہون مجھ مین کیڑے ہین میرے واسطے کیا طیار کیا ہے مین تنہائی کا گھر ہون سو قرآن مجید کی تلاوت کو اپنا مونس بنا اور مین تاریک ہون نماز شب پڑھکر مجھے روشن کر مجھ مین خاک اور ڈھول کے سوا کچھ بچھونا نہین سو نیک عملون کا بچھونا طیار کر مجھ مین سانپ بھرے ہین سو بسم اللہ الرحمن الرحیم کو اور آنسوون کو زہر مہرہ بنا اور مین وہ گھر ہون جس مین منکر نکیر تجھ سے سوال کرین گے سو میری پیٹھ پر لا الٰہ

الا اللہ محمد رسول اللہ بہت پڑھا کر

مترجم کہتا ہے اس معنی مین آگے مین نے چند اشعار کہے تھے دو ان مین سے یہ ہین نظم

قد[1] تقول الارض انی مظلمة	نوروني من قلوب کالشموع
اخفیت فی[2] الافاعی اللادغة	فاجعلوا التریاق اهراق الدموع

گیارہوان باب میت کی سختی کے بیان مین

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ مین گھر مین بیٹھی تھی ناگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے مین نے ارادہ کیا کہ آپکی تعظیم کو اٹھون جسطرح میری عادت تھی آپ نے فرمایا بیٹھی رہو مین بیٹھی رہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے اور میرے زانو پر سر رکھکر سو گئے مین بوڑھے بال آپ کی ریش مبارک کے ڈھونڈھنے لگی انیس بال سفید نظر آئے مین نے فکر کی کہ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے انتقال فرماینگے اور

۱ ترجمہ البتہ کہتی ہے زمین تحقیق مین تاریک ہون روشن کرو تم مجکو دلون سے کہ مانند شمعون کے ہین ۱۲ ۲ ترجمہ چھپائے گئے ہین میرے بیچ مین سانپ کاٹنے والے سو کرو تم تریاق اپنے آنسوون کو ۱۲

امت بے نبی ہو جائیگی اس خیال سے میرے آنسو بہنے لگے یہانتک کہ چند قطرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روے مبارک پر گرے آپ چونک اُٹھے مین نے کہا قربان جاؤن یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون حال مردے پر بہت سخت ہے آپ نے فرمایا سختی مردے پر اسوقت ہوتی ہے جب اُسکو گھر سے نکالتے ہین اور اُسکے اقربا اُسپر روتے ہین اور زیادہ تر رنج اُسکو اسوقت ہوتا ہے جب قبر مین رکھکر مٹی ڈالتے ہین اور دوست تنہا چھوڑکر چلے آتے ہین اور فرمایا کہ اس سے زیادہ رنج اسوقت ہوتا ہے کہ جب مردہ شو انگشتری و کپڑے اُتارتا ہے سو اُسوقت روح چلاتی ہے اس آواز سے کہ سوائے جن و آدمی کے سب خلق سنتی ہے اور کہتی ہے اے غسل دینے والے تجھے قسم ہے اللہ کی کہ میرے کپڑے ہولے ہولے اُتار کیونکہ مین ابھی موت کے چنگل سے چھٹی ہون اور جب پانی اُسپر ڈالتے ہین کہتی ہے اے غسل دینے والے بہت گرم پانی نہ ڈال نہ بہت ٹھنڈا ڈال کیونکہ میرا بدن جان نکلنے سے گھائل ہو گیا ہے اور جب نہلانے لگتے ہین کہتی ہے اے غسل دینے والے میرا بدن زور سے نہ مل کیونکہ وہ زخمی ہو رہا ہے اور جب نہلا چکتے ہین اور کفن پہنا کر پاؤن کی طرف سے اُسمین گرہ دیتے ہین تب کہتی ہے تجھے قسم ہے خدا کی اے غسل دینے والے میرے سر کا کفن نہ باندھ تو میرے دوست اور آشنا بھائی بند سب میرا مُنھ دیکھ لین کیونکہ یہ آخری دیدار ہے آج مین جدا ہوتی ہون پھر تا قیامت اُنکے پاس نہ آنے پاؤنگی اور جب مردے کو گھر سے نکالتے ہین روح کہتی ہے کہ اے میرے لوگو تمکو قسم خدا کی ہے جلدی نہ کرو مجھے اپنے گھر بار جورو لڑکون سے رخصت ہو لینے دو اے میرے لوگو مین نے اپنی عورت کو بیوہ چھوڑا ہے تم اُسے ایذا نہ دینا مین نے اپنی اولاد کو یتیم چھوڑا ہے تم اُنکو دق نہ کرنا مین اب گھر سے نکلتی ہون اور کبھی نہین آؤنگی اور جب جنازہ اُٹھاتے ہین کہتی ہے اے میرے لوگو تمکو قسم ہے خدا کی شتابی نہ کرو اور مجھے اپنے لڑکے بالون کی اور خویش قریبون کی آواز سن لینے دو کیونکہ آج مین جدا ہوتی ہون اور تا قیامت جدا رہونگی اور جب لے چلتے ہین کہتی ہے اے میرے دوستو اے میرے بھائیو اے میرے لڑکے بالو دنیا کے فریب مین نہ آؤ جیسا کہ مین آگئی دنیا تمھین عیش و عشرت مین اُلجھا نہ رکھے جیسا کہ مجھے اُلجھا رکھا دیکھو جو مال و متاع مین نے جمع کیا سب وارثون کے بینگ لگا اور اُنھون نے رتی بھر بھی میرا گناہ نہ اُٹھایا اور جب جنازے کی نماز پڑھکر یعنے دوست و آشنا اُسکے پھرنے لگتے ہین کہتی ہے اے میرے بھائیو مردہ آخر بھولا ہی جاتا ہے لیکن ابھی سے نہ بھولو اور دفن سے بیشتر نہ چلے جاؤ اے دوستو مین تمکو بری معلوم ہوتی ہون لیکن اس ساعت مجھے مہر رکھو

مین نے بہت سا مال جمع کیا اور تم سبھون کے واسطے چھوڑا سو مجکو خیرات کی ثواب سے محروم نہ رکھو اور مین نے تمکو علم قرآن مجید سکھایا مجھے دعا سے بے نصیب نہ چھوڑیو ابن قلابہؓ سے روایت کرتے ہین کہ اُنھون نے فرمایا مین نے خواب مین ایک مقبرہ دیکھا کہ اُسکی سب قبرین شق ہو گئی ہین اور مُردے نکل آئے ہین اور بیٹھے ہین اور ہر ایک کے سامنے ایک ایک نور کا طبق دھرا ہی مگر ایک شخص کہ میرے پڑوسیونمین سے تھا سو وہ اندھیرے مین بیٹھا تھا اُسکے سامنے نور نہ تھا سو مین نے اُس سے پوچھا کہ تیرے پاس کس سبب سے نور نہین کہا اِن سب لوگونکے لڑکے بالے دوست آشنا انکے لیے دعا کرتے ہین اور صدقہ دیا کرتے ہین اس سبب سے انکو نور ملتا ہی اور میرا بیٹا فاسق ہی نہ میرے لیے دعا کرتا ہی نہ صدقہ دیتا ہی اس سبب سے مین اندھیرے مین رہتا ہون اور ہمجنسون سے خجل ہون ابن قلابہؓ فرماتے ہین یہ دیکھکر مین جاگا تب مین نے اُس شخص کے بیٹے کو بلایا اور جو کچھ دیکھا تھا کہہ سُنایا اُس نے کہا مین تمھارے سامنے فسق و فجور سے توبہ کرتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ ہمیشہ اپنے باپ کیواسطے دعا کرونگا اور صدقہ دونگا ابن قلابہؓ کہتے ہین کہ پھر ایک مدت کے بعد مین نے اُس مقبرے کو اسطرح خواب مین دیکھا اُس شخص کے آگے ایسا نور دیکھا کہ آفتاب سے زیادہ روشن تھا اور اُسنے مجھے دیکھکر کہا جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا اے ابن قلابہؓ تیرے سبب سے مین ظلمت و ندامت و عقوبت سے چھٹا اور خبر مین ہی کہ شہر اسکندریہ مین ملک الموتؑ ایک شخص پر ظاہر ہوا اُسنے کہا تو کون ہی کہا مین ملک الموت ہون وہ شخص کانپنے لگا ملک الموت نے کہا کیون کانپتا ہی کیا دوزخ سے ڈرتا ہی کہا ہان ملک الموتؑ نے کہا کہ تو مین ایسا کچھ لکھدون جس سے تجھے نجات ملے کہا اچھا لکھدیجے ملک الموت نے ایک صحیفے پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لکھا اور کہا یہ بچاؤ ہی دوزخ سے مترجم کہتا ہی کہ موت سے انسان کو کچھ نقصان نہین پہونچتا کیونکہ روح کو فنا نہین رسول اللہ نے فرمایا اِنَّمَا خُلِقْتُمْ لِلْاَبَدِ یعنی تم ہمیشہ کے لیے پیدا کیے گئے ہو جس طرح بعضے عضوون کے کٹ جانے سے روح کو نقصان نہین ہوتا ہی اسیطرح خیال کیا چاہیے کہ سب عضا کے بیکار ہونے سے بھی نقصان نہین ہوتا پھر موت سے ڈرنا لاحاصل ہی ہان بد کامون سے پرہیز کرنا ضرور ہی کیونکہ مرنیکے بعد انہی کے سبب سے رنج ہوتا ہی اور بدبختی ہی ولیکن جو شخص عابد و متقی و ایماندار ہی اُسکو موت سے بہت فائدہ ہی کیونکہ اعمال شاقہ کے رنج و کشاکش سے رہائی ہو جاتی ہی اور محنت کی اُجرت اُسے ملتی ہی اور کہا ہی کہ مرنا پُل ہی کہ دوست کو دوست تک پہونچاتا ہی

سنا مین ہی کہ ایک ولی جانکنی کے وقت ہنستا تھا اور خوش تھا کسی نے کہا عجب مرنا
اور ہنسنا کہا نظم ناہر و بیردہ جب اُٹھاتے ہین ٭ عاشق اسطرح جی سی جاتے ہین ٭ اور مولوی روم
قدس سرہٗ نے فرمایا ہی مثنوی آن جہان وراہش از پیدا شدی ٭ کم کسے یک لحظہ اینجا بدی ٭
چون قیامت روز عرض اکبر ست ٭ عرض او خواہد کہ با زیب و فرست ٭ ہر کہ چون ہندوی بد سودائی ست
روز عرضش نوبت رسوائی ست ٭ یوم تبیض وجوہ و تسود وجوہ ٭ ترک ہند و شہر گروزان گروہ ٭
ہر چہ پنہان باشدت پیدا شود ٭ ہر کسے خائن بود رسوا بود ٭ سچ ہی جو خیانت کرے محاسبے سے ڈرے
اور جسکا معاملہ ٹھیک ٹھاک ہی اُسے حساب سے کیا باک ہی دنیا مین گنہگار چاہتے ہین کہ ہزارون برس جئین
یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ یُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ لیکن وہان کہین گے کاش ہم جلد مرتے تو بہتر ہے گناہون سے بچتے
مثنوی ہر کہ میرد خود تمنا باشدش ٭ کہ بدی زین پیش نقل مقصدش ٭ گر بود دیندار بدی گمتر بدی ٭ ور
نقی تا خانہ زدتر آمدی ٭ ہیچ مردہ نیست پُر حسرت ز مرگ ٭ حسرتش آنست کہ کم بودہ برگ ٭ ور ایک مرنا یہ ہی
کہ آپ کو اور سارے عالم کو فانی سمجھے اور حق تعالیٰ کو باقی اور یہان تک اس خیال مین ڈوب جاوے
کہ سوائے حق کے اُسے کچھ نظر ہی نہ آوے مولوی روم فرماتے ہین مثنوی ابر را بشد علو و خصم جان ٭
کہ کند غور از چشم من نہان ٭ بود من ابر ست و پردہ است و کثیف ٭ زانعکاس لطف حق گردد لطیف
بر کنم بود و خودی را من ز راہ ٭ تا بہ بینم حسن ہمراہم ز ماہ ٭ آزمودم مرگ من در زندگیست ٭ چون رہم
زین زندگی پایندگیست ٭ از جمادی مردم و نامی شدم ٭ وز نما مردم بہ حیوانی زدم ٭ مردم از حیوانی
و آدم شدم ٭ پس چہ ترسم کے ز مردن کم شدم ٭ حملہ دیگر بمیرم از بشر ٭ پس برآرم از ملائک سر و پر ٭
از ملک ہم بایدم جستن بجو ٭ کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ٭ بار دیگر از ملک قربان شوم ٭ انچہ
در وہم نہ آید آن شوم ٭ پس عدم گردم عدم چون ارغنون ٭ گویدم کہ انا الیہ راجعون

بارھوان باب ماتم اور نوحے کے بیان مین

خبر مین ہی کہ جو مصیبت مین کپڑے پھاڑتا ہی یا چھاتی پیٹتا ہی گویا نیزہ لیکر اپنے خدا سے لڑتا ہی اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی منقول ہی کہ فرمایا جو مصیبت مین دروازہ سیاہ کرے یا کالے کپڑے پہنے یا کپڑے
پھاڑ ڈالے یا گھر اجاڑ ڈالے یا درخت اُکھاڑ ڈالے تو جتنے اُسکی تن پر بال ہین اُتنے ہی گھر دوزخ مین اُسکے واسطے
بنائے جاینگے اور گویا ستر پیغمبرون کے خون مین شریک ہوا اور اُسکا روزہ اور نماز قبول نہو گا جبتک وہ

۱۲۸۱ [illegible]

ماتم کا نشان باقی رہیگا اور اُسکی گور تنگ کیجاویگی اور حساب اُس سے کڑا لیا جاویگا اور جتنے فرشتے آسمان اور زمین میں ہیں سب اُسپر لعنت بھیجینگے اور ہزار گناہ اُسکے نام لکھے جائینگے اور قیامت میں قبر سے ننگا اُٹھیگا اور جو مصیبت میں کپڑے پھاڑیگا اللہ تعالیٰ اُسکا دین پُرزے پُرزے کریگا اور جو منھ پر طمانچے ماریگا یا منھ نوچ ڈالیگا حق تعالیٰ اُسے اپنے وجہ کریم کے دیدار سے محروم کریگا اور حدیث میں ہے کہ لوگ جب مصیبت میں روتے پیٹتے چلاتے ہیں ملک الموت دروازے پر آکر کہتا ہے کہ یہ چلانا کیسا ہے اسقدر غضب و غصہ تم کس پر کرتے ہو اگر مجھپر خفا ہو تو بیجا ہے کہ میں فرمانبردار ہوں مالک کے حکم سے آتا ہوں میں نے تمھاری عمر سے ایک ساعت بھی کم نہیں کی اور تمھارے رزق سے ایک دانہ بھی نہیں گھٹایا اور میں کسی پر ظلم نہیں کرتا اور اگر اللہ تعالیٰ کے قضا و حکم سے ناراض ہو تو کافر ہوے اور قسم ہے خدا ے عزوجل کی میں تمھارے پاس پھر آؤنگا پھر آؤنگا تا قیامت فقیہ ابو اللیث رح نے کہا ہے نوحہ کرنا یعنی بین کی باتیں بنانا اور چلا چلا کر رونا پیٹنا حرام ہے صرف آنسوؤں سے رونا منع نہیں و لیکن صبر افضل ہے قولہٗ تعالیٰ اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ٥ یعنی یہی بات ہے کہ صبر کرنیوالے اپنا اجر بیشمار پاوینگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نوحہ کرنیوالے اور جو اُنکے آس پاس ہو اور جو نوحہ سُنے سب پر خدا کی اور فرشتونکی اور آدمیونکی لعنت ہے جب علی رض بن حسین رض بن علی رض نے انتقال فرمایا اُن کی بی بی سال بھر تک اُنکی قبر پر بیٹھی رہیں اور سال کے بعد جب خیمہ اُکھاڑا آواز آئی کہ جسکے لیے تم بیٹھی تھیں وہ ملا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے منقول ہے کہ جب آپ کے بیٹے ابراہیم رضی اللہ عنہ نے انتقال فرمایا آپ کی آنکھیں بھر آئیں عبد الرحمٰن بن عوف رض نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کیا آپ نے رونا منع نہیں کیا فرمایا میں نے دو طرح کی آواز و نسے منع کیا ہے نوحے کی آواز اور راگ کی اور منھ نوچنا اور گریبان چاک کرنا و لیکن یہی آنسو رحمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ رحیموں کے دل میں ڈالدیتا ہے پھر فرمایا کہ دل غمناک ہوتا ہے اور آنکھیں بھری آتی ہیں تیری جدائی میں اے ابراہیم مترجم کہتا ہے کہ مسلمانونکو مصیبت میں چاہیے کہ صبر اختیار کریں اور گلے اور شکوے کی بات زبان سے نہ نکالیں کیونکہ اسمیں بہت ہی گناہ سخت ہے بلکہ بے صبری کا انجام کفر ہے اور ان رسموں پر ہندوستان کی عورتیں بہت ہی دلیر ہیں اُنکے مردونکو چاہیئے کہ ان حرکتوں سے اُنھیں

باز رکھین بخاری رح و مسلم رح نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاہِلِیَّۃِ یعنی نہین ہی ہم مین سو یعنے اسلام سے خارج ہو وہ جس نے پیٹا منھ اور پھاڑا گریبان اور پکارا یعنے نوحہ کیا کفر کی رسم پر اور عمران بن حصینؓ اور ابو ہریرہؓ سے منقول ہی کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ ہم ایک جنازی پر وارد ہوے کہ لوگون نے بسبب ماتم کے چادرین اتار کر پھینکدی تھین فقط پیراہن پہنے چلے جاتے تھے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ تم کیا جاہلون کی سی باتین کرتے ہو تحقیق مین نے ارادہ کیا کہ تمھین بد دعا کرون کہ تمھاری صورتین بدل جاوین یعنے ریچھ بندر بن جاؤ جب اُن لوگون نے یہ سنا اپنی چادرین اُٹھا لین اور پھر یہ حرکت نہ کی سو یہ حرکتین کسی کی مصیبت مین نہین درست اگرچہ نبی یا ولی کی مصیبت ہو ہان بے اختیاری کے رونے پر گرفت نہین اگرچہ روتے روتے یعقوب علیہ السلام کیطرح آنکھین سپید ہو جاوین کیونکہ جس بات مین کسیطرح آدمی کا بس نہین چلتا اللہ تعالی مواخذہ نہین کرتا لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا

تیرھوان باب صبر کے بیان مین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے منقول ہی کہ حق تعالی نے پہلے جو کچھ لوح محفوظ پر لکھا یہ تھا کہ مین ہی اللہ ہون میرے سوا کوئی عبادت کی لائق نہین اور محمد میرا بندہ اور رسول ہی اور میرا حکم سب خلق سے بہتر ہی جو میرے حکم پر گردن جھکاوے اور میری بھیجی ہوئی بلا پر صبر کرے اور میری نعمتون پر شکر کرے مین اسے صدیق لکھونگا اور صدیقون کے ساتھ اُسے قیامت مین اُٹھاؤنگا اور جو میرے حکم پر گردن نہ جھکاوے اور میری بلا پر صبر نکرے اور میری نعمتون پر شکر نہ کرے میرے آسمان کے نیچے سے نکل جاوے اور میرے سوا دوسرا خدا ڈھونڈھے اور حضرت علیؓ نے فرمایا ہی کہ صبر تین ہین ایک طاعت و عبادت پر صبر کرنا یعنی عبادت پر مداومت کرنا اور ریاضت سے گھبرا نہ جانا اور دوسرا گناہ پر صبر کرنا یعنے اپنے عضوون کو گناہون سے باز رکھنا اور دل کو بری خواہشون سے روکنا تیسرا مصیبت پر صبر کرنا سو جو کوئی طاعت پر صبر کریگا حق تعالی اُسکو قیامت کے دن سو درجے بہشت مین عطا کریگا کہ ہر ایک درجے کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہی اور جو گناہ پر صبر کریگا حق تعالی اُسکو سو درجے عطا کریگا ہر ایک درجے کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا عرش و تحت الثری کے درمیان ہی اور جو مصیبت پر صبر کریگا حق تعالی اُسکو اسی طرح کے ایک ہزار نو سو درجے عطا کریگا

---

۱ نہین تکلیف دیتا اللہ تعالی کسیکو مگر اُسکے برداشت کے موافق ۱۲

چودھوان باب روح نکلنے کے بیان مین

خبر مین آیا ہی کہ جب نزع کے وقت بندے کی زبان بند ہو جاتی ہی چار فرشتے اُسکے پاس آتے ہین پہلا کہتا ہی السّلام علیک مین تیری رزق پر موکل ہون سو مین نے پورب پچھم سب ڈھونڈھ مارا کہین تیرے رزق کا ایک دانہ نہ پایا اب تیری موت کا وقت آپہونچا اور دوسرا کہتا ہی اسلام علیک مین تیری پانی پر موکل ہون سو پورب پچھم سب مین نے چھان مارا کہین کوئی چیز تیرے پینے کی نہ پائی اب تیری موت کی ساعت آپہونچی اور تیسرا کہتا ہی السّلام علیک مین تیری سانسون پر موکل ہون سو مین نے سب پورب پچھم ڈھونڈھا کوئی ایسی جگہ نہ ملی جہان تو ایک دم لے اور چوتھا کہتا ہی السّلام علیک مین تیرے وقتون اور کامون پر موکل ہون سو پورب پچھم سب مین نے ڈھونڈھا کوئی ایسی جگہ نہ ملی جہان تو کوئی کام کرے پھر کراماً کاتبین آتے ہین اور کہتے ہین السّلام علیک ہم تیرا حال لکھنے پر موکل ہین اور ایک سیاہ کاغذ نکالتے ہین اسے دیکھکر اُسوقت بیمار کو عرق آجاتا ہی اور اُسکے پڑھنے کے خوف سے داہنے بائین دیکھنے لگتا ہی پھر موت کا فرشتہ آتا ہی داہنے پر رحمت کے فرشتے اور بائین پر عذاب کے فرشتے ساتھ لیے ہوے سو بعضونکی جان سختی سے کھنچی جاتی ہی اور بعضونکی نشاط اور آسانی سے اور جب حلقوم پر پہونچتی ہی ملک الموت اُسے لیتا ہی اگر نیکبخت ہی تو رحمت کے فرشتونکو حوالے کر دیتا ہی اور اگر بدبخت ہی تو عذاب کے فرشتونکو پھر فرشتے روح کو لیکر اوپر جاتے ہین اگر نیکبخت ہی تو حکم ہوتا ہی کہ اسکو اسکے بدن کیطرف لیجاؤ کہ اپنے بدن کا حال دیکھے فرشتے اُسے لے آتے ہین اور گھر کے درمیان رکھدیتے ہین سو وہ سب حال دیکھتی ہی کہ فلانا روتا ہی اور فلانا نہین روتا لیکن بول نہین سکتی پھر قبر تک جنازے کے پیچھے جاتی ہی پھر جب لاش کو دفنا کے چلے ہین اور سوال کا وقت آتا ہی تو بعضون نے کہا ہی کہ روح کو جواب دینے کیواسطے بدن مین داخل کرتے ہین جسطرح زندگی مین تھی اور بٹھلا کر سوال کرتے ہین اور بعضون نے کہا ہی سوال صرف روح سے ہی بدن سے نہین اور بعضون نے کہا ہی کہ فقط سینے تک روح داخل ہوتی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ روح کو کفن اور بدن کے درمیان رکھتے ہین غرضکہ سوال ضرور ہوتا ہی جسطرح سے ہووے سو سوال کا اور عذاب قبر کا ایمان ضرور لانا چاہیے اور اُنکی کیفیت دریافت کرنے مین مشغول نہ ہووے حق تعالی سب چیزون پر قادر ہی فقیہ ابو اللیث رح نے کہا کہ جو کوئی عذاب قبر سے نجات چاہے اُسے چاہیے کہ چار چیزین ہمیشہ کرتا رہے اور چار چیز سے باز رہے کرنے کی چار چیزین یہ ہین نماز کی محافظت کرنا کہ کبھی نہ ہونے پاوے اور صدقہ دینا اور قرآن شریف پڑھنا اور سبحان اللہ بہت کہنا کہ ان چیزون سے قبر روشن ہوتی ہی اور

کشادہ کردی جاتی ہی اور باز رہنو کی چار چیزین یہ ہین جھوٹ بولنا چھوڑ دے اور خیانت و دغابازی
چھوڑ دی اور کترا پن چھوڑ دے اور پیشاب سے پاک و صاف رہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی پیشاب
سے پاک و صاف رہو کہ اکثر عذاب قبر کا اسی سی ہی بعد ازان منکر و نکیر اپنے چنگلون سے زمین چیرتے ہوے آتے
ہین اور اُسکو بٹھاتے ہین اور کہتے ہین کون تیرا رب ہی اور کون تیرا پیغمبر ہی اور کیا تیرا دین ہی سو اگر نیکبخت ہی تو
کہتا ہی رب میرا اللہ تعالیٰ ہی اور نبی میرا محمد مصطفیٰ اور دین میرا اسلام تب کہتے ہین سو جسطرح دولھا سوتا ہی اور
ایک کھڑکی کھولدیتے ہین جس سے وہ اپنا مقام بہشت مین دیکھ لیتا ہی پھر دونون فرشتے روح سمیت اوپر جاتے ہین
اور روح کو قندیلون مین رکھتے ہین جو عرش کے نیچے لٹکتی ہین اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی مین جس بندے پر رحمت اور مغفرت کیا چاہتا ہون اُسکو بدن
کی بیماری مین مبتلا کرتا ہون یا مفلسی مین یا غم مین پھر اگر اسپر بھی کچھ گناہ باقی رہ گئے تو نزع کے وقت اسپر
سختی کرتا ہون یہان تک کہ وہ پاک و صاف مجھ سے ملاقات کرتا ہی اور جسے مین چاہتا ہون کہ بخشون
اُسے بہت ہی شادمانی و کامرانی عنایت کرتا ہون اور بہت سی روزی دیتا ہون یہانتک کہ جتنی
اُسنے نیکیان کی ہونگی اُن سبکے عوض اُسکو نعمت پہونچ جاوے پھر اگر اسپر بھی کوئی نیکی باقی رہ گئی تو
موت اُسکو آسان کر دیتا ہون پس آتا ہی وہ میرے پاس تہیدست نیکیون سے اور سودہ رضی اللہ عنہا
نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہی کہ فرمایا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
جس مومن کے ایک کانٹا گڑتا ہی اُسکے عوض اللہ تعالیٰ اُسکو ایک نیکی دیتا ہی اور ایک گناہ اُسکا مٹا دیتا ہی اور
کہا ہی کہ جس بدن کو بیماری نہ پہونچے اُسمین خیر نہین اور حدیث مین ہی کہ مومن جب مرنے لگتا ہی آسمان سے
فرشتے اُترتے ہین سفید رو جنکے چہرے آفتاب سے ہوتے ہین اور بہشت سی کفن اور خوشبو لیے آتے ہین اور
پھر ملک الموت اُسکے سرہانے آکر کہتا ہی نکل اے نفس مطمئنہ اور خدا کی رحمت اور مغفرت کیطرف چل سو روح
نکل آتی ہی اور وہ اُسے آسمان کیطرف لیجاتے ہین اور ساتون آسمان کے دروازے کھل جاتے ہین اور اُسکو اچھے لقب
اور اچھے نام سے پکارتے ہین پھر اُسکا نام علیین مین لکھا جاتا ہی اور حکم ہوتا ہی کہ اسے زمین کیطرف لیجاؤ کہ منہا[١]
خلقناکم و فیہا نعیدکم و منہا نخرجکم تارۃ اخری پھر اُسکی روح بدن مین داخل کرتے ہین اور منکر و نکیر اس سے
سوال کرتے ہین اور جواب باصواب پاتے ہین تب آواز آتی ہی کہ میرے بندے نے سچ کہا اُسکے واسطے بہشتی فرش

[١] ترجمہ اسی زمین سے ہم نے تمکو بنایا اور اسی مین تمکو ڈالتے ہین اور اسی سے نکالین گے تمکو دوسری بار ۱۲

بچھاؤ اور اُسے بہشتی لباس پہناؤ اور بہشت کا دروازہ کھولدو تا ہوا اور خوشبوئیں سے پہونچے اور جہانتک اُسکی نظر پہونچے قبر کشادہ کر دو جب فرشتے یہ سب کام کر چکتے ہین ایک شخص خوشبو و مین بعطر بہت ہی اچھے ستھرے کپڑے پہنے بشارت دیتا ہوا اُسکے پاس آتا ہی وہ کہتا ہی تو کون ہی خدا تجھپر رحمت کرے مین نے تجھسا حسین کوئی شخص دنیا مین نہین دیکھا وہ کہتا ہی مین تیرا عمل نیک ہون اور جب کافر مرنے لگتا ہی آسمان سے فرشتے عذاب کے کپڑے لیے ہوے اترتے ہین اور اُسکو پہناتے ہین اور ملک الموت اُسکے سرہانے آکر سختی سے اُسکی روح نکالتے ہین پھر جب وہ نکل چکتی ہی تب سواے جن و آدمی کے جتنی خلقت آسمان و زمین مین ہی سب اُسپر لعنت کرتے ہین پھر اُسے لیکر آسمان پر چڑھتے ہین وہانسے آواز آتی ہی کہ اسے اسکی خوابگاہ کیطرف لیجاؤ تب اُسی زمین پر لاتے ہین بعد ازان منکر و نکیر بھیانک صورت مین بادل کی طرح کڑکتے ہوے بجلی کی سی آنکھین دکھاتے ہوے زمین کو پھاڑتے ہوے اُسپر ظاہر ہوتے ہین اور اُسے بٹھلا کر پوچھتے ہین کہ رب تیرا کون ہی وہ کہتا ہی مین نہین جانتا تب فرشتے اُسکو ایسے بھاری چمٹے سے مارتے ہین جسکو تمام خلق اگر جمع ہو تو اُٹھا نہ سکے سو ہڈیان پسلیان اُسکی اِدھر کی اُدھر ہو جاتی ہین پھر ایک شخص گندہ بد صورت اُسکے پاس آتا ہی اور کہتا ہی جزاک اللہ شرًا تو خداے تعالی کی اطاعت مین کاہل و سست تھا اور گناہ کرنے مین چالاک و چست وہ کہتا ہی کہ تو کون ہی کہ مین نے دنیا مین تجھسا بدشکل کوئی شخص نہین دیکھا وہ کہتا ہی مین تیرا بد عمل ہون پھر دوزخ کا دروازہ کھولدیا جاتا ہی کہ وہ اپنا مقام دوزخ مین دیکھ لیتا ہی اور تا روز قیامت اسی حال مین رہتا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی جمعے کے دن یا جمعے کی رات کو مرے اللہ تعالی اُسے قبر کے فتنے سے ایمن رکھے اور امامہ باہلی رضی سے منقول ہی کہ جب مردہ قبر مین دھرا جاتا ہی ایک فرشتہ آکر اُسکے سرہانے بیٹھتا ہی اور ایسا گرز مارتا ہی کہ اُسکے تمام عضو چور چور ہو جاتی ہین اور قبر مین آگ بھڑک جاتی ہی پھر کہتا ہی اُٹھ خدا تعالی کے حکم سے تب وہ اُٹھ بیٹھتا ہی اور اس زور سے چلاتا ہی کہ سواے جن و انس کے تمام خلق سنتی ہی پھر کہتا ہی تو مجھے کیون ستاتا ہی اور کس واسطے عذاب دیتا ہی مین نماز پڑھتا تھا اور زکوٰۃ دیتا تھا اور رمضان کے روزے رکھتا تھا وہ فرشتہ کہتا ہی مین اسواسطے عذاب دیتا ہون کہ ایکدن تو ایک مظلوم کے پاس گذرا تھا اور وہ تجھسے فریاد کرتا تھا اور تو نے باوجود قدرت کے اُسکی فریاد نہ سنی اور فلانے دن تو نے نماز پڑھی تھی لیکن پیشاب سے پاک نہ تھا اور حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی مظلوم کو دیکھے اور اُسکی فریاد نہ سنے قبر مین اُسکو سو کوڑے آتش کے مارین گے اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چار گروہ کو حق تعالی نور کے

منبر پر بٹھائیگا اور اپنی رحمت مین داخل کریگا لوگون نے پوچھا وہ کون ہین یا رسول اللہ فرمایا کہ جو بھوکونکو کھلاوین اور جہاد کرنیوالونکی توقیر کرین اور ناتوانون کی مدد کرین اور مظلومونکی فریاد سنین اور انس بن مالکؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب مردہ قبر مین دھرا جاتا ہی اور مٹی اُسپر ڈالی جاتی ہی اُسکے لوگ کہتے ہین ای میرے سردار اے میرے شریف تب فرشتہ کہتا ہی ارے سُنتا ہی وہ کیا کہتے ہین تو شریف تھا وہ کہتا ہی مین بندہ ہون لیکن یہی مجھے شریف کہتے ہین مین کیا کردن اے میرے لوگو مین شریف نہ تھا جب پھر اس پر عذاب ہونے لگتا ہی تو چلاتا ہی اور کہتا ہی وَاکَسْرَ عِظَامَاهُ وَامَوْضِعَ نَدَامَتَاهُ وَاعَنْقَ سَوَاْلَاهُ یعنی ہاے فریاد یہ کیسی ہڈیان ٹوٹتی ہین ہاے فریاد یہ کیسی ندامت کی جگہ ہی ہاے فریاد کیا کڑا سوال ہی اور خبر مین ہی کہ جو شخص پہلی شب جمعہ کو رجب کے مہینے کی رات بھر خدا کی یاد مین جاگے تو حق تعالی جلشانہ فرماتا ہی اے فرشتو مین تمھین گواہ بناتا ہون یاد رکھو مین نے اُسے بخشدیا

پندرھوان باب اُس فرشتے کی ذکر مین جو منکر و نکیر سے پیشتر قبر مین آتا ہے

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابن سلام منکر و نکیر سے پیشتر مردے کے پاس ایک فرشتہ آتا ہی کہ اُسکا منہ سورج سا چمکتا ہی نام اُسکا رومان ہی وہ مردے کو بٹھاتا ہی اور کہتا ہی لکھ جو کچھ تو نے بھلا یا بُرا کیا ہی وہ کہتا ہی مین کسطرح لکھون میرے پاس قلم سیاہی کاغذ کہان ہی فرشتہ کہتا ہی اپنے تھوک کی سیاہی بنا اور اُنگلی کا قلم اور کفن کے ٹکڑے کا کاغذ تب وہ اپنی سب نیکیان لکھتا ہی اور جب گناہون پر پہونچتا ہی شرماتا ہی فرشتہ کہتا ہی جب دنیا مین گناہ کیے تھے تب حق تعالی سے نہ شرمایا تھا اب شرماتا ہی بعد ازان گرز اُٹھا کر مارتا ہی تب بندہ ناچار ہوکر گناہونکو بھی لکھتا ہی پھر فرشتہ کہتا ہی کہ اسکو لپیٹ کر اپنے ناخن سے مُہر کر تب وہ ناخن سے مہر کرتا ہی پس فرشتہ اسکو اسکی گردن مین لٹکا جاتا ہی اور تا قیامت وہ لٹکا رہتا ہی قولہ تعالی وَکُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهٗ فِیْ عُنُقِهٖ بعد ازان منکر و نکیر آتے ہین اور اسیطرح قیامت مین جب حکم ہوگا کہ اپنا نامۂ اعمال پڑھ تب بندہ سب نیکیان پڑھ جائیگا اور گناہونکے پڑھنے مین رُکیگا حق تعالی فرماویگا کیون نہین پڑھتا کہیگا یا رب مجھکو تجھ سے شرم آتی ہی حق تعالی فرماویگا دنیا مین نہ شرمایا اب شرماتا ہی تب بندہ پشیمان ہوگا اور پشیمانی کچھ فائدہ نہ بخشیگی پھر حکم ہوگا خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۵ ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْهُ ۵

ف[1] ترجمہ اور ہر ایک آدمی کی ہی لگادی ہی ہم نے اُسکی بُری قسمت اُسکی گردن مین ۱۲ ف[2] ترجمہ اسکو پکڑو پھر طوق ڈالو پھر آگ کے ڈھیر مین اُسکو پہونچاؤ ۱۲

۱۶ سولھوان باب منکر ونکیر کے بیان مین

حدیث مین آیا ہی کہ جب مردہ قبر مین دھرا جاتا ہی اُسکے پاس دو فرشتے سیاہ رنگ آتے ہین جنکی آنکھین
نیلی اور کڑک بادل کی سی ہی سو وہ زمین چیرتے ہوے اُسکے سر کیطرف سے آتے ہین نماز کہتی ہی کہ اسطرف
سے نہ آؤ کیونکہ یہ اسی دن کے ڈر سے راتکو سجدہ کرتا تھا تب وے داہنی طرف سے آتے ہین صدقہ کہتا ہی ادھر سے
نہ آؤ کیونکہ یہ اسی جگہ کے خوف سے صدقہ دیا کرتا تھا تب بائین طرف سے آتے ہین روزہ کہتا ہی ادھر سے
نہ آؤ کہ یہ اسی دن کی دہشت کھاکر بھوک پیاس سے دل کو پژمردہ کیا کرتا تھا تب پانوکی طرف سے آتے ہین
جمعہ کہتا ہی ادھر سے نہ آؤ کہ یہ اسی جگہ کے خطرے سے پا پیادہ نماز جمعہ کو جاتا تھا تب وہ جگا دیتے ہین اور کہتے ہین کہ
تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا کہتا ہی وہ کہتا ہی اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ پس آرام سے اُسے
سُلا کر چلے جاتے ہین اور منکر ونکیر کے سوال مین یہ حکمت ہی کہ آدم علیہ السلام کی پیدایش کے وقت فرشتون
نے طعن سے کہا تھا کہ یارب کیا تو زمین مین ایسا شخص پیدا کرتا ہی جو اُسمین فساد و خونریزی کرے اور حق تعالی
نے فرمایا تھا اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی جو مین جانتا ہون سو تم نہین جانتے پس حق تعالی منکر و
نکیر کو بھیجتا ہی مسلمان سے کلمہ اور ایمانکی باتین سنکر فرشتونکے سامنے گواہی دین اور گواہ دو سے کم نہین ہوتے اور
جب منکر ونکیر فرشتونکے سامنے اُسکے ایمان پر گواہی دے چکتے ہین حق تعالی فرماتا ہی اے میرے فرشتو مین نے
اُسکی جان لے لی اور اُسکا مال و متاع غیرون کے نصیب کیا اور اُسکی جورو غیر کی گود مین سُلائی اور
اُسکے لونڈی غلام غیر کے بس مین پڑے پھر اُس سے زمین کے اندر جب سوال ہوا تب اُسنے میرا ہی دم بھرا اور
میرا ہی کلمہ پڑھا تاکہ تم جانو کہ جو کچھ مجھے معلوم ہی تمھین نہین معلوم مترجم کہتا ہی کہ شیخ عبدالحق محدث رحمۃ اللہ نے
یہ بھی ذکر کیا کہ سوال کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جمال مبارک میت کو دکھلاتے ہین

۱۷ سترھوان باب کراما کاتبین کے ذکر مین

حدیث مین ہی کہ ہر آدمی کیساتھ دو فرشتے ہین ایک داہنے پر سو وہ نیکیان لکھتا ہی اور دوسرا
بائین پر سو وہ گناہ لکھتا ہی لیکن جب دوسرے کو گواہ بنا لیتا ہی اور داہنے بائین یہ اُسوقت ہوتے ہین جب
آدمی بیٹھا ہوتا ہی اور جب چلتا ہی تو اُسکے آگے پیچھے ہو لیتے ہین اور جب سوتا ہی سرہانے پائنتی ہوتے
ہین اور ایک روایت مین یہ ہی کہ پانچ فرشتے ہین دو رات کے دو دن کے اور ایک کسی وقت نہین ٹلتا
قولہ تعالی لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللهِ سو معقبات سے رات دن کے

فرشتے مراد ہین یعنی اللہ تعالیٰ کے پہرے والے فرشتے ہین آدمی کے آگے اور پیچھے اُسکو محفوظ رکھتے ہین جن و انس و شیاطین وغیرہم سے بحکم حق تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے منقول ہے کہ داہنے ہاتھ کا فرشتہ نیکی کو لکھتا ہے جب آدمی نیکی کا ارادہ کرتا ہے اور جب آدمی گناہ کرتا ہے اور بائین ہاتھ کا فرشتہ لکھنے کا ارادہ کرتا ہے داہنے کا فرشتہ اُس سے کہتا ہے ٹھہر جاؤ وہ سات ساعتین ٹھہر جاتا ہے پھر اس عرصے مین اگر اُسنے توبہ استغفار کیا تو نہین لکھتا اور اگر نہ کیا تو ایک گناہ لکھ لیتا ہے پھر جب بندہ مرتا ہے اور قبر مین رکھا جاتا ہے دونون فرشتے کہتے ہین یارب تو نے ہمکو اپنے بندے پر عمل لکھنے کیواسطے متعین کیا تھا سو وہ مرگیا اب ہمین حکم دے تو آسمان پر چڑھ جائین حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ آسمان فرشتون سے بھرا ہے سب میری تسبیح کرتے ہین سو تم میرے بندے کی قبر پر تسبیح و تہلیل و تکبیر کہو اور میرے بندے کیواسطے لکھتے رہو جب تک مین اُسکو قبر سے اُٹھاؤن اور کراماً کاتبین اُنکا اسواسطے نام ہے کہ جب وے نیکی لکھتے ہین آسمانپر لیجاتے ہین اور حق تعالیٰ سے ظاہر کرتے ہین اور اُسکی نیکی پر گواہی دیتے ہین اور جب گناہ لکھتے ہین تو غمگین اور محزون ہوکر اُسے آسمانپر لیجاتے ہین حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے کراماً کاتبین میرے بندے نے گناہ کیا وہ چپ رہ جاتے ہین یہان تک کہ جب حق تعالیٰ دوسرے تیسرے مرتبہ پوچھتا ہے کہتے ہین الٰہی تو ستار و خطاپوش ہے تو نے اپنے بندونکو حکم کیا ہے ایک دوسرے کا عیب چھپادین اور وہ ہر روز تیری کتاب پڑھتے ہین اور ہماری تعریف کرتے ہین اور ہمین کراماً کاتبین کہتے ہین وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ سو اُنکا عیب چھپا ڈال تو علّام الغیوب ہے مترجم کہتا ہے کہ بہتیری حدیثون مین آیا ہے کہ فرشتے مومن کیواسطے استغفار کرتے ہین اور وجہ اُسکی میرے نزدیک یہ ہے کہ ایمان اور اعتقاد لانے کو ایک اثر ہے معنوی جو کوئی جسکا معتقد ہوتا ہے اُس سے اُسکو فیض پہونچتا ہے لیکن اگر اعتقاد صحیح اور درست ہو نہ باطل اور خلاف واقع پس اُمت مرحومہ محمدیہ کو تمام انبیا سے فیض باطنی حاصل ہوا کرتا ہے اور اسی سبب سے ذرہ سے کام مین بہت سا ثواب پاتے ہین جیسا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَاءُ الْمِيْزَانِ اور اسی سبب یہ پچھلے اگلون سے آگے ہوگئے ہین کہ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ اور اسیطرح سب فرشتونکا ایمان رکھتے ہین سو اُنسے بھی طرح طرح کے فیض پہونچا کرتے ہین وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ

۵۱ ترجمہ تم پر نگہبان مقرر ہین سفر لکھنے والے ۵۲ ترجمہ وفی المشکوٰۃ المصابیح نصب المیزان الحمد للہ یملاہ باعتبار الکلمۃ الحدیث ۱۲ ۵۳ ترجمہ ہم پچھلے پہلے ہین ۱۲

اٹھارھوان باب اس ذکر مین کہ روح گھر مین اور قبر پر آتی ہے

حدیث مین ہی کہ جب مرتے سی تین دن گذر جاتے ہین روح کہتی ہی یارب مجھی حکم دی کہ مین جاؤن اور اپنے بدن کو دیکھون حکم ہوتا ہی کہ اچھا جا تب وہ اپنی قبر کے پاس آتی ہی اور دیکھتی کہ نتھنون سی اور منھ سی پانی بہا ہی یہ دیکھکر بہت روتی ہی اور کہتی ہی اے میری مسکین بدن ای میرے محبوب تجھے اس وحشت و بلا کے گھر مین اس غم و درد کے گھر مین اس رنج و ندامت کی گھر مین اپنی زندگی کے دن یاد ہین بعد ازان جاتی ہی پھر اسیطرح پانچوین دن اذن لیکر آتی ہی اور دور سی دیکھتی ہی کہ نتھنون سی اور منھ اور کانون سی ریم اور خون بہا ہی یہ دیکھکر بہت روتی ہی اور کہتی ہی اے میرے مسکین بدن اس غم و رنج و محنت کی گھر مین ان کیڑون اور بچھوؤن کی گھر مین تجھ اپنی زندگی کے دن یاد ہین کیڑے مکوڑے تیرا گوشت کھا گئے تیرے اعضا شق ہو گئے تیرا چمڑا پھٹ گیا بعد ازان جاتی ہی پھر اسیطرح ساتوین دن حکم لیکر آتی ہی اور دور سے دیکھتی ہی کہ بدن مین کیڑے پڑ گئے ہین سو داڑھین مار کر روتی ہی اور کہتی ہی تجھے اپنی زندگی کے دن یاد ہین تجھ اپنے لڑکے بالے خویش و قریب یاد ہین تجھ اپنی زمین جگہ یاد ہی کہان ہین تیری بھائی بند کہان ہین تیری دوست آشنا کہان ہین تیری ہمسایے اور ہمنشین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ جب مومن مرجاتا ہی اسکی روح اپنے گھر کے آس پاس مہینا بھر تک پھرا کرتی اور دیکھتی ہی کہ اسکا مال کسطرح بانٹتے ہین اور اسکا قرض کسطرح ادا کرتے ہین پھر بعد مہینے کے قبر کی گرد سال بھر پھرتی ہی اور دیکھتی ہی کہ اسکے لیے کون دعا مانگتا ہی اور کون غمگین ہوتا ہی پھر جب سال پورا ہو جاتا ہی تب اسکو جہان سب روحین جمع رہتی ہین لیجاتے ہین اور بعد نفخ صور تک وہین رہتی ہی اور روح جو قرآن مجید مین ہی تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَالرُّوْحُ[1] سو کہتے ہین کہ روح اس جگہ بمعنے رحمت کی ہے چنانچہ ایک قرارت مین روح آیا ہی بفتح را اور بعضے کہتے ہین کہ روح ایک بڑے فرشتے کا نام ہی کہ شب قدر مین مومنون کے احترام کیواسطے اترتا ہی اور کہا ہی کہ روح تمام بدن مین ہی اور موت بھی تمام بدن مین سرایت کرتی ہی قولہ تعالی قُلْ یُحْیِیْهَا الَّذِیْ اَنْشَاَهَا اَوَّلَ مَرَّةٍ[2] اور روح و روان دونون ایک ہین لیکن روح جب گئی تو پھر بدن مین نہین آتی اور پھر بدن مین حس و حرکت نہین رہتی اور روان جاتا ہی اور پھر آتا ہی اور اسکے جانے پر بھی بدن مین حرکت رہتی ہی اور روح کی جگہ بدن مین معین نہین اور روان کی جگہ دونون ابروؤن کے بیچ مین ہی اور روح جب جاتی ہی تو بیشک بندہ مرجاتا ہی

۱ ترجمہ اترتے ہین فرشتے اور روح ۱۲ ۲ ترجمہ کہ وہی انکو جلا دیگا جسنے بنایا انکو پہلی بار ۱۲

اور روان جب جاتا ہی تب وہ سو جاتا ہی اور روح زلیست بھر بدن سے الگ نہین ہوتی اور حرکت نہین
کرتی جسطرح پانی اگر برتن مین بھر دین اور سورج کی چمک اُسپر پڑے تو عکس اُسکا چھت پر ہلتا ہوا نظر آوے
لیکن پیالہ اپنی جگہ سے نہ ہلے اسیطرح روح بدن مین ہوتی ہی اور شعاع اُسکی عرش تک پہونچتی ہی سو ہی روان
ہی اور وہان جو کچھ دیکھتا ہی اُسے خواب ملکوتی کہتے ہین اور روح بعد وفات کے کہان رہتی ہی بعضون نے
کہا ہی صور مین رہتی ہی کیونکہ جتنے جاندار پیدا ہوے ہین اور قیامت تک پیدا ہونگے اُتنے ہی سوراخ
صور مین ہین سو روح اگر نعمت کی قابل ہی تو وہان ہی اور اگر عذاب کی قابل ہی تو وہان ہی اور کہتے ہین کہ
مومنون کی روح علیین مین سبز پرندون کے حوصلون مین ہی اور کافرونکی روح دوزخ مین سیاہ پرندون
کے حوصلون مین ہی اور کہتے ہین کہ مومنونکی روح جب قبض کیجاتی ہی رحمت کے فرشتے اُسے باعزاز تمام چوتھے
آسمان تک لیجاتے ہین پھر اللہ تعالی کیطرف سے آواز آتی ہی کہ اسکو علیین مین لکھو اور زمین مین پھر لیجاؤ تب
روح کو اُسکے بدن کیطرف پھر لاتے ہین اور بہشت کا دروازہ کھول دیتے ہین کہ وہ اپنے مقام کو وہین سے دیکھتی ہی
تا قیامت اور کافرونکی روح کو عذاب کے فرشتے پہلے آسمان کی طرف لیجاتے ہین سو اُسکے دروازے موندلیے
جاتے ہین اور حکم ہوتا ہی کہ اسکو اسکی جگہ مین لیجاؤ تب اُسی پھر لے آتے ہین اور اُسکی قبر تنگ کر دیتے ہین اور
دوزخ کا دروازہ کھولدیتے ہین کہ وہ اپنا ٹھکانا وہین سے دیکھتی ہی تا قیامت اور اسی معنی پر حدیث مین آیا ہی
کہ مُردے جوتیون کی تھپک سُنتے ہین لیکن بول نہین سکتے اور بعضے عالمون نے فرمایا ہی کہ شہیدون کی روحین
فردوس مین سبز پرندون کے حوصلون مین ہین جہان چاہتی ہین اُڑ اُڑ کر جاتی ہین پھر بسیرا لیتی ہین
قندیلون مین جو عرش کے نیچے معلق ہین اور مسلمانونکے لڑکونکی روحین بہشتی کنجشکون کے حوصلون
مین ہین اور مشرکون کے لڑکونکی روحین بہشت کی چارون طرف پھرا کرتی ہین قیامت تک اُنکو کہین جگہ رہنے
کی نہین ملتی آخرت مین وہ مومنونکی خادم بنائے جاینگے اور جن مسلمانون کی ذمے کسی کا قرض یا حق یا دعوی
ہی اُنکی روحین ہوا مین معلق ہین نہ اونکو بہشت مین لیجاتے ہین نہ آسمان پر جب تک اُنکا قرض و مظلمہ
نہ چکا دیا جاوے اور فاسق مسلمانونکی روحین بدن سمیت عذاب پاتی ہین اور کافرون اور
منافقونکی روحین سجین مین دوزخ کی آتش مین اور بعضون نے کہا ہی کہ روح ایک جسم لطیف ہی کہ مخلوق ہی
اسی سبب سے حق تعالی کو ذی روح نہین کہتے کیونکہ محال ہی کہ حق تعالی محل اجسام کا ہو اور یہودیون نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روح کا حال اور اصحاب کہف کا حال اور ذوالقرنین کا حال پوچھا سو

انکی شان مین سورۂ کہف اتری اور روح کے متعلق مین یہ آیت اتری وَیَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ
قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ یعنی کہہ روح میرے خدا کے حکم سے ہی اور مجھے اسکا علم نہین اور بعضون نے کہا ہی آیت
کے یہ معنی ہین کہ روح میرے رب کی تکوین سے ہی کہ اسنے کن کے کلمے سے اسے ہست کیا ہی اور امر دو طرح کا ہی
ایک امر الزام جیسے عبادت کا حکم کرنا اور ایک امر تکوین جیسے قول اسکا اِنَّمَا اَمْرُهٗ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا
اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ اور وہ جو خدا تعالے نے فرمایا ہی نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ عَلٰی قَلْبِكَ
سو روح امین جبرئیل ہی اور وہ جو فرمایا ہی یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا سو روح سے وہان
بھی جبرئیل علیہ السلام مقصود ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ روح ایک بڑے فرشتے کا نام ہی جو اکیلا ایک
صف مین کھڑا ہوگا اور سب فرشتے ایک صف مین اور وہ جو حضرت آدم علیہ السلام کی شان مین
فرمایا ہی نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ سو یہ اضافت تشریف و تعظیم کی راہ سے ہی جیسے ناقۃ اللہ و بیت اللہ
اور وہ جو حضرت عیسیٰ کی شان مین فرمایا ہی فَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا سو اسواسطے فرمایا ہی کہ حضرت
عیسی علیہ السلام جبرئیل علیہ السلام کی پھونک سے پیدا ہوے اور بعضون نے کہا ہی کہ روح اس جگہ معنی
ہیئت کے ہی واللہ اعلم بالصواب مترجم کہتا ہی کہ روح کا حال مفصل اسواسطے نہ بیان کیا کہ ہر شخص
کی فہم اور عقل مین نہ آسکتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی اُمِرْنَا اَنْ نُّكَلِّمَ النَّاسَ
عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ یعنی ہمکو حکم ہی کہ آدمیون سے انکی عقل کے موافق کلام کرین اور جو شخص عقل صافی
و فہم وافی رکھتا ہو اسے چاہیے کہ تصوف کی کتابین دیکھے خصوصا امام حجۃ الاسلام غزالی رح کی تصنیفین
کیونکہ انھون نے بعضے رسالون مین روح کا حال تصریح تام و تشریح تمام لکھا ہی اگرچہ اس رسالے مین اختصار کیا ہین

انیسوان باب صور کے ذکر مین اور بعث و حشر کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ اسرافیل کے چار بازو ہین ایک پورب مین ایک پچھم مین ایک کو بچھاتا ہی ایک سے سر ڈھانکتا
اور عرش کے پائے اپنے کاندھے پر اٹھاتا ہی اور حق تعالیٰ کے خوف سے چھوٹا ہو جاتا ہی کنجشک کے برابر
اور کوئی فرشتہ عرش سے اتنا نزدیک نہین جتنا اسرافیل ہی اسکے اور عرش کے درمیان سات پردے ہین

لہ ترجمہ اور تجھ سے پوچھتے ہین روح کو تو کہہ روح ہی میرے رب کے حکم سے ۱۲ ۲ ترجمہ اسکا حکم یہی ہی جب چاہی کسی چیز کو کہی اسکو
ہو پس وہ ہو جاوی ۱۲ ۳ ترجمہ لے اترا ہی اسکو فرشتہ امانتدار تیرے دل پر ۱۲ ۴ ترجمہ جسدن کھڑا ہو روح اور فرشتے قطار
باندھکر ۱۲ ۵ ترجمہ پھونکدی یا اس مین اپنی جان سے ۱۲ ۶ ترجمہ ہمنے پھونکدی اس مین اپنی طرف سے جان ۱۲

کہ ایک پردے سے دوسرے پردے تک پانچسو برس کی راہ کا فاصلہ ہی اور جبرئیلؑ اور اسرافیلؑ کے درمیان ستر حجاب ہین اور حق تعالےٰ نے لوح محفوظ کو سپید براق موتی سے پیدا کیا ہی طول اُسکا اتنا ہی جیسے آسمان اور ساتون زمین کا درمیان اور عرش ہی معلق ہی جو کچھ ہوا اور جو قیامت تک ہوگا سب اُسمین لکھا ہی اور اسرافیلؑ اپنی داہنی ران پر صور رکھے ہوے اور صور کا منھ اپنے منھ سے لگائے ہوی اس انتظار مین ہی کہ جون ہی پھونکنے کا حکم ہو پھونک دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اُسکی قسم جسکے ید قدرت مین میری جان ہی کہ جسدن نرسنگا پھونکا جاویگا قیامت آجاوے گی حالانکہ آدمی کے مُنھ مین لقمہ پڑا ہوگا سو وہ نگل نہ سکے گا اور کپڑا پہنتا ہوگا سو پہن نہ سکے گا اور پانی مُنھ سے لگائی ہوگا پی نہ سکے گا اور صور تین بار پھونکا جاویگا ایک کو نفخۂ فزع کہتے ہین ایک کو نفخۂ صعق کہتے ہین ایک کو نفخۂ بعث سو جب دنیا کی مدت گذر جایگی ملک الموتؑ ساتوین زمین تک ہاتھ پھیلا کر سب آسمانون اور زمینون کی روح نکال لیگا اُسوقت کوئی زمین پر نہ رہیگا مگر ابلیس اور آسمان پر مگر جبرئیلؑ و میکائیلؑ و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام اور ان ہی کو حق تعالیٰ نے اس آیت مین مستثنیٰ کیا ہی وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہُ ج اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صور کی چار شاخین ہین ایک پچھم مین ایک پورب مین اور ایک ساتوین زمین کے نیچے ایک ساتوین آسمان پر اور جتنی تمام عالم کی روحین ہین اُتنے ہی صور مین دروازے ہین اور اُسکے ایک طبقے مین نبیوں کی روحین اور ایک مین اور آدمیون کی اور ایک مین پریون کی اور ایک مین جانورون کی ہین۔

بیسوان باب نفخۂ فزع کے بیان مین

جب نفخۂ فزع ہوگا آسمان وزمین کی تمام خلقت مین ہول پڑ جایگا اور پہاڑ اُڑنے لگین گے اور آسمان پھٹنے لگین گے اور زمین کانپنے لگے گی جیسے پانی پر ناو ڈگمگاتی ہی اور حاملہ عورتون کے حمل گر جاوینگے اور لڑکے خوف سے بڈھے ہو جاینگے اور شیاطین بھاگتے پھرینگے اور ستارے ٹوٹنے لگین گے اور چاند و سورج دھندلے ہو جاینگے قولہ تعالےٰ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ پھر چالیس برس تک ایسا ہی رہیگا ابن عباسؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی کہ یٰاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ پھر فرمایا کیا جانتے ہو کہ یہ کون دن ہی اصحابؓ بولے خدا اور رسول خدا خوب جانتا ہی آپنے

ترجمہ در پھونکا گیا نرسنگا پھر بیہوش گرا جو کوئی ہی آسمانون میں اور زمین میں جسکو اللہ نے چاہا ۱۲ ترجمہ اے آدمیو ڈرو اپنے پروردگار سے تحقیق کہ زلزلہ قیامت بڑی چیز ہے ۱۲

فرمایا یہ وہ دن ہی کہ جب حق جلّ وعلا آدم علیہ السّلام سے فرماویگا کہ بھیج اپنی اولاد کو دوزخ کی طرف آدمؑ کہینگے یارب کتنے بھیجوں حکم ہوگا کہ ہر ہزار سے نوسو ننانوے دوزخ میں ایک بہشت میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا سب رونے لگے اور نہایت غمگین ہو حضرت نے فرمایا مجھے اُمید ہی کہ بہشت میں تین حصے اور لوگ ہونگے ایک حصہ تم پھر فرمایا کہ مجھے اُمید ہی کہ دو حصے تم ہوگے اور ایک حصہ تمام خلق تب سب خوش ہوگئے پھر فرمایا کہ خوش ہو کیونکہ تم تمام اُمتوں پر اسطرح ہو جیسے اونٹ کے سامنے بکری ہی اور تم ایک جزہو ہزار جزسے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں اُسمیں سے ایک دُنیا میں بھیجی ہی جس کے اثر سے جن والنس وطیر آپس میں مہربانیاں کرتے ہیں اور ننانوے رحمتیں قیامت کے دن اپنے بندوں پر کریگا مترجم کہتا ہی یہ حدیث مشکوٰۃ شریف میں بھی ہی پھر حق تعالیٰ اسرافیلؑ کو صور پھونکنے کا حکم دیگا وہ پھونکے گا اور کہیگا اے روحو حق تعالیٰ کا حکم ہی کہ بدنوں سے نکلو تب آسمان وزمین کے تمام لوگ بیہوش ہوجاوینگے اور مرجاوینگے مگر جسے خدائے تعالیٰ چاہیگا سو نہ مریگا یعنے شہیدونکی روحیں کہ وہ اپنے خدا کے پاس زندہ ہیں چنانچہ فرمایا وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ[1] اور حدیث میں ہی کہ حق تعالیٰ نے شہیدونکو پانچ بزرگیاں دی ہیں جو کسی کو نہیں دیں اور مجھے بھی نہیں دیں ایک یہ کہ سب نبیوں کی روح کو ملک الموت قبض کرتے ہیں اور شہیدونکی روح کو حق تعالیٰ آپ قبض کرتا ہی دوسرے یہ کہ سب انبیا بعد موت کے نہلائے جاتے ہیں اور میں بھی نہلایا جاؤنگا پر شہید نہیں نہلائے جاتے تیسرے یہ کہ سب نبیونکو کفن دیا جاتا ہی اور مجکو بھی دیا جاویگا پر شہیدوں کو نہیں دیا جاتا چوتھے یہ کہ انبیا کو مردہ کہتے ہیں اور میں بھی ایسا ہی ہوں قولہ تعالیٰ اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ[2] اور شہدا زندہ ہیں کہ احیا کہلاتی ہیں پانچویں یہ کہ سب نبی قیامت کے دن شفاعت کرینگے اور میں بھی اُسی دن شفاعت کرونگا اور شہید ہر روز شفاعت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بارہ[12] شخص باقی رہجاینگے جبرئیلؑ اور میکائیلؑ اور اسرافیلؑ اور عزرائیلؑ اور آٹھ عرش کے اُٹھانیوالے اور دُنیا رہجاویگی اکیلی بے آدمی بے پری بیچارہ بے وحوش تب حق تعالیٰ فرماویگا اے ملک الموت جتنے اولین وآخرین ہیں آتے ہی تیرے ساتھی اور مددگار میں نے پیدا کئے اور تجھے آسمانوں اور زمینوں کی قوت بخشی آج میں تجھے رنگ رنگ کے غضب کا لباس پہناتا ہوں سو تو میرا غضب لیکر اُتر اور شیطان کو مزہ چکھا اور جتنی سختی اگلوں پچھلوں

[1] ترجمہ اور نہ سمجھ جو لوگ مارے گئے اللہ کی راہ میں مُردے بلکہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس [2] ترجمہ بیشک تو بھی مرتا ہی اور وہ بھی مرتے ہیں

آدمیون پر یون پر ہدی ہے اُسکی جو گئی اُس کیلئے پر کر اور زبانیہ دوزخ کے پیادے ستر ہزار آتشی زنجیر لیکر تیرے ساتھہ ہونگے یہ سنکر ملک الموت ایسی بھیانک صورت مین جسکے دیکھنے سے ساتون آسمان ساتون زمین کے لوگ مرجاوین نمودار ہوکر شیطان کو للکارینگے اُن کی آواز کی شدت و ہول سے شیطان بیہوش ہو جائیگا اور خرخرے کی آواز اس زور و شور سے اُسکے گلے سے بلند ہو گی کہ آسمان اور زمین کی خلقت اسی سُننے تو بیہوش ہو جاوے تب ملک الموت فرماوینگے ٹھہر اے خبیث تا موت کا مزہ تجکو چکھاؤن تو نے بہت عمر پائی اور بہت خلقت کو گمراہ کیا یہ سنکر وہ پورب کو بھاگے گا ملک الموت جھپٹ ہان بھی جا پہونچینگے تب پچھم کو بھاگے گا وہان بھی وہ جا پہونچینگے آخر بھاگتے بھاگتے تھک کر آدم علیہ السلام کی قبر کے پاس ٹھہریگا اور کہے گا اے آدم مین تیرے سبب پھٹکارا مین پڑا اور رجیم اور ملعون ہوا پس ملک الموت اُسے آتش کا پیالہ پلادینگے تب وہ خاک پر لوٹنے لگے گا پھر زبانیہ دہکائی ہوئی کیلون سے اُسکا منہ چیر ینگے اور نیزون سے پاش پاش کر کے اُسکی جان قبض کرینگے پھر حق تبارک و تعالی ملک الموت سے فرماویگا کہ دریاؤن کو فنا کر سو ملک الموت دریاؤن سے کہینگے تمھاری میعاد گذر چکی دریا کہینگے حکم دو تو تھنبے اور پر رولین یہ کہکر رو ینگے اور کہینگے کہان ہین ہماری موجین اور کہان ہین ہمارے عجائبات آپہونچا حکم اللہ تقدس و تعالی کا بعد ازان ملک الموت دور سے ایک ایسی آواز کرینگے کہ سارا پانی پتال تک سوکھ جائیگا پھر پہاڑون کے پاس جاینگے وہ بھی رو کر کہینگے کہان ہے ہماری دیکھائی اور کہان ہے ہمارا کڑا پن آپہونچا حکم جل و علا پس ملک الموت کی ایک چنگھاڑ مین وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اُڑ جاینگے پھر آسمان پر چڑھکر چنگھاڑ مارینگے جسکے صدمے سے چاند و سورج و تارے سب چور چور ہو کر گر پڑینگے پھر حق تبارک و تعالی فرماویگا اے ملک الموت اب میری خلقت مین کون باقی رہا کہینگے الٰہی حَیٌّ لَا یَمُوۡتُ تو ہی ہے اور باقی اب کوئی نہین رہا مگر جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور عرش کے اٹھانیوالے اور مین ضعیف بندہ تب اُنکی روح قبض کرنیکا بھی حکم ہوگا بعد ازان حق تعالی فرماویگا اے ملک الموت کیا تو نے میرا قول نہین سنا کُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَةُ الۡمَوۡتِ سو تو بھی اب جا پس ملک الموت مرجاینگے اور کچھہ باقی نہ رہیگا مگر ماشاء اللہ

اکیسوان باب حشر و نشر کے بیان مین

حدیث مین ہے کہ جب حق تبارک و تعالی چاہیگا کہ خلق کو جلاوے جبرئیل و میکائیل اور اسرافیل اور عزرائیل کو

۱ ترجمہ ہر جی کو چکھنا ہے ذائقہ موت کا ۱۲ ۲ ترجمہ مگر جو چاہے اللہ تعالی ۱۲ ۳ ترجمہ زندہ ہے تو نہین مریگا ۱۲

زندہ کریگا اور ان چارون مین پہلے اسرافیل ع کو جلا دیگا وہ عرش سے صور لیکر بہشت مین جائینگے اور کہین گے
اے رضوان بہشت کو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کیواسطے اور انکی امت کے لئے آراستہ کر پھر براق و لواء الحمد
اور جنت کے حلے لیکر آوینگے سو جانورون مین جو پہلے زندہ ہوگا وہ براق ہی پھر اللہ تعالی فرماویگا کہ اسے
آراستہ و طیار کرو تب اسے سرخ یاقوت کا لباس پہناوینگے اور سبز زبرجد کی لگام اسکو منھ مین دینگے
اور دو ہرے زین پوش ایک سبز ایک زرد اسپر کسین گے پھر طیاری سے اُسے لیکر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی قبر مبارک کی طرف جائینگے اور زمین اسوقت کف دست میدان ہوگی سپاٹ چورس
نہ اونچی نہ نیچی اس سبب سے رسول اللہ کا مرقد مبارک پہچان نہ پڑے گا ناگاہ ایک نور انکے مرقد پاک ستون عمود گرد
باد کے مانند آسمان کیطرف بلند ہوگا تب جبرئیل ع کہینگے کہ اے اسرافیل ع آواز دو کیونکہ حشر کا کاروبار تمھارے ذمہ ہے
سب خلق کو خدا تعالی تمھارے ہی ہاتھ سے محشور کریگا وہ کہینگے نہین اے جبرئیل ع تم ہی آواز دو کیونکہ تم رسول اللہ
کے پاس آتے جاتے تھے مجھے انسے شرم آتی ہے جبرئیل ع خاموش رہجائینگے تب اسرافیل ع میکائیل ع سے کہینگے کہ تم پکارو میکائیل ع پہلی
مرتبہ کہین گے السلام علیک اے روح پاک اپنے مقدس بدن کیطرف رجوع کر اور کچھ جواب نہ پاوینگے پھر دوسری دفعہ
کہینگے اے روح مقدس اُٹھ فیصلے اور حساب کیواسطے اور رحمن کے سامنے جانے کیواسطے تب قبر مبارک شق ہو جائیگی
اور رسول اللہ اُٹھ بیٹھین گے اور سر و ریش سے گرد جھاڑنے لگین گے پھر جبرئیل ع انکو بہشتی لباس اور براق دینگے رسول اللہ فرماوینگے
اے جبرئیل ع یہ کون دن ہے وہ کہین گے یہ قیامت کا دن ہے یہ ندامت کا دن ہے یہ یوم التلاق ہے یہ
یوم الفراق ہے یہ یوم البراق ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماوینگے اے جبرئیل ع مجھے بشارت دو اور کچھ
خوشی کی خبر سناؤ کہین گے یا رسول اللہ لواء الحمد میرے ساتھ ہے آپ فرماوینگے کہ مین یہ نہین پوچھتا مین اپنی گنہگار
امت کا حال پوچھتا ہون کیا تم انکو پل پر چھوڑ آئے ہو تب اسرافیل کہینگے اے محمد خدائے عزوجل کی قسم ہے مین نے
ابھی تک صور نہین پھونکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماوینگے کہ اب میرا جی خوش ہوا اور
میری آنکھون مین طراوت آئی ہے پھر تاج اور حلہ لیکر پہنین گے اور براق پر سوار ہونگے

بائیسوان باب براق کی تعریف مین

براق ایسا براق کہ اسکے دو بازو ہین جنکو زور سے آسمان اور زمین کے درمیان اڑیگا چہرہ اسکا آدمی کا سا
اور پیشانی کشادہ سرخ یاقوت کی اور کان پتلے پتلے سبز زبرجد کے اور آنکھین تارے کے مانند چمکتی ہوئین اور
دم گائے کی سی سرخ سونے سے مڑھی اور بدن برق سا گویا طاؤس اور گدھے سے اونچا اور خچر سے چھوٹا اور

براق اس سبب سے اُسکا نام ہی کہ وہ برق کی مانند تیز گام ہی سو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کے پاس جاوینگے وہ اچھلے پھاندیگا اور کہیگا خدای عزوجل کی قسم مجھپر کوئی نہ سوار ہوگا مگر نبی ہاشمی قریشی محمد بن عبداللہ صاحب اللوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماوینگے کہ مین ہی محمد ہون اور سوار ہوکر جنت مین داخل ہونگے اور سجدے مین گر پڑینگے تب آواز آئیگی کہ سر اٹھاؤ یہ رکوع اور سجود کا دن نہین یہ حساب کتاب کا دن ہی مانگ جو مانگے گا سو پاویگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماوینگے یارب مین اپنی اُمت کی نجات چاہتا ہون حکم ہوگا کہ جسمین تو راضی ہو سو مین نے قولہ تعالیٰ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ[۱] ٥ پھر چالیس دن تک آسمان سے پانی برسایا جائیگا کہ اُسمین نطفے کی خاصیت ہوگی اور پانی بارہ بارہ گز ہر چیز سے اونچا ہو جائیگا خلق اُس پانی کی تاثیر سے سبزی کے مانند جمیگی اور اُنکے بدن تمام وکمال درست ہو جاوینگے پھر لپیٹیگا خدائے عزوجل زمین اور آسمان کو اور تین بار کہیگا کسکے واسطے ہی سلطنت اور بادشاہی کوئی جواب نہ دیگا تب آپ ہی فرماویگا اللہ کا ہی ملک اور اللہ ہی کی ہی سلطنت جو اکیلا ہی قہر والا پھر کہیگا کہان ہین گھمنڈ والے اور کہان ہین شہزادے اور کہان ہین جو ہمیر کھاتے تھے اور ڈنکا گاتے تھے اور پہاڑ دھنے ہوے رنگا رنگ پشمینے کے مانند اڑینگے پھر بدل ڈالیگا خدائے عزوجل اس زمین کو جس پر فسق وفجور کیا گیا ہی اور جہنم کو اسپر رکھیگا اور زمین بناویگا سپید چاندی کی کہ اُسپر بہشت کو نصب کریگا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہی کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ جسدن دوسری زمین بدلی جائیگی آدمی کہان ہونگے فرمایا تو نے بڑی بات پوچھی اے عائشہ آدمی پل صراط پر ہونگے

تیئیسوان باب نفخۂ بعث کے بیان مین

پھر حق جل وعلا فرماویگا کہ اے اسرافیل اٹھ اور مُردونکو جلانیکا صور پھونکدے اسرافیل صور پھونکینگے اور پکارینگے کہ اے نکلی ہوئی رگو اور سڑی ہوئی ہڈیو اور پرانی بدبودار اور پھٹے چمڑو اور گری بالو حساب اور فیصلے کیواسطے اُٹھو یہ کہتی ہی سب حق تبارک وتعالیٰ کی حکم سے نکلیگے اور زار زار اُٹھ کھڑے ہونگے آسمانون کو دیکھینگے کہ شق ہو گئے ہین اور ستارے گر گئے ہین اور سورج لپیٹ ڈالا گیا ہی اور چاند اندھیرا ہی اور زمین بدل گئی ہے اور سمندر سوکھا ہی اور دوزخ ہولناک آواز سے گرجتی ہی اور زبانیہ کمندین پھینکتے ہین اور ترازو دین عمل تولنے کی طیار ہین اور اعمال نامے لیے کھڑے ہین اور بہشتین ہزارون زیب وزینت سے موجود ہین تب کہینگے

[۱] ترجمہ اور قریب ہی کہ دیگا تجکو تیرا رب پھر تو راضی ہوگا ۱۲

آہ افسوس کسنے ہمکو سوتے سے جگایا کس نے ہماری خوابگاہ سے ہمکو اُٹھایا ندا ہوگی کہ ھٰذَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ یعنے یہ وہی ہو جس کا خدای رحمٰن نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبرون نے اُسکی سچی خبر پہونچائی تھی روایت ہو کہ لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی معنی پوچھی یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ؎ آپ رونے لگے یہان تک کہ آپکی کپڑی آنسوؤن سے تر ہوگئی بعد ازان فرمایا کہ ای پوچھنے والی تمنے بڑا امر پوچھا قیامت کی دن میری امت کی ۱۲ بارہ جھنڈی ہونگے جنہون نے دغل فصل کی باتین بنا بنا کر لوگونکو آپس مین لڑوایا ہو اُنکا فرقہ بندرون کی صورت ہوگا قولہ تعالیٰ اَلْفِتْنَۃُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ؎ اور جنہون نے رشوتین لی ہین حرام کھایا ہو اُنکا فرقہ سُورون کی صورت بنیگا اور جو لوگ قاضی مفتی ہوکر جھوٹا فتوی اور اُلٹا حکم دیتے تھے اندھے کردیے جاوینگے قولہ تعالیٰ وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ ؎ اور جو لوگ اپنی عبادت پر غرور کرتے تھے اور اپکو سب سے اچھا جانتے تھے وہ گونگے بہرے کردیے جائینگے قولہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ؎ اور جو عالم اور مشائخ لوگونکو نیک باتین سمجھاتے تھے اور آپ برے کامون مین اُلجھے رہتے تھے اُنکا یہ حال ہوگا کہ اپنی اپنی زبانین کاٹین گے اور اُنکے منھ سے پیپ اور لہو بہیگا قولہ تعالیٰ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ ؎ اور جنہون نے جھوٹی گواہیان دی تھین اُنکے بدنون پر آتش کی کوڑے لگین گے قولہ تعالیٰ وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ ؎ اور جو لوگ شہوت اور لذت مین پڑے رہتے تھے اور ہر دم نفس امارہ کو سکھ پہونچایا کرتے تھے اُنکے بدنون سے بدبو ہوگی اور اُنکے پانون اُنکی چوٹی مین بندھے ہونگے قولہ تعالیٰ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَۃِ ؎ اور جو لوگ اپنے مال سے حق تعالیٰ کا حق ادا نہ کرتے تھے صرف اپنے نام وارام کیواسطے خرچ کیا کرتے تھے وہ کھڑے نہ رہ سکین گے داہنے بائین گرتے پڑتے رہینگے قولہ تعالیٰ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ ؎ اور جو لوگ غیبت کیا کرتے تھے اور پیٹھ پیچھے لوگونکو نام دھرا کرتے تھے اُنکو جلتے جلتے گندھک کی پاجامہ پہناوینگے قولہ تعالیٰ وَلَا یَغْتَبْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا ؎ اور جو لڑتے تھے اُنکی زبان گدی سے نکالی جائینگی اور جو لوگ مسجدون مین دنیا کی باتین کرتی تھے وہ متوالی اُٹھین گے قولہ تعالیٰ وَاَنَّ

؎ ترجمہ جسدن پھونکا جائیگا صور مین پس آؤگے تم فوج فوج ۱۲ ؎ ترجمہ اور فتنہ زیادہ برا ہے قتل سے ۱۲ ؎ ترجمہ اور جب حکم کرو تم درمیان لوگون کے تو حکم کرو انصاف سے ۱۲ ؎ ترجمہ تحقیق اللہ دوست نہین رکھتا جو کوئی ہو اترانے والا بڑائی کرنے والا ۱۲ ؎ ترجمہ کیا حکم کرتے ہو لوگون کو نیکی کا اور بھولتے ہو اپنے تئین ۱۲ ؎ ترجمہ اور نہ پیچھے پڑ جس بات کی نہین تجھ کو خبر ۱۲ ؎ ترجمہ وہی ہین جنہون نے خریدی زندگی دنیا کی آخرت دیکر ۱۲ ؎ ترجمہ اے ایمان والو خرچ کرو ستھری چیزین اپنی کمائی مین سے ۱۲ ؎ ترجمہ اور نہ برا کہے پیچھے ایک دوسرے کو ۱۲

اور بیشک مسجدین اللہ کا گھر ہین نہین پکارو اللہ کی ساتھ کسیکو ۱۲

الْمَسٰجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا ٥ اور جو سُود اور بیاج لیا کرتے تھے اُنکو اُلٹا کرکے سیر نیچے پانون
اوپر فرشتے کھینچ لیجاوینگے مترجم کہتا ہو کہ اس حدیث کو ثعلبی رح نے روایت کیا ہو لیکن اُنھون نے دس گروہ
لکھے ہین اور تفسیر عمدہ مین بھی دس لکھے ہین اور معاذ بن جبل رض سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن حسرت وندامت کے دن حق تعالی میری اُمت کی بارہ صفین بناویگا
بعضے قبرون سے اُٹھینگے اور اُنکے ہاتھ پانون کٹے ہونگے سو اللہ کیطرف کا پکارنیوالا پکاریگا کہ یہ وہ
لوگ ہین جو پڑوسیونکو ستایا کرتے تھے اور بے توبہ مر گئے سو یہ اُنکی سزا ہو اور جگہ اُنکی دوزخ مین ہو اور بعضے
قبرون سے اُٹھینگے جانورونکی صورت پر سو پکارنیوالا پکاریگا کہ یہ وہ لوگ ہین جو نماز مین سستی کرتے تھے
اور بے توبہ مرے یہ اُنکی سزا ہو اور جگہ اُنکی دوزخ مین ہو قَوْلُہٗ تَعَالیٰ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ٥ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ
صَلٰوتِھِمْ سَاھُوْنَ اور بعضے قبرون سے اُٹھینگے کہ اُنکے پہاڑ سے ڈیل ہونگے اور سانپ اور بچھو اُنکی ساری بدن مین لپٹے
ہونگے سو پکارنیوالا پکاریگا کہ یہ لوگ وہ ہین جو زکوٰۃ نہ دیتے تھے اور بے توبہ مرے یہ اُنکی سزا ہو اور جگہ اُنکی
دوزخ مین ہو اور روپے اور اشرفیون سے اُنکی پیشانیان اور پشت و پہلو داغے جاوینگے قَوْلُہٗ تَعَالیٰ وَالَّذِیْنَ
یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ٥ یَوْمَ یُحْمٰی
عَلَیْھَا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ فَتُکْوٰی بِھَا جِبَاھُھُمْ وَجُنُوْبُھُمْ وَظُھُوْرُھُمْ اور بعضے قبرون سے
اُٹھینگے کہ اُن کے منھ سے خون بہیگا اور آگ نکلے گی اور اُنکی انتین پیٹ سے نکلی ہوئی زمین پر لوٹین گی
سو پکارنیوالا پکاریگا کہ یہ تجار فجار ہین جو خرید و فروخت مین جھوٹ بولتے تھے اور بے توبہ مر گئے یہ اُنکی سزا
ہو اور جگہ اُنکی دوزخ مین ہو اور بعضے قبرون سے اُٹھینگے جنکے بدن مُردار کے مانند بدبو کرینگے سو پکارنیوالا
پکاریگا کہ یہ وہ لوگ ہین جو آدمیون کے ڈر سے چھپ چھپ کر گناہ کرتے تھے اور خدای تعالی سے نہ ڈرتے
تھے اور بے توبہ مر گئے یہ اُنکی سزا ہو اور جگہ اُنکی دوزخ مین ہو اور بعضے قبرون سے اُٹھینگے کہ جنکی گردنین
سانپون نے ڈس ڈس کر رختہ رختہ کردی ہونگی سو پکارنیوالا پکاریگا کہ یہ جھوٹی گواہی دیتے تھے اور بے توبہ مرے
یہ اُنکی سزا ہو اور جگہ اُنکی دوزخ مین ہو اور بعضے قبرون سے اُٹھینگے جن کے منھ مین زبان نہوگی اور پیپ لہو
منھ سے بہیگا سو پکارنیوالا پکاریگا کہ یہ وہ لوگ ہین کہ جو گواہی چھپاتے تھے اور دیکھا ہوا معاملہ نہ بتاتے

[illegible] اُن کے پہلو اور پیٹھین
اُن سے اُن کے ماتھے اور
اُن پر دوزخ کی آگ میں داغی جائے
اُنکی حسرت آگ دیکھنی ہی کے
سو اُن کو خوشخبری سنا دو دکھ والی
تیرے ہین لیکے اللہ کی راہ مین
رکھتے ہین سونا اور روپا اور
ترجمہ اور جو لوگ جمع [illegible]
ترجمہ جو اپنی نماز سے بے خبر ہین ۱۲
ترجمہ سو خرابی ہے ان نمازیون کی

رکھتے تھے اور حق پوشی کرتے تھے اور بے توبہ مرے یہ اُنکی سزا ہے اور جگہ اُنکی دوزخ مین قَولُهٗ تعالیٰ تکتموا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ج اور بعضے قبرون سے اُٹھینگے سر نیچے پانون اوپر اُنکی شرمگاہون سے پیپ لہو بہیگا سو پکارنیوالا پکاریگا کہ یہ لوگ زنا کرتے تھے اور بے توبہ مرے یہ اُنکی سزا ہے اور جگہ اُنکی دوزخ مین قَولُهٗ تعالیٰ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً اور بعضے قبرونسے اُٹھینگے کالا منھ نیلی آنکھین دوزخ کے انگارون سے پیٹ بھرا ہوگا سو پکارنیوالا پکاریگا کہ یہ لوگ ظلم سے یتیمون کا مال چٹ کر گئے تھے اور بے توبہ مرے یہ اُنکی سزا ہے اور جگہ اُنکی دوزخ مین قولہٗ تعالیٰ اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا اور بعضے قبرون سے کوڑھی اُٹھینگے سو پکارنیوالا پکاریگا کہ یہ لوگ مان باپ کو ناحق ستاتے تھے اور بے توبہ مرے یہ اُنکی سزا ہے اور جگہ اُنکی دوزخ مین قولہٗ تعالیٰ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اور بعضے قبرون سے اندھے اُٹھینگے اور بڑے بڑے دانت نکلے ہوے جیسے بیلون کے سینگ اور ہونٹھ پیٹ تک لٹکتے سو پکارنیوالا پکاریگا کہ یہ شرابی ہین جو بے توبہ مرے یہ اُنکی سزا ہے اور جگہ اُنکی دوزخ مین قولہٗ تعالیٰ اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ قبرونسے اُٹھینگے کہ اُنکی چہرے چودہوین رات کی چاند سے روشن ہونگے اور بجلی کی طرح پل مین پل صراط سے اتر جائینگے سو پکارنیوالا پکاریگا کہ یہ وہ لوگ ہین جنھون نے اچھے کام کیے اور خلق کو گناہونسے منع کیا اور پانچون وقت کی نمازین با جماعت ادا کین اور توبہ کر کے مرے یہ اُنکی جزا ہے اور مکان اُنکا بہشت مین ہے حق تعالیٰ اُن سے راضی ہے یہ حق تعالیٰ سے نہ انکو کچھ ڈر ہے نہ غم اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ

چوبیسوان باب قبر سے اُٹھنے کے بیان مین

کہتے ہین کہ خلق جب قبرون سے اُٹھیگی اسی جگہ سب کی سب چالیس برس تک کھڑے رہینگے نہ بیٹھین گے نہ کھائینگے نہ پئین گے نہ بولین گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ قیامت کے دن آپکی اُمتی کس نشان سے پہچان پڑینگے آپنے فرمایا کہ وضو کے اثر سے غرٌّ محجّلین ہونگی یعنی جو عضو اُنکے وضو مین دھوئے جاتے ہین روشن و تابندہ ہونگے اور حدیث مین ہے کہ حشر کے دن جب آدمی قبرون سے اُٹھینگے فرشتے مومنون کے پاس آوینگے اور اُنکے بدنون سے خاک جھاڑینگے سب جگہ کی گرد چھٹ جائیگی مگر اعضای سجود کی گرد ہر چند فرشتے ملینگے نہ چھٹیگی تب آواز آویگی کہ اے میرے فرشتو یہ قبر کی مٹی نہین یہ مسجدون اور محرابون کی مٹی ہے اُن کو اسی طرح رہنے دو یہان تک کہ پل صراط سے اُتر کر جنت مین داخل ہون تاکہ جو اُنکو دیکھے جانے کہ یہ میرے

بندے اور نوکر ہین اور اعضا سجود کے سات ہین ماتھا اور دونون ہاتھ اور دونون کاسۂ زانو اور دونون
پاؤن کی انگلیان اور بعضون نے ناک کو بھی کہا ہی اور جابر بن عبداللہ سے روایت ہی کہ قیامت کے دن
جب مردے قبرون سے اُٹھینگے اللہ تعالی رضوان کو جو بہشت کا دربان ہی پیغام بھیجیگا کہ مین نے روزہ دارون
کو بھوکا پیاسا قبرون سے اُٹھایا ہی سو بطرو استقبال کے اُنکی خواہشونکی چیزین طیار رکھ رضوان بہشت کی
حورون اور غلمانونکو بلاویگا اور نور کے لاکھون طبق لیے ہوے ہزارون طرح کے میوون اور نفیس
کھانون اور لذیذ شربتون سمیت رضوان کے پاس جمع ہونگے اور گنتی مین وہ اتنے ہونگے جتنے زمین مین
مٹی کے ذرے ہین اور مینھ کی بوندین برستی ہین اور آسمانون پر ستارے اور درختون پر پتے پھر جب سب
سامان طیار ہو چکیگا حور و غلمان اُنکو کھلاوینگے پلاوینگے اور کہینگے کُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيْئًا بِمَا اَسْلَفْتُمْ[1]
فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ لوگ جب قبرون سے اٹھینگے تو فرشتے
تین فرقون سے مصافحہ کرینگے شہیدون سے اور رمضان کے روزہ دارون سے اور اُنسے جو عرفے کے دن
روزہ رکھتے ہین اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
سب دنون سے دوست زیادہ اللہ تعالی کے نزدیک جمعہ عرفہ ہی کہ اِن مین رحمت ہی اور سب دنون سے دشمن
زیادہ شیطان کے نزدیک جمعہ و عرفہ ہی اے عائشہ جو عرفہ کو روزہ رکھے اُسپر تینتیس دروازے خیر و رحمت کے کشادہ
ہون اور تینتیس دروازے شر و شدت کے بند ہون اور جب غرفے کا روزہ دار پانی سے روزہ کھولتا ہی جو رگ اُسکے بدن مین ہی
فجر تک کہتی ہی کہ بارخدایا اسپر رحمت کر اور حدیث مین آیا ہی کہ روزہ دار اپنی اپنی قبرونسے نکلینگے اور فرشتے اُنکو عمدہ
خوانون اور نفیس چھاگلون کے پاس لیجاینگے اور کہینگے کھاؤ تم بھوکے رہتے تھے جب لوگ سیر ہوکر کھاتے تھے اور
پیو تم پیاسے رہتے تھے جب لوگ سیراب ہوکر پانی پیتے تھے وہ اس حال مین ہونگے اور لوگ حساب مین پھنسے ہونگے اور حدیث
مین آیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ آدمی قیامت کے دن برہنہ تن و برہنہ پا اُٹھینگے جسطرح
ان کے پیٹ سے پیدا ہوتے ہین لیکن کوئی کسی طرف نہ دیکھیگا سب کی آنکھین ہول و ہیبت سے آسمان کی طرف ہونگی
چالیس برس تک اسیطرح کھڑے رہینگے نہ کھائینگے نہ پئینگے آفتاب کی گرمی سے کسی کے پاؤن پسینے مین بھیگینگے کسیکی
پنڈلیون تک پسینہ آویگا کسی کے پیٹ تک کسی کی چھاتی تک بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یارسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی اُسدن سوار بھی اُٹھیگا فرمایا ہان انبیا اور اُنکے اہل بیت اور وہ لوگ جو رجب

[1] ترجمعہ کھاؤ اور پیو تم رچتا پچتا بدلا اسکا جو آگے بھیجا تھا تم نے پہلے دنون مین ۱۲

شعبان ور مضان مین متصل روزے رکھتے تھے اور سب لوگ اسدن بھوکے ہونگے مگر انبیا اور انکے اہل بیت اور رجب و شعبان کے روزہ دار کہ وہ آسودہ ہونگے اور کہتے ہین کہ قیامت کے میدان مین تمام مخلوقات کی ایک سو بیس صفین کیجاوینگی ہر صف اتنی لانبی کہ چالیس ہزار برس چلے تو اُسکا کنارہ ملے اور اتنی چوڑی کہ بیس ہزار برس چلے تو اُسکا کنارہ ملے سو اُنمین سے تین صفین ایمان والونکی ہونگی اور باقی سب کافرونکی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے منقول ہے کہ فرمایا قیامت کے دن میری اُمت کی ایک سو بیس صفین ہونگی مصنف کہتا ہے یہی صحیح تر ہے مترجم کہتا ہے سیوطی رحمۃ اللہ نے خصائص الکبری مین لکھا ہے کہ سب بہشت کے لوگ ایک سو بیس صف مین ہونگے اسی امت سے اور چالیس تمام انبیا علیہم السلام کی اُمت سے

پچیسواں باب محشر والون کے چلنے کے بیان مین

کہتے ہین کہ حشر کے روز کفار پاپیادہ چلینگے اور ایماندارونکو سواریان ملینگی قال جل جلالہ یوم نحشر المتقین الی الرحمٰن وفدا حضرت علی رضی نے فرمایا ہے کہ متقیونکو گھوڑون پر سوار محشور کرینگے حق تعالیٰ فرشتون سے فرماویگا کہ انکو بے سواری نہ چلنے دو کیونکہ دنیا مین انکو ہمیشہ سواری کی عادت رہی ہے ابتدا مین یہ باپ کی پشت پر رہے بعد ازان ماں کے شکم مین بعد ازان دائیونکی گودیونمین بعد ازان باپ کے کاندھون پر بعد ازان اونٹ گھوڑے ناؤ وغیرہ پر پھر جب مرے تو بھائیونکی گردنون پر انکا جنازہ چلا سو اب جو قبرون سے اٹھائے گئے ہین پیادہ نہ رہنے پاوین کہ انکو چلنے کا ربط نہین انکی قربانیون کو ان کی سواری بناؤ وقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمنوا ضحایاکم وعظموا فانہا یوم القیامۃ مطایاکم

چھبیسواں باب قیامت کے ذکر مین

حدیث مین آیا ہے کہ جب قیامت مین آفتاب نزدیک کر دیا جائیگا اور گرمی اُسکی بہت ہی سخت ہو جائیگی تب آتش سے ایک سایہ نکل کر چھا جائیگا پھر آواز آئیگی کہ اے محشر کے لوگو سائے کیطرف چلو سو سب تین فرقے ہو کر چلینگے ایک ایمان والونکا ایک منافقونکا ایک کافرونکا اور جب سب کے سب اُس سائے کے نیچے پہونچ جائینگے وہ تین قسم ہو جائیگا ایک گرمی ایک ہوا ایک نور کا قال اللہ تعالیٰ انطلقوا الی ظل ذی ثلث شعب سو حرارت منافقون کے سر پر قائم ہوگی اور دھوان کافرون پر مسلط کیا جائیگا اور نور مومنونکو ملیگا اسواسطے کہ منافق لوگ دنیا مین گرمی سے اپنے آپکو بچاتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ گرمی

ترجمہ ... ایک چھاؤن مین جسکی تین شاخین ہین ... ترجمہ ... ترجمہ

کے سبب سے جہاد کو نہیں نکل سکتے سو حق تعالیٰ نے فرمایا قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا اور کفار دنیا میں اندھیرے
میں تھے کہ خدائے جل وعلا کی آیتیں اور نشانیاں نہ دیکھتے تھے سو آخرت میں بھی آنکھیں تاریک ہو جاوینگی
قولہ تعالیٰ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ
اور مسلمان دنیا میں نور ایمان کا رکھتے تھے سو آخرت میں بھی نور پاوینگے قولہ تعالیٰ اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا
يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ قولہ تعالیٰ يَسْعَى نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سات فرقوں کو حق جل وعلا عرش کے سائے میں بٹھلاویگا اسدن جب سوائے
اُس سائے کے اور سایہ نہوگا ایک بادشاہ عادل دوسرا وہ جو بھر جوانی چڑھے جوبن میں اللہ تعالیٰ کی عبادت
میں مشغول ہوا ہے تیسرا وہ دو شخص کہ صرف اللہ کیواسطے آپس میں دوستی رکھتے ہیں چوتھا وہ مرد جسے مال جمال
والی عورت جو روپ و روپا دونوں رکھتی ہو چاہے اور وہ صرف خدائے تعالیٰ کے خوف سے اُس سے باز رہے
پانچواں وہ شخص جو تنہائی میں خدیتعالیٰ کے خوف سے روتا ہے چھٹا وہ جسکا دل مسجد ہی میں لگا رہتا ہے
ساتواں وہ جو داہنے ہاتھ سے صدقہ دے اور بائیں ہاتھ سے چھپاوے اور حدیث میں آیا ہے کہ جب حق تعالیٰ
خلق کو جمع کریگا پکارنیوالا پکاریگا اے اصحاب فضل آؤ سو بہت سے لوگ اُٹھیں گے اور جلد جلد جنت کیطرف
چلینگے فرشتے اُنکو راستے میں ملینگے اور کہیں گے تم کون ہو کہیں گے ہم وہ ہیں کہ ہم پر لوگوں نے ظلم کیا ہمنے صبر کیا اور جب
کسی نے ہماری تقصیر کی ہمنے معاف کی فرشتے کہیں گے اچھا سیدھے جنت کو چلے جاؤ پھر پکارنیوالا پکاریگا کہ اہل صبر
کہاں ہیں تب بھی بہت سے لوگ اُٹھیں گے اور جلد جلد بہشت کی طرف چلیں گے فرشتے اُنکو راہ میں ملینگے اور کہیں گے
تم کون ہو جو بہشت کو چھپٹے چلے جاتے ہو کہیں گے ہم صبر والے ہیں کہ خدائے تعالیٰ کی بندگی میں ثابت و مستقیم رہے
فرشتے کہیں گے اچھا بہشت کو چلے جاؤ پھر پکارنیوالا پکاریگا آپس میں للہ دوستی رکھنے والے کہاں ہیں تب
بھی بہت سے لوگ اُٹھیں گے اور بہشت کیطرف شتابان ہونگے راہ کے فرشتے کہیں گے تم کون ہو کہ بہشت کو چھپٹے
چلے جاتے ہو وہ کہیں گے ہم آپسمیں للہ دوستی رکھتے تھے فرشتے کہیں گے اچھا بہشت کو چھپٹے چلے جاؤ اور جب یہ سب
لوگ بہشت میں داخل ہو چکیں گے تب حساب کی ترازوئیں لائی جائینگی اور حدیث میں آیا ہے کہ لواء الحمد اتنا
لانبا ہے کہ اگر کوئی ہزار برس چلے تب اُس کا چھور ملے اور عرض اسکا اتنا ہے کہ جتنا آسمان اور زمین کا درمیان اور سرخ
یاقوت اور سبز زمرد اسمیں جڑے ہیں اور اسمیں نور کے تین پھریرے ہیں ایک پچھم میں ایک پورب میں ایک دنیا کے بیچوں بیچ میں

[illegible]

اور اسپر تین سطرین لکھی ہین اول بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ دوسری اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥ تیسری لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور اُسکے قریب ستر ہزار نیزے ہین ہر نیزے کے نیچے ستر ہزار صفین فرشتونکی ہر صف مین پانچ لاکھ فرشتے اللہ تعالی کی تسبیح و تقدیس کرتے ہین اور قیامت مین سب اہل ایمان اُس لوا الحمد کے گرداگرد ہونگی اور سوا اس لوا کے اور چھوٹے چھوٹے نیزے صحابیونکے ہونگے چنانچہ صدق کا نیزہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کیواسطے گاڑا جائیگا اور سارے صدیق اُسکے نیچے ہونگے اور عدل کا نیزہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے اور تمام عادل اُسکے تلے ہونگے اور سخاوت کا نیزہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے واسطے اور سب سخی اُسکے نیچے ہونگے اور شہادت کا نیزہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کیواسطے اور سب شہید اُسکے نیچے اور فقر کا نیزہ حضرت ابو دردا کیواسطے اور سب فقیر اُسکے نیچے اور زہد کا نیزہ حضرت ابوذر رضہ کے واسطے اور سب زاہد اُسکے نیچے اور قرارت کا نیزہ حضرت اُبی بن کعب رضہ کیواسطے اور سب قاری اُسکے نیچے اور مظلومیت کا نیزہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کیواسطے اور سب جو ظلم سے قتل ہوی ہین اُسکے نیچے ہونگے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَوْمَ نَدْعُوْا کُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ اور حدیث مین آیا ہی کہ قیامت کی دن جب خلق پر بہت ہی سختی اور تنگی ہوگی حق دتبارک تعالی جبرئیل کے ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغام بھیجے گا کہ اپنی اُمت سی کہو کہ مجھے اُس نام سے پکارین جس نام سے دنیا مین سختی کیوقت پکارتے تھے تب محمدی پکارنیوالا پکاریگا کہ سب بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہو جب سب یہ کہین گی اللہ تعالے سب کا حساب فیصل کریگا اور سب مؤمنون کو فرمایگا کہ اگر یہ ندا اُمت محمدیہ کی نہوتی تو مین فیصلہ تمہارا ہزار برس مین چکاتا اور سب جانور و درند و چرند بھی محشور ہونگی اور اُنمین بھی فیصلہ کیا جائیگا سو ناتوانون کو توانائی دینگی کہ زور آورسی اپنا بدلہ لیلے بعد ازان سب خاک کردئے جائینگے اور جو آنکھ خدای عزوجل کے خوف سے روئی ہی وہ دوزخ کو نہ دیکھیگی اور جو کوئی خوف خدا سی اتنا بھی رویا ہوگا کہ اُسکا ایکبال بھیگا ہو حق تعالی اُسکی گناہ معاف کردیگا اور پکار دیا جائیگا کہ یہ شخص ایکبال کی برکت سی ناجی اور مغفور ہوا اللّٰهُمَّ اغْفِرْ

ستائیسوان باب بہشت کے ذکر مین

وہب رضی اللہ عنہ سی منقول ہی کہ بہشت کا عرض اتنا ہی جتنا آسمان و زمین کا عرض ہی اور اس کا طول سوائے حق جل و علا کی کوئی نہین جانتا جو جی چاہی سب ہان موجود ہی اور اُن مین حورین ہین بڑی بڑی آنکھون والیان جنکو اللہ تعالی نے نور سے پیدا کیا ہی گویا وہ یاقوت و مرجان ہین نیچی نگاہون والیان کہ اپنے شوہرون کے سوا کسیطرف

لہ ترجمہ جسدن بلادینگے ہم ہر فرقے کو ساتھ اُن کے سردارون کے ۱۲

نہین دیکھتین اور اُنکی شوہرون کے پیشتر کسی جنّ وآدمی نے اُنکو چھوا چھیڑا نہین اور جب اُنکے شوہر اُنکی صحبتون سے فراغت پاوینگے فی الفور وہ جیسی کی تیسی باکرہ ہو جائینگی ایک ایک اُن مین سے ستر ستر جوڑے رنگ رنگ کے پہنے ہی جو بال سے زیادہ ہلکے ہین اُنکا گوشت واستخوان ایسا صاف ہی کہ پنڈلیون کی ہڈیون کا مغز صاف اوپر سے دکھائی دیتا ہی

اٹھائیسوان[۲۸] باب بہشت کے دروازون اور نہرونکے بیان مین

ابن عباس رض نے فرمایا ہی کہ بہشت کی آٹھ دروازے ہین سونے کے جواہر سے جڑے پہلے پر لا اِلٰہ الّا اللہ محمّد رسُول اللہ لکھا ہی وہ پیغمبرون اور شہیدون اور سخیون کا دروازہ ہی اور دوسرا نمازیون کا دروازہ ہی جو اچھی طرح وضو کرتے ہین اور اچھی طرح نماز ادا کرتے ہین اور تیسرا[۳] زکوٰۃ دینے والونکا دروازہ ہی جو خوشی سے زکوٰۃ دیتے ہین اور چوتھا[۴] ان لوگون کا ہی جو خلق کو نیک کام سکھاتی ہین اور بُرے کامون سے منع کرتی ہین اور پانچوان[۵] اُن لوگونکا ہی جو ظلم اور شہوت سے باز رہتے ہین اور چھٹا[۶] حاجیون کا اور ساتوان[۷] جہادیونکا اور آٹھوان[۸] اُنلوگونکا جو حرم سے آنکھین چھپاتی ہین اور مان باپ کے ساتھ اور ناتی والونکے ساتھ سلوک کرتی ہین اور بہشت سات ہین دار الجنان[۱] دار السّلام[۲] جنت المادی[۳] جنت الخلد[۴] جنت النعیم[۵] جنت الفردوس[۶] جنت العدن[۷] مترجم کہتا ہی کہ یہ ساتون رہنے کیواسطے اور آٹھوین بہشت دیدار کیواسطے جسکا نام علّیون ہی اور بہشت مین ایک اینٹ چاندی کی ہی اور ایک سونے کی اور گارا مشک وزعفران کا اور برج اور بنگلے ایک ایک موتی کی ایک ایک مردکی ہین ساٹھ ساٹھ کوس کے لانبے اور اتنے ہی چوڑے اور اتنے ہی اونچے اور کھڑکیان یاقوت کی ہین اور دروازے جواہر کی اور اُن مین نہرین بہتیان ہین جن کی کنارے جڑاؤ مصفّا بنے ہین اور ایک کا نام الرحمۃ ہی وہ سب بہشتون مین پہونچی ہی اور سنگریزے اُسکے موتی کے ہین اُسکا پانی برف سے زیادہ سرد اور شہد سے زیادہ شیرین تر ہی اور ایک نہر کوثر ہی وہ خاص ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہر ہی اور جتنے آسمان مین تارے ہین اُتنے ہی چاندی سونے کی کٹورے اُسمین تیرتے ہین اور ایک نہر کافور ہی اور ایک نہر سلسبیل ہے اور ایک نہر رحیق مختوم ہی اور اُنکی سوا بہت سی نہرین ہین اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ معراج کی رات مجھے بہشتین دکھائی گئین مین نے اُن مین چار چیزین دیکھین ایک[۱] آب صاف کی ایک[۲] دودھ کی ایک[۳] شراب کی ایک[۴] شہد مصفا کی قال اللہ تعالیٰ فِیْھَا اَنْھٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ ج وَاَنْھٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُہٗ وَاَنْھٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّۃٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ج وَاَنْھٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّی مین نے جبرئیل ع سے کہا کہ یہ نہرین

اُسمین نہرین ہین پانی کی جو بدبو نہین کرتا اور نہرین ہین دودھ کی جن کا مزہ نہین بدلا اور نہرین ہین شراب کی مزہ دار پینے والونکو اور نہرین ہین شہد صاف کی

کہاں سے آتی ہیں اور کہاں کو جاتی ہیں کہا حوض کوثر کو جاتی ہیں لیکن میں یہ نہیں جانتا کہ کہاں سے آتی ہیں تم حق تعالی سے دعا کرو تو حال کھلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے دعا کی تب ایک فرشتے نے آکر سلام کیا اور کہا یا محمد آنکھیں موندو میں نے آنکھیں موند لیں پھر جو کھولیں تو ایسی جگہ میں پہونچا جہاں ایک قبہ در سفید کا بنا تھا اور اسمیں کواڑے یاقوت کے تھے اور سرخ سونے کا قفل دیا تھا اتنا بڑا کہ اگر تمام عالم اسپر بیٹھے تو ایسا معلوم ہو کہ پہاڑ پر چڑیا بیٹھی ہی پھر اس فرشتے کے حسب الارشاد میں نے قفل کے پاس جا کر بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ کہا تو ترت قفل کھل گیا میں قبے کے اندر گیا دیکھا اسکے چار ستون پر بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ لکھا ہی اور پانی کی نہر بسم کی میم سے جاری ہی اور دودھ کی نہر اللہ کی ہا سے اور شراب کی نہر رحمن کی میم سے اور شہد کی نہر رحیم کی میم سے بعد ازاں حق تبارک و تعالی نے فرمایا کہ ای محمد تیری امتوں سی جو کوئی مجھے ان ناموں سے یاد کریگا اور دل سے خالصاً مخلصاً بسم اللہ الرحمن الرحیم کہیگا اسکو ان چاروں نہروں سے سیراب کرونگا اور درخت طوبی کا بیان یہ ہی کہ جڑ اسکی موتی کی اور شاخیں اسکی زمرد کی اور پتے اسکے سندس کے اور اسمیں ستر ہزار شاخیں ہیں بہشت میں کوئی قبہ و حجرہ نہیں جسمیں اسکی ایک شاخ سایہ فگن نہ ہو جیسے سورج کہ اصل اسکی آسمان میں ہی اور نور اسکا ہر درجہ و مکانمیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سی منقول ہی کہ بہشت کے درخت سونے چاندی کے ہونگے تا کہ میوہ لینے میں تکلیف نہو اور درختونپر چڑھنا نہ پڑے اور دنیا کے درختوں کی جڑ نیچے ہوتی ہی شاخ اوپر اور بہشت کے درخت برخلاف اسکے ہونگے قولہ تعالی قُطُوۡفُهَا دَانِيَةٌ یعنی میوے انکے نزدیک ہیں اور وہاں کی زمین میں مٹی کی جگہ مشک و عنبر و کافور ہی جب وہ ٹھنڈی ہوا کی جھونک سے جھڑ جھڑاتے ہیں ایسی سہانی ستھری صدا نکلتی ہی جو کسی کان نے کبھی نہ سنی ہو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا بہشت میں ایک درخت ہی جسکے اعلی سے نفیس حلے نکلتے ہیں اور اسفل سے گھوڑے پر دو بازو والے جن پر در دریاقوت جڑے ہیں اور زین و زین پوش پڑے ہیں سو اولیاء اللہ کو ملینگے کہ وہ سوار ہو کر جنتوں کا تماشا دیکھینگے کم درجے کے لوگ یہ دیکھ کر کہینگے یا رب کس چیز نے انھیں اس کرامت کو پہونچایا جواب سنینگے تم سوتے تھے یہ نماز پڑھتے تھے تم کھانا کھاتے تھے یہ روزہ رکھتے تھے تم کونے میں بیٹھتے تھے یہ جہاد کو نکلتے تھے تم بخیلی کرتے تھے یہ مال خرچتے تھے اور بہشت میں نہ گرمی ہی نہ جاڑا بلکہ ایک موسم ہی معتدل خوش آئندہ ہر دل اور

لہ ترجمہ یعنی اوپر سے ۱۲ سکہ ترجمہ یعنی نیچے سے ۱۲

نہ دھوپ ہی نہ اندھیرا بلکہ یہ حالت ہی جیسے نور کا تڑکا لیکن نور ظہور جیکٹ تک صفائی ستھرائی مین ہزار چند زیادہ قولہ تعالےٰ وَظِلٍّ مَمْدُوْدٍ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا بتاؤن مین بہتین وہ ساعت جو بہشت کی ساعتون سے بہت ہی مشابہ ہی وہ ساعت صبح ہی سورج نکلنے سی پیشتر اُسکا سایہ دراز و قائم ہی اُسکی راحت و آرام وسیع و باسط ہی اُسکی برکت و لطافت کثیر و فراوان ہے

اُنیتسواں باب حوروں کے بیان مین

حدیث مین آیا ہی کہ حق تعالیٰ نے حورون کا چہرہ چار رنگ سے بنایا ہی سپید و سبز و زرد و سرخ اور پانون اُنکے زانو تک نفیس زعفران سے بنے ہین اور زانو سے سر تک کافور و مُشک و عنبر سی اور بال اُنکے قرنفل سی یعنی اصل و سرشت اُن کی ان چیزون سی ہی جیسے آدم علیہ السّلام کی اصل و سرشت مٹی سی تھی اور شیطان کی آتش سی اور حورین ایسی معطر و مطیب ہین کہ اگر کوئی اُنمین سی دنیا مین تھوک دے تو تمام عالم مُشک کی خوشبو سی بھر جاوے اور ہر ایک کے سینے پر حق تعالیٰ کا نام دم اور اُسکی شوہر کا نام لکھا ہی اور ہر ایک کی ہاتھ مین دس دس کنگن دُر و جواہر کے ہین ابن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی بہشت مین ایک حور ہی کہ نام اُسکا لُعبت ہی اُسکو حق تعالیٰ نے چار چیزون سے پیدا کیا ہی مشک و کافور و عنبر و زعفران اور اُسکی مٹی کو آب حیات سی خمیر کیا ہی وہ اگر سمندر مین تھوک دے تو سارا دریا میٹھا ہو جاوے اُسکی گردن کے پاس لکھا ہی کہ مجھ سی عورت چاہی اُسے چاہیے کہ خدای تعالیٰ کی طاعت و عبادت کرے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو پیدا کیا ہی اور جبرئیل سی فرمایا کہ اُس کے گرد پھرے اور دیکھے ناگاہ ایک حور کسی محل سے نکلکر جبرئیل کے سامنے مسکرائی تمام جنت عدن اُسکی دانتون کی چمک سے روشن ہو گئی اور جبرئیل علیہ السّلام عش مین آکر گر پڑے اور جانا کہ یہ خدای تعالیٰ و تقدس کا نور ہی آواز آئی کہ اے امین اللہ سر اٹھا اور اُسسے کلام کر حضرت جبرئیل نے آپ کو سنبھالا اور اُس سے کہا سُبْحَانَ الَّذِیْ خَلَقَكِ یعنی کیا پاک ہی کیانے والا ہی وہ جس نے تجھے پیدا کیا بولی یا امین اللہ تم جانتے ہو مجھے کسکی لیے پیدا کیا ہی کہا نہین کہا مجھو اُسکی واسطے پیدا کیا ہی جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو اپنی ہوائے نفس پر مقدم رکھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی مین نے بہشت مین ملائکہ کو دیکھا کہ محل و مکان مرصع بناتی ہین بعضے ایک چاندی کی اینٹ رکھتے ہین ایک سونے کی اور بناتے بناتے ٹھہر جاتے ہین اور بنانا موقوف

سلہ ترجمہ اور سایہ ہی دراز کیا گیا ۱۲

اکر تے ہین پھر بنانے لگتے ہین پھر رہ جاتے ہین مین نے اسکا سبب پوچھا بولے جنکے واسطے یہ مکان بنتے ہین وہ جب حق تعالیٰ کو یاد کرتے ہین ہم مکان بنانے لگتے ہین اور جب وہ چپ ہو جاتے ہین ہم بھی بنانا موقوف کرتے ہین

تیسواں باب تتمۂ ذکر بہشت مین

حدیث مین ہی کہ پل صراط کی اودھر کی صحرا ہین اُسمین بہت سی درخت ہین اور ہر درخت کی نیچے دو چشمے جاری ہین آسمین ایک نہایت باصفا سو اہل ایمان جو پل صراط سو اُترینگے اور آفتاب کی گرمی سی تشنہ ہونگو اُن چشمون مین سے ایک کا پانی پئین گے جون ہی وہ پانی سینو تک پہونچیگا تمام خباثت اور ناپاکیان دل کی صاف کر ڈالے گا پھر جب شکم مین پہونچیگا خون اور بول وغیرہ کو زائل کر دیگا اور انکا ظاہر و باطن سب پاک و صاف ہو جائیگا بعد ازان دوسرے چشمے مین نہائینگے سو اُنکی منہ چودھوین رات کی چاند سی روشن تر ہو جائینگے اور اُنکی بدنون کی کھال حریر سے زیادہ ملائم ہو جائیگی اور اُنکی اجسام مشک کے مانند خوشبودار ہو جائینگے بعد ازان جنت کی دروازے پر پہونچکر دروازہ کھڑکھڑا دینگے وہان سے حورین نکل آوینگی اور ہر ایک بیبی اپنے شوہر ون کے گلے سے لپٹ کر کہین گی کہ تو میرا محبوب ہی اور مین تجھ سی خوش ہون کبھی ناراض نہونگی اور اپنی خوابگاہ مین لیجائینگی وہان ستر تخت ہونگے نہایت طویل اور عریض ہر تخت پر ستر چھپر کھٹ اور ہر چھپر کھٹ پر ایک حسین و جمیل حور ستر جلے پہنی ہوئے بیٹھی ہوگی اور باوجود اسکے لباس کی پرد نے سی ساق کا نور نمایان ہوگا جیسے فانوس کے اوجھل شمع ہوتی ہو اور بہشت کی عورتون کی بال ایسے نورانی ہین کہ اگر ایک بال زمین مین گرے تو زمین چمک اُٹھی گویا ہر ایک بال سورج کی کرن ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بہشت سفید ہی چمکتی ہوئی اُسکی لوگ سوتے نہین نہ اُسمین آفتاب ہی نہ رات اور سات دیوارین اُسکی گرداگرد محیط ہین پہلی صرف چاندی کی دوسری ملمع چاندی اور سونے کی تیسری صرف سونے کی اسیطرح چوتھی پانچوین چھٹی دیوار زمرد و جواہرات وغیرہ کی اور ساتوین دیوار ایک نور ہی تابندہ اور ہر ایک دیوار کے درمیان پانچسو برس کے راستی کا فاصلہ ہی اور بہشتیونکی بدن مین بال نہونگی مگر سر کے بال و بھوین و پلکین اور مردونکی مونچھون مین قدری سبزی ہوگی جیسے نوخط جوانون کی ہوتی ہی تا عورت سی تمیز ہون اور حورون کی بدن ایسے شفاف ہونگی کہ اہل جنت اُنکی منہ اور سینے اور ساق مین اپنا منہ دیکھ لیا کرینگے اور ہر روز بہشتیون کے بدن مین قوت و جمال زیادہ ہوگا جیسے دنیا مین ضعف اور پیری زیادہ ہوتی ہی یہانتک کہ ایک ایک مرد کو سو مرد کی قوت ہووے گی کھانے مین بھی پینے مین بھی جماع مین بھی اور ابن عباسؓ سے روایت ہی کہ جب ولی اللہ کا میوونکی تناول سی فراغت

پاویگا کھانے کا اشتاق ہوگا تب ستر ہزار خادم ستر ہزار خوان در و یاقوت کے لیکر اُسکے سامنے جائینگے ہر ایک خوان مین ہزارون پیالے اور قابین سونے کی جنی ہونگی کما قال اللہ تعالیٰ یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَکْوَابٍ ج وَفِیْهَا مَا تَشْتَهِیْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ اور ہر پیالے رکابی مین ستر ہزار رنگ کا کھانا ہوگا جو کسی دیگچی مین نہین پکا اور کسی باورچی نے اور کسی آتش نے اُسے نہین پکایا لیکن اللہ تعالیٰ نے اُن ہی برتنون سے اُس کھانے کو جیسا چاہا پیدا کیا ہی سو کھائیگا اُسکو ہر دانہ ہی قبیلے کیسا تھ اور جب دو لونن آسودہ ہونگے رنگ برنگ کے پرندے اونٹون کے برابر ہوا سے اتر ینگے اور اُنکے سامنے آکر گھوین گر اور کہینگے ہمنے فلانے فلانے چشمے کا پانی پیا ہی اور فلانے بہشتی مرغزار مین تمام چرے ہین یہ سنکرولی اللہ اُن پرندون کے کھانیکا مشتاق ہوگا تب وہ خود بخود بھنکر خوانون مین لگ جائینگے اور وہ خوش خوش تناول کریگا حدیث مین آیا ہی کہ بہشت کے لوگ میوہ اور کھانا جو چاہینگے بعد ازان پسینے کی راہ اُسکا فضلہ نکل جائیگا اور پسینے مین مشک کی سی بو ہوگی مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہی کہ جنت کی تعریف مین اور نعمت اُخروی کی توصیف مین ایک آیت اور ایک حدیث قدسی کفایت ہی آیت یہ ہی فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ یعنی نہین جانتی کوئی جان کہ کیا چھپایا گیا ہی اُسکے واسطے آنکھون کی ٹھنڈک سے اور حدیث یہ ہی اَعْدَدْتُّ لِعِبَادِیَ الصّٰلِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَّاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ یعنی مین نے اپنے بندون کیواسطے وہ کچھ طیار کر رکھا ہی جو کسی آنکھ نے نہین دیکھا اور کسی کان نے نہین سُنا اور کسی دل مین نہین گذرا اور سب سے افضل حق جل و علا کا دیدار ہے نَضَّرَنَا اللہُ تَعَالٰی بِالنَّظَرِ اِلٰی وَجْهِهِ الْکَرِیْمِ

تمام ہوا ترجمہ دقائق الاخبار کا

مسائل ضروریہ متفرقہ

اب مترجم عفا اللہ عنہ اپنی طرف سے چند مسائل ضروریہ بیان کرتا ہی مسئلہ قبرونکی زیارت کرنا جائز ہی ترمذی نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مدینے کی قبرون پر گئے اور اہل قبور کیطرف منھ کرکے کھڑے ہوئے اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَلَکُمْ وَاَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ

ف ترجمہ یہ پھرتے ہین ان پاس کابیان سونے کی اور کوزے اور وہان ہی جو دل کو بھاوے اور جس سے آنکھین آرام پاوین ۱۲

ف ترجمہ سلام تمپر اے صاحب قبرون کے بخشے اللہ ہمکو اور تمکو اور تم گذرے ہم سے پہلے اور ہم پیچھے رہے ۱۲

سو منا سب ہی کہ جب زیارت کو جاوے یہ الفاظ کہے اور بیہودہ کچھ کام نکرے فتح القدیر اور فتاوی عالمگیری مین ہی یکرہ عند القبر کل مالم یعھد من السنۃ والمعھود منھا لیس الا زیارتھا والدعاء عندھا قائما کما کان یفعل رسول اللہ فی الخروج الی البقیع یعنی جو کچھ سنت نبوی سے مقرر و معہود نہین سب قبرون کے پاس مکروہ ہی اور معہود اور مقرر صرف اتنا ہی کہ زیارت کرے اور قبر کے پاس کھڑے ہو کر خداے عزوجل سے مردے کی مغفرت مانگے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بقیع مین جب جاتے تھے اسکے سوا کچھ نکرتے تھے سو قبر کا چومنا اور اسکے آگے جھکنا اور گانا بجانا اور کھانا پینا سب مکروہ ہی چنانچہ شرح عین العلم اور کتاب کشف الغطاء وغیرہ مین تصریح ان باتونکو منع کیا ہی اور تاج الدین سبکی نے فرمایا ہی کہ قبر کا ہاتھون سے چھونا اور بوسہ دینا بدعت منکرہ ہی اور شیخ عبد الحق دہلوی نے ترجمہ مشکوۃ مین لکھا ہی کہ مسح نکند قبر را بدست و بوسہ ندہد آنرا و منحنی نشود و روے بر خاک نمالد کہ این عادت نصاری ست اور ملا علی قاری نے شرح مناسک مین لکھا ہی کہ قبر کے آس پاس نہ پھرے کیونکہ طواف صرف کعبہ کیواسطے ہی پس نبی وولی کی قبر کے گرد پھرنا حرام ہی انتہی اور روایتون مین ماں باپ کی قبر چومنا اور صلحا کی قبر کے گرد تین دفعہ تک پھرنا آیا ہی لیکن وہ روایتین ضعیف ہین اور فتوی اکثر فقہا و محدثین کا اسکے منع پر ہی اور صحیح بخاری مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مرض موت مین فرمایا لعن اللہ علی الیھود والنصری اتخذوا قبور انبیاءھم مساجد یحذر ما صنعوا یعنی یہود و نصاری پر حق تعالی نے پھٹکار بھیجی کہ اُنھون نے اپنے پیغمبرونکی قبرونکو سجدہ گاہ بنایا ڈرایا جاتا ہی اُنکے فعل و صنعت سے یعنی اے مسلمانو زنہار تم اُنکے سے کام نہ کرنے لگنا سو اسوقت کہ بیشتر جہلا اور بدعتی ایسے افعال کرتے ہین اور علما کا کہنا ہرگز خیال مین نہین لاتے ھداھم ربھم[ف] اور سیوطی نے ابن جریر سے اور اُنھون نے محمد ابراہیم سے روایت کی ہی کہ کہا کان النبی صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم یاتی قبور الشھداء علی راس کل حول فیقول سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم ہر سال کے سرے پر شہیدونکی قبرونکی زیارت کو آتے تھے اور فرماتے تھے سلام علیکم آخر تک صحیح بخاری مین ام حبیبہ اور زینب بنت جحش سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا حلال نہین مسلمان عورت کو کسی مُوے پر غم کرنا تین شب سے زیادہ مگر شوہر پر کہ چار مہینے دس دن اُسکو حداد کرنا واجب ہی یعنی زیب و زینت چھوڑ دینا و عطر اور سرمہ و مسی و پھلیل نہ لگانا

ف ترجمہ یعنی ہدایت کرے اُن کو رب اُنکا ۱۲

لازم ہی اور سنگہدی لگانا اور سوہا کسم کا رنگا کپڑا پہننا اور زعفرانی پہننا بھی درست نہین کذا فی الہدایۃ اور
اگر کچھ عذر ہو تو ریشمی پہننا مضائقہ نہین مطالب المومنین ا در مشکوٰۃ شریف کے ترجمے مین ہی کہ تین دن کے سوا
تعزیت کرنا نہین درست اور تعزیت کے معنے صبر سکھانا ہی غمزدے کو اور جو کچھ اس زمانے کے نادان لوگ رسمین
اور تکلفات کرتے ہین سب بدعت و نامشروع ہین اور ترمذیؒ نے عبداللہ بن جعفر سے روایت کی ہی کہ
جب جعفرؓ کے شہید ہونے کی خبر پہونچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے لوگون سے فرمایا کہ جعفر کے لوگون
کے واسطے کھانا طیار کرو کیونکہ اُن پر حیرانی آئی ہی جسمین وہ مشغول ہو رہے ہین یہان سے معلوم ہوا کہ قریبون اور
دوستونکو مستحب ہی کہ غمزدونکو کھانا بھیجین اور بعضون نے کہا ہی کہ پہلے دن کھانا بھیجنا جائز ہی کیونکہ
وہ لوگ دفنانے اور کفنانے مین مشغول رہتے ہین اور دوسرے دن مکروہ ہی اگر نوحہ کرنیوالیان وہان جمع ہون
کیونکہ یہ گناہ کی امداد ہی کذا فی مطالب المومنین اور شیخ عبدالحق رحنے مشکوٰۃ شریف کے ترجمے مین لکھا ہی کہ مُردے
کے پیچھے سات دن تک صدقہ دینا بہت اچھا ہی اور امام المحدثین مولانا عبدالعزیز رحنے اپنی تفسیر مین لکھا
ہی کہ اوائل حال مین مُردے لاۃ نگاہ کرتے ہین کہ زندون سے کسی طرح کی مدد اُنکو پہونچے جسطرح ڈوبنے والا
فریادرسون کا منتظر رہتا ہی اور صدقہ اور دعائین اور فاتحہ اسوقت مین بہت کام آتا ہی اسی سبب سے
بنی آدم ایک سال تک خصوصًا ایک چلے تک بعد موت کے اسطرح کی امداد مین کوشش کرتے ہین اور مُردے
کی روح بھی اوائل حال مین خواب اور عالم مثال مین زندون سے ملاقات کرتی اور اپنا حال کہتی ہی انتہی
یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ اوائل مین دعا اور صدقے سے مُردے کو مدد پہونچانا بہتر ہی ولیکن چالیسی چھ ماہی برسی
کا روز مقرر کرنا صحابہؓ و تابعین رح کے زمانے مین نہ تھا کتاب جامع البرکات اور کشف الغطاء مین ہی کہ انچہ بعد ہالے
یا ششماہی یا چہل روز درین دیار طعامی پزند و بخشش کنند چیزے داخل اعتبار نیست بہتر آنست کہ نخورند
غرضکہ تصدق کرنا طعام کا اور ثواب اُسکا مُردے کو پہونچانا جائز ہی بلکہ واجب ہی ولیکن اُسکی واسطے روز
مقرر کرنا کہ خاص اُسی دن ثواب پہونچی گا اور دن نہ پہونچے گا خطا ہی کذا فی مائۃ المسائل المتممین المحدثین
محمد اسحق الدہلوی و احمد اللہ الانامی غفرہما اللہ تعالی اور اس مقدمے مین مولوی محمد اسمٰعیل رح و مولوی
رشید الدین خان سے خوب بحثین ہوئین اور ظاہر احق یہ ہی کہ اگر کسی مصلحت کیواسطے کوئی شخص روز صدقہ
دینے کیواسطے معین کرے تو مضائقہ نہین مگر یہ جاننا کہ ثواب خاص اُسی دن پہونچیگا ممنوع و نامشروع ہی اور
جاننا چاہیے کہ چہلم وغیرہ کے کھانا بانٹنے سے اگر ناموری یا بھائیونکی ضیافت کا بدلہ دینا مقصود ہی تو مُردے کو

ثواب خاک بھی نہ پہونچیگا اور اگر مُردے کو ثواب پہونچانا مطلوب ہی تو وہ کھانا صدقہ کا ہی توانگر کو کھانا نہین اچھا قولہٗ تعالیٰ اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ اِلیٰ اٰخرہٖ یعنی نہین صدقہ مگر فقیرون کیواسطے اور مشہور ہی کہ طَعَامُ الْمَیِّتِ یُمِیْتُ الْقَلْبَ یعنی مُردے کا کھانا دل کو مُردہ کرتا ہی اور اس صورت مین بانٹنے والے کو چاہیے کہ وہ کھانا برادری کی توانگرون کو نہ دے بلکہ مفلسوں اور فقیرونکو بانٹے برادری کے ہون یا غیر تا مقصد اُسکا کہ ثواب پہونچانا مُردے کو ہی حاصل ہووے اور قاضی عبدالکریم بریلوی قدس سرہٗ کہ ہمارے زمانے کے ولی تھے اپنے رسالے مین لکھ گئے کہ تیجے مین جو رسمین کہ ہند مین ہوتی ہین جیسے فرش فروش و خوشبو ناشیونات وغیرہ شیونات ہین اور تین دن تک غمزدے کے گھر کھانا اور اُس سے ضیافت لینا مکروہ ہی لاَنَّ اِتِّخَاذَ الضِّیَافَۃِ عِنْدَ الشُّرُوْرِ لاَ عِنْدَ الشُّرُوْرِ کذا فی الخزانہ مسئلہ حق تعالیٰ سے ایسی طرح دعا مانگنا کہ الٰہی بحرمت نبی یا ولی کی میری حاجت روا کر یہ روا ہی ملا علی قاری نے قواعد الایمان مین لکھا ہی کہ اگر بحرمت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گوید شاید چہ در دعاے استفتاح بِحُرْمَۃِ الشَّہْرِ الْحَرَامِ وَالْمَشْعَرِ الْعِظَامِ وَقَبْرِ نَبِیِّکَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ماثور و مروی است اور حصن حصین مین صحیح بخاری وغیرہ سے منقول ہی کہ دعا مین توسل با نبیا و صلحا جائز و مستحب ہی اور فتاویٰ سراجیہ مین ہی کہ دعا مین بحق فلان کہنا ابوالفضل کرمانی نے مکروہ لکھا ہی اسواسطے کہ حق تعالیٰ پر کسی مخلوق کا حق نہین ہی لیکن روایات و آثار سے اسکا جواز معلوم ہوتا ہی انتہی راقم عفا اللہ عنہ کہتا ہی کہ اگلے زمانے مین معتزلہ کا بہت غلبہ تھا اسواسطے کرمانی وغیرہ نے بحق کہنا مکروہ لکھا ہی تا بخوبی ثابت ہو کہ اللہ تعالیٰ پر کچھ واجب نہین اور کسی کا حق نہین کہ وہ مالک و مختار ہی جو چاہی کرے پس منع کرنا اس لفظ کا احتیاطاً تھا والا اسکے جواز مین شبہہ نہین قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ہ اور شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جذب القلوب الی دیار المحبوب مین لکھا ہی کہ جب حضرت علیؓ کی مان نے وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لَہَا بِحَقِّیْ وَبِحَقِّ جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ مِنْ قَبْلِیْ مسئلہ مدد چاہنا نبی و ولی سے اسطرح پر روا ہی کہ اُسکی قبر کے پاس جاکر باواز بلند کہے کہ اے بندے خدا کے اے ولی اللہ کے میرے واسطے حق تعالیٰ سے دعا کر اور جانے کہ اسکا کام صرف دعا کرنا ہی دینا نہ دینا حق تعالیٰ کے اختیار ہی لیکن عوام کو اس سے بھی منع کرنا چاہی خصوصاً اس زمانے مین کیونکہ ان لوگون نے اس امر مین یہانتک غلو و افراط کرتے ہین کہ بیشک مُشرک و عابد الصنم بنجاتے ہین اور مولوی محمد اسمٰعیل

[illegible] ای علیہا ۱۲ … ہوسکے ہین ۱۲ … کیا جو ہی یا یم … کی جمیع اینام … لی کیم … مشتر … ایمان دار … ۱۲ … فی … [illegible] ۱۲ … اسواسطے کہ انفصا … [illegible]

وعبدالحق ومحمد اسحٰق وغیرہم نے خوب ہی جہال کو گوشمالی دی ہے ان لوگون کے رسالے عورتون کو اور
مداریون اور سلاریون اور پیر پرستون کو سنانا ضرور ہے اگرچہ انمین بعضی باتین زیادہ ہین اور شاید کہ عمل انکا
اس مثل پر ہے ہمہ گسش گیر تا بہ تپ راضی شود اور شیخ عبدالحق نے لکھا ہے کہ اکثر فقہا غیر نبی یا غیر انبیا سے
مدد چاہنا روا نہین جانتے ولیکن بعض فقہا اور جمہور صوفیہ اسے ثابت و موثر جانتے ہین اور شیخ الاسلام
کے کشف الغطاء مین ہے کہ غیر نبی یا غیر انبیا کی قبر سے مدد چاہنا مختلف فیہ ہے ظاہر جو فقہا مردے کو سماع
ثابت کرتے ہین وہ استمداد جائز جانتے ہین اور جو کہتے ہین کہ مردہ نہین سنتا ہے وہ استمداد سے منکر ہین
اور ان دونون روایتون سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سلف کی علماء انبیا کی قبر سے مدد چاہنا جائز جانتے تھے اختلاف
صرف اولیا کی قبور مین تھا اور شیخ عبدالحق نے اپنی اکثر تصنیفات مین نبی اور ولی سے مدد چاہنا جائز
لکھا ہے ولیکن جہال کے اقوال و افعال کو حرام و ممنوع لکھا ہے اور قاضی عبدالکریم کا بھی یہی مذہب تھا
اور مولانا عبدالعزیز نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے کہ بعضے از خواص اولیاء را کہ آلہ جارحہ تکمیل و ارشاد بنی نوع خود
گردانیدہ اند بعد موت ہم تصرف در دنیا دادہ اند و بسیاران تحصیل کمالات باطنی از آنہا می نمایند و ارباب
حاجات حل مشکلات خود از آنہا می طلبند و می یابند و زبان حال آنہا مترنم باین مقال ست ع من آیم بجان
گر تو آئی بہ تن ⁂ ولیکن سلاریہ و مداریہ غیرہ گور پرستون کو انھون نے بھی مشرکین لکھا ہے یہ اس طرح کی امداد
جو بعض علما نے جائز رکھی ہے کسی طرح شرک نہین ہو سکتی اور جو اسکے شرک ہونے کا دعوی کرتا ہے وہ غلو و
افراط پر ہے و من دلائل المبیحین قَوْلُهٗ تَعَالٰی وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَاءٌ و
قول عائشہ رض لَمَّا دُفِنَ عُمَرُ رض فَوَاللّٰهِ مَا دَخَلْتُ اِلَّا وَاَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَيَّ ثَوْبِيْ حَيَاءً مِّنْ عُمَرَ رض رَوَاهُ
اَحْمَدُ وَقَوْلُهٗ عم اَلْاَنْبِيَاءُ اَحْيَاءٌ فِيْ قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ رَوَاهُ السُّيُوْطِيُّ فِيْ شَرْحِ الصُّدُوْرِ وَقَوْلُهٗ عم مَنْ
اَرَادَ عَوْنًا فَلْيَقُلْ اَعِيْنُوْنِيْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ رَوَاهُ فِي الْحِصْنِ الْحَصِيْنِ وَمِنْهَا
قِصَّةُ ابْنِ جَلَادٍ وَقِصَّةُ ابْنِ مُنْكَدِرٍ وَاهُمَا الشَّيْخُ عَبْدُ الْحَقِّ
فِيْ جَذْبِ الْقُلُوْبِ اور دارمی نے ابن جوزی سے روایت کی ہے کہ مدینے مین جب قحط پڑا
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے لوگون سے کہا اُنْظُرُوْا اِلٰی قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

[illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

فاجعلوا فیہ کوًا الی السماء حتی لا یکون بینہ وبین السماء سقف سو لوگون نے ایسا ہی کیا اور خوب پانی برسا اور امام شافعیؒ نے کہا ہی کہ قبر موسیٰ کاظمؒ کی اجابت دعا کیواسطے تریاق مجرب ہی ذکرہ الشیخ عبد الحقؒ اور احیاء العلوم مین ہی کہ جس سے زندگی مین دعا منگوا سکتے ہین اس سے بعد مرگ بھی منگوا سکتے ہین اور اس جگہ کلام کو بہت سی جگہ ہی مگر مطلوب اختصار ہی اور مشکوٰۃ شریف مین ہی کہ جب یزید کے لشکر نے مدینے پر ہجوم کیا تھا اور صحابیون نے بسبب خوف کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد مین جانا اور اذان دینا موقوف کر دیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرقد مبارک سے ہر نماز کے وقت ہیہے کی آواز سنی جاتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ زندگی مین مجھے جیسا علم تھا ویسا ہی بعد موت کی بھی رہیگا ذکرہ الشیخ عبد الحق المحدث وغیرہ اور ابو بکر بن شیبہ کی تصنیف مین علی بن حسینؓ بن علیؓ سے یعنے امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سی منقول ہی کہ انھون نے ایک شخص کو دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کے پاس جو سوراخ تھا اسمین داخل ہو کر دعا کرتا تھا سو آپ نے اُسے بلا کر فرمایا کہ مین نے اپنے باپ سی اُنھون نے اپنے باپ سی اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی سنا ہی کہ فرماتے تھی لا تتخذوا قبری عیدا ولا بیوتکم قبورا وصلوا علی فان صلوتکم وتسلیمکم یبلغنی حیثما کنتم یعنے میری قبر کو عید نہ بناؤ اور اپنے گھرون کو قبرین نہ بناؤ اور مجھپر درود بھیجو کیونکہ تمھارا درود وسلام مجھے پہونچتا ہی تم کہین ہو اس حدیث کی یہ معنی بھی ہو سکتے ہین کہ قبر ماتم کی جگہ ہی اُس پر جا کر عید کی سی خوشی نہ کرو اور اپنے گھرون مین مردون کے مانند بے ذکر اللہ تعالیٰ کے نہ رہو لیکن ظاہر تر یہ معنی ہین کہ میری قبر پر عید کا سا اجتماع نکرو اور میلا نہ لگاؤ اور اپنے گھرونمین قبرین نہ بناؤ اور اس تقریر سی ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ قبر کے پاس جا کر دعا بھی کرنا اچھا نہین اگرچہ دعا حق تعالیٰ ہی سے مانگے اور اُس مقبور کو صرف وسیلہ جانے کیونکہ یہ بات اگرچہ فی الجملہ جائز ہی لیکن اسمین بدعتون کا دروازہ کھلتا ہی کہ صلحا کی قبرون پر عید کا سا اجتماع کرنے لگتے ہین کادوا یکونون علیہ لبدا یعنی اس گمان سے کہ ہماری حاجت بر آویگی نادانون کا ٹھٹھ لگ جاتا ہی اور بہتیرے جاننے لگتے ہین کہ یہ مقبور بالاستقلال متصرف ہی اور خلق کو فیض پہونچا سکتا ہی حالانکہ یہ بات صاف شرک ہی خواہ مردے پر اعتقاد کرے خواہ زندے پر وان المساجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احدا وانہ لما قام عبد اللہ یدعوہ کادوا یکونون علیہ لبدا یعنے مسجدین خدائے تعالیٰ کیواسطے ہین سو نہ پکارو اللہ کے ساتھ کسی کو جب خدا

عہ قولہ تعالیٰ ۱۲ عہ قولہ تعالیٰ ۱۲

گا بندہ کہ پیغمبر ہی کھڑا ہو کر خدا کو پکارتا ہی لوگ اُس پر ٹھٹھ ہو جاتے ہین اس گمان سی کہ شاید یہی مالک و مختار ہی جو چاہین اُس سے مانگ لیوین حالانکہ یہ گمان محض باطل ہی گیا تو نہین دیکھتا کہ حق تعالیٰ اپنے نبی سی فرماتا ہی کہ کہدے ای محمدؐ کہ مین اپنی جان کی نفع و نقصان کا مالک نہین کہ قُلْ لَّآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ الآیۃ اور شیخ عبدالحق دہلوی نی مشکوٰۃ شریف کی ترجمے مین کھول کر لکھدیا ہی کہ پیغمبر کی دعائین قبول ہوتی ہین مگر سب اُنکی بھی قبول نہین ہوتین سُنو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ابن عباسؓ سے فرمایا اِذَا سَأَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰہَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ یعنے اگر تو سوال کیا چاہی تو اللہ ہی سے کر اور مدد ڈھونڈھا چاہی تو اللہ ہی سے ڈھونڈھ اور کسی سی کچھ نہین ہوتا ع کہ عاجز ترست از خدا ہرچہ ہست ۴ ظاہر امرادیہ ہی کہ جو کام حق جل علا سے خاص ہین اُنہین دوسریسے مدد مانگنا نہین درست جیسے مارنا جلانا روزی اور اولاد کا دینا وغیر ذلک ور اگر بالکل سوال استعانت غیر سے منع ہو تو بزرگون سی دعا منگوانا اور نوکرون سی کامون مین مدد چاہنا منع ہو جاوی حالانکہ یہ منع نہین پھر فرمایا ہی کہ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ یعنے جو کچھ ہونا تھا سو پہلے سی لکھ لیا گیا اب کسی کی سعی سے کیا ہوتا ہی اُٹھا لیے گئے قلم اور سوکھ گئی ورق فَلَوْ جَهَدَ الْعِبَادُ اَنْ یَّنْفَعُوْكَ بِمَا لَمْ یَکْتُبْهُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لَکَ لَمْ یَقْدِرُوْا عَلَیْهِ یعنے اگر سارا عالم بے رضا اُسکے تجھے پہونچایا چاہی تو کچھ بھی نہ ہو اور کیا خوب اشعار ہین کتاب الفرج بعد الشدۃ مین قطعہ خدای عزّ وجل گر ترا نکوئی خواست * چہ باک باشد اگر جملہ خلق بدخواہ اند * وگر چنانکہ بدی خواست جملۂ عالم * ازانکہ نیک رسانند دست کوتاہ اند * ہمہ بہ قبضۂ تقدیر ایزد اند اسیر * اگر کمینہ غلام ضعیف وگر شاہ اند * ای جان جہان اگر وہ ہی مہربان تو سب ہین مہربان اگر وہی نہ دلوی تو کیا دلوین سلیمانؑ پکار کر فرمایا ہی قران مین لَا یَتَکَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ یعنے بے مرضی اُسکی کوئی کسیکی سفارش نہ کر سکے گا فرشتہ ہو کہ انسان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی دعا کی ہی اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُّعْبَدُ یعنے بار خدایا میری قبر کو بُت نہ بنانا کہ پرستش کیجاوی یہان سی معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جہلائے اُمت سی شرک کا بہت خوف تھا اس سبب سے دعا مانگ لی کہ اللہ تعالیٰ میری قبر کو بچاوی اور اُمت کی قبرون کیواسطے نہ دعا مانگی اِس سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ آپکو کشف سی معلوم ہوا ہوگا کہ یہ فتنہ ضرور شدنی ہی اور خواجہ بہاء الدین نقشبند کے وقت مین بھی استمداد مین لوگ افراط کرتی تھے اس سبب سے اگر خواجہ صاحب یہ بیت پڑھا کرتی تھی بیت

تو تا کی گورِ مردان را پرستی ٭ بہ گردِ کارِ مردان گرد رستی ٭ چنانچہ مشایخ نقشبندیہ کی کتابون مین مسطور ہی مسئلہ جو شخص جانے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو یا اور کسی نبی کو علم غیب تھا کافر ہو جاوے وفی شرح فقہ الاکبر لملا علی ن القاری اَنَّ الْاَنْبِیَآءَ لَا یَعْلَمُوْنَ الْمُغَیَّبَاتِ مِنَ الْاَشْیَآءِ اِلَّا مَا اَعْلَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَحْیَانًا وَذَکَرَ الْحَنَفِیَّةُ تَصْرِیْحًا بِالتَّکْفِیْرِ بِاعْتِقَادِ اَنَّ النَّبِیَّ یَعْلَمُ الْغَیْبَ لِمُعَارَضَةِ قَوْلِهٖ تَعَالٰی قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰهُ اور صحیح بخاری اور مشکوٰۃ شریف مین ہی کہ انصار کی چھوکریان شادی مین دف بجا بجا کر گا رہی تھین اسمین ایک کہنے لگی مصرع وَفِیْنَا نَبِیٌّ یَعْلَمُ مَا فِیْ غَدٍ یعنے ہمارے درمیان ایسا نبی ہی کہ کل کی ہونیوالی بات جانتا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نہ کہہ خدای عزوجل ہمکو اور سب مسلمانون کو شرک سے بچاوے کیونکہ یہ نہین معاف ہوتا اور اسکے سوا سب معاف ہو جاتا ہی قال اللہ تعالی اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ ع ج

تمام ہوے مسائل ضروریہ متفرقہ

رسالہ موضح الکبائر والبدعات والرسوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اور شکر اُس خداوند تعالی کو لائق ہی جسنے ہمکو اپنی قدرت سے پیدا کیا اور ہماری ہدایت کیواسطے یعنی ٹیڑھی راہ سے سیدھی راہ کیطرف بلانے اور دوزخ سے بچاکر بہشت مین لیجانے اور حلال حرام پہچنوا دینے کیلیے حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے محبوب کو جن و انس کیطرف بھیجا اور قرآن شریف کو اُنکے اوپر نازل کیا اور اُنکو خاتم الانبیا بنایا اور سب پیغمبرونمین اُنھین سردار کیا اور سب سے بڑا مرتبہ اُنکو دیا اور اورون پر بزرگی و بڑائی بخشی اور اُنکا نام قیامت تک جاری رکھا اور نام اُنکا اپنے نام کیساتھ ملایا شفاعت کا مرتبہ بخشا معجزے بے انتہا عنایت کیے اُنھون نے امورات شرعی ہمکو سکھائے یعنے کلمہ و نماز و روزہ حج زکوۃ و درود و تسبیح و تکبیر تحمید تہلیل تلاوت خیر خیرات اور کھانے پہننے سونے جاگنے بیٹھنے اٹھنے اور کام کرنیکے طریقے بتائے اور موت و

سلہ ترجمہ در شرح فقہ اکبر ملا علی قاری مین ہے تحقیق انبیا نہین جانتے غیب کی باتون سے کچھ مگر جو چیز کہ بتلائی اُنکو اللہ تعالی نے کسیوقت اور ذکر کیا حنفیہ نے بالصراحت کہ کافر ہوتا ہی آدمی اس اعتقاد سے کہ البتہ نبی جانتے ہین غیب کو اسلیے کہ خلاف قول حق تعالی ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہین

تہلیل تلاوت خیر خیرات اور کھانے پہننے سونے جاگنے بیٹھنے اُٹھنے اور کام کرنیکے طریقہ بتائے اور موت و حیات کے سیکھنے سکھانے وغیرہ کی احکام بتانے اور تقویٰ پرہیزگاری اخلاق اتفاق محبت آپس کی موافقت کی باتین اور جو اسکے مانند ہے اُن سب کے کرنے کا حکم کیا اور بری کامون سے منع فرمایا جس کی تفصیل عام و خاص مومنین کی بوجھنے کیواسطے اِس کتاب مین لکھی جاتی ہے باقی اِسی پر اور باتونکو قیاس کر کے اپنے تئین بچاوین کہ اللہ اور رسول کے سامنے قیامت کی دن ذلیل و شرمندہ نہووین جن باتون کا بالفعل اس ملک ہندوستان مین زیادہ رواج ہو گیا ہے اُنکو بھی نام بنام لکھدیا کہ مسلمان اسکو سمجھ بوجھ کر ان کامون کے گرد نہ جاوین اور باپ دادون کے چلن سمجھکر اُنکی ریس نکرین کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہر آدمی کو اپنے کام کا علیحدہ علیحدہ جواب دینا ہوگا اسوقت باپ دادا اور نہ پیر استاد جو ان باتون کے کرنے سے نہین روکتے ہین یا آپ وہ باتین کرتے ہین کچھ کام نہ آوین گے اے بھائی مسلمانو آخر مرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کو منھ دکھانا ہے ابھی ہوشیار ہو جاؤ بڑے کامون سے اپنے تئین بچاؤ دنیا چند روزہ ہے پچھتاؤ گے پھر کچھ کام نہ آوے گا سیدھے جہنم کو چلے جاؤ گے

بڑے کامون کی تفصیل یہ ہے

شرک کرنا یعنے اللہ کی قدرت اور علم دوسرے مین سمجھنا اور اُسکی تعظیم کے کام دوسرے کیواسطے کرنا یا اسکے سوا اور کی نذر اور منت کسی مطلب کی لیے ماننا اُسکے سوا اور کو مشکل کیوقت پکارنا دہائی دینی اور اس سے مدد چاہنی یا اور کسی کو ہر وقت حاضر و ناظر دیکھنے والا سُننے والا بوجھنا ناحق کسی کو مار ڈالنا نشے کی چیز شراب تاڑی گانجا بھانگ پوست افیون مدک چرس وغیرہ تھوڑا بہت پینا یا پلانا کھانا یا کھلانا بغیر نکاح سواے اپنی لونڈی شرعی کے دوسری عورت کی پاس جانا مرد یا عورت کی ساتھ لواطت کرنا یعنے نجاست کی جگہ مین دخول کرنا نیک عورت کو جو دوسرے کی نکاح مین آئی ہے زنا کی تہمت دینی کافرون کے مقابلے مین کہ دو چند مسلمانون سے زیادہ نہون بھاگ جانا جادو کرنا اور کروانا یتیم بالکے لڑکے کا مال ناحق کھانا ماں باپ مسلمان کو بے سبب دُکھ دینا حرم مکہ کے درمیان مین جن باتون سے منع ہوا ہے اُن کامون کو کرنا سُود لینا چوری کرنا سؤر کا گوشت کھانا جھوٹی گواہی دینا بلا عذر گواہی کو چھپانا رمضان کے روزے بے عذر شرعی کے نہ رکھنا نماز نہ پڑھنی نماز کو بے وقت پڑھنا مال کی زکوٰۃ نہ دینی حج کے شرائط موجود ہوتے ادا نہ کرنا جھوٹی قسم کھانی اپنایت کی رشتے کو توڑنا

توڑنے اور ناپنے مین یعنی لینے دینے کیوقت کم وزیادہ کرنا مسلمانون کی ساتھ ناحق لڑائی کرنا اللہ تعالیٰ
اور رسولؐ اور آلؑ واصحابؓ وازواج رسول کو گالی دینی یا حقیر جاننا یا لعنت کرنی یا برا کہنا رشوت
لینی مسلمانونکی چغلی حاکم سے کرنا باوجود قدرت کی امر معروف اور نہی منکر سے باز رہنا بے ضرورت
شرعی جھوٹ بولنا مقدور ہوتے وعدیکو وفا نہ کرنا قرآن شریف کو یاد کرکے بھول جانا جاندار کو آگ
مین جلانا عورت کو اپنے خاوند کی بے حکمی کرنا مرد کو اپنی عورت پر ظلم کرنا عورت اور مرد کی درمیان
لڑائی اور جدائی ڈالنی عالم اور فاضل کی جھٹائی کرنی مگر عالم اُسی کو جانی جس نے اللہ اور رسول کے
جاننے اور بوجھنے کیواسطے علم حاصل کیا ہو اور اُسکو اور مسلمانونکو اُسکے علم سی فائدہ پہونچتا ہے وہ عالم
نہین جو دنیا کمانیکے واسطے کتابین پڑھے اور رات دن دنیا کی فکر مین لگا رہے اور دین کا علم دوسری کو
نہ سکھاوے نہ پڑھاوے اللہ تعالیٰ کی بخشش سی ناامید ہونا اور اُسکے عذاب سے نڈر ہو جانا جوا کھیلنا اور
اللہ تعالیٰ کی سوائے دوسرے کی نام پر جانور ذبح کرنا اللہ کی سوا دوسرے سے نزدیکی حاصل کرنیکو یا اُسکی
تعظیم کی راہ سے عبادت جانکر جانور ذبح کرنا تکبر کرنا اور دل سے اپنے تئین اچھا جاننا مکروفریب دغابازی کرنی پرایا
مال لینا لاڑھیاپن کرنا کافرون اور فاسقون اور بدعتیونکو دوست سمجھنا حسد بغض کینہ رکھنا شرع کی حکمون
جیسا نماز روزہ وغیرہ مکروہ جاننا اور اُنسی بیزار رہنا حلال چیزونکو حرام جاننا حرام چیزونکو حلال سمجھنا دین کی کامون مین
عیب لگانا خلل ڈالنا دین کی فرائض اور واجبات کو کسی سے چھپانا امانت مین خیانت کرنی محارم سی نکاح کرنا مسجد کو
خراب کرنا بے طہارت نماز پڑھنا کتا پالنا کافرون اور بدعتیون اور فاسقون کی بخوف فتنہ تعظیم کرنی توقیر و
خوشامد کرنی بغیر علم فتویٰ دینا بدون مہارت طبابت کرنی اپنی عقل سی قرآن مجید کی تفسیر کہنی سیدونکی اہانت کرنی
پیٹھ پیچھے کسی کو بد کہنا یا اور عیب لگانا مسلمانون پر گمان بد لیجانا اللہ کی سوا اور کسی چیز کی قسم کھانی قرآن
خوانی کی مجلس مین اور کام مین مشغول رہنا کسی کا گلہ شکوہ بے وجہ کرنا یا سُننا نجومیون پر اعتقاد کرنا علم غیب کا
اعتقاد سوائے اللہ کے دوسرے پر رکھنا نبیون فرشتون الہی کتابین بہشت دوزخ میزان پل صراط اور
عذاب قبر اور جن باتون کی اللہ اور رسول نے خبر دی ہے قیامت کی حال مین اُنمین کسی چیز سی منکر ہونا حدیث
یعنے پیغمبر خدا کی فرمانی کو اور اجماع اُمت اور قیاس کو نہ ماننا اور اُنکی حکمون سی منکر ہونا داڑھی منڈانا اور
مونچھین بڑہانا سونی روپے کی باسن مین کھانا پینا سونی روپی کا زیور ریشمی کپڑا زری کا جوتا زینت کیواسطے
مرد کو پہننا ہاتھ پاؤن مین مہدی اور دانتون مین مسّی مرد کو لگانا ڈھولک طنبورا ستار دوتارا

سر منڈا لافرنا سارنگی بجانا یا قصداً سننا اُنکے بجانیوالے کو کچھ دینا ناچ دیکھنا ناچنے والی کو کچھ دینا بجانیوالے اور ناچنے والی کی تعریف کرنی شطرنج چوپڑ گنجفہ نردگوٹی بھوج بازی آتشبازی کھیلنا اسمین اچھے وقت کو ضائع کرنا حرام چیز پر بسم اللہ کہنی جھوٹی بات پر اللہ کو گواہ کرنا کافرون کی دین کی بڑائی کرنا اور ان کی رسمونکی موافق کچھ کام کرنا اور اُنکی پوجا کی چیز کھانی کسی پیر پیغمبر امام شہید بھوت پلید پری کی نام کی چوٹی رکھنی سیتلا اور کسی مرض کی پوجا کرنی لونڈی غلام کو حقیر جاننا اُنکے مقدور سے زیادہ کام لینا اگر کوئی کام سخت یا بھاری ہو تو مسلمانونکو لازم ہی کہ آپ بھی اُنکا شریک ہووے بے عزتی سے کسی کا نام لیکر پکارنا اوا اپنے کو بُرے اندیشے بن رکھنا رات دن اچھے کھانے پہنے کی فکر مین رہنا مقدور ہوتے ماں باپ ور حق دارون کی خدمت نہ کرنی اُستاد پیر اپنے بڑون سے بے ادبی کرنی بہانہ کرکے شرعی احکامون سے جیسا نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ سے باز رہنا اللہ کی دی ہوئی نعمت مین بخل کرنا حیض و نفاس کی حالت مین عورت کی پاس جانا[1] عورت کو نامحرم کی سامنے ہونے دینا خلاف شرع باتون مین جورو کی فرمان برداری کرنی بے ضرورت جورو کو اِدھر اُدھر جانے کی رخصت دینا مقدور رہتے جورو لڑکو نکو کھانے پینے کی تکلیف دینی بیگانی عورت پر نظر بد رکھنی جورو وں مین برابری نہ رکھنی جورو لڑکو نکی خاطر سے برخلاف خدا اور رسول کے کام کرنا جورو کو اپنے خاوند کی نافرمانی کرنی خاوند کی بلانے پر عورت کو حاضر نہ ہونا ہر بات مین اُسکی ناشکری کرنی اُسکی دی ہوئی چیز کو حقیر و ناچیز سمجھنا بے اجازت خاوند کے سوا ماں باپ کے دوسری کی گھر جانا اور بے حکم اُسکے کسی نامحرم کے روبرو ہونا خاوند کی مقدور سے کھانے پینے مین زیادہ طلبی کرنی ہر بات مین اُسکے دلکو رنج مین ڈالنا اُسکے مال کی حفاظت نہ کرنی عورتون کو سر منڈانا عورتونکو مرد کی صورت بنانا مردونکو عورت کی صورت بنانا خلاف شرع کسی قبر کی زیارت کرنی یا اسواسطے سفر کرنا عورت کو عورت سے مساحقہ کرنا یعنے چپٹی لڑانا کھانی کو بُرا کہنا کسی کی گھر مین بے اجازت گھس جانا باوجود قدرت کی نصیحت کو ترک کرنا لوگونکو دکھانے کو عبادت کرنی اپنی عبادت و تقوے پر گھمنڈ کرنا گرانی کی نیت سے غلہ بند کر رکھنا بردہ فروشی کرنی تالاب عیدگاہ قبر کیواسطے جانور ذبح کرنا قبر کو سجدہ یا طواف کرنا جاندار کی تصویر بنانی یا اُسکو اپنے گھر مین رکھنا حرام کے روپیون سے مسجد و عیدگاہ یا کوئی مکان عزت کا بنانا جس قبر مین لاش نہ ہو اُس کو سلام و زیارت کرنا تعزیہ بنانا مرثیہ خوانی کرنی کسی کی غم مین گریبان پھاڑنا یا چھاتی کو پیٹنا یا

[1] یعنی اس سے جماع کرنا ۱۲

چلاکر رونا یا غمی کا کپڑا ٹھہرا کر پہننا کسی کے نام کی بدھی ڈالنی ناک کان چھیدنا اور ناک کان چھیدنی کو بہتر جاننا
اِلّا لڑکیون کی کان چھیدنی مین مضائقہ نہین شب برات مین گھر اُبھرنا چراغان کرنا قبرون پر روشنی کرنی
کھیر کھلائی سالگرہ اطفال کی کرنی مجلس بسم اللہ لڑکونکی بڑی دھوم دھام سے واجب جانکر کرنی بتر نکالنا
اور بہت رسمین جو کافرونکی مسلمانون نے سیکھی ہین کرنی جیسے سر امنڈوا گٹھ لگن باندھنا رتجگا کھندوری
چوتھی مُردے کو سوم دسوان چالیسوان چھ ماہی برسی کرنی روح نکالنی باونی سنکرات روٹی میٹھا
ہوئی دیوالی دیتا جیتا کرنا مُردے کی سرھانی چراغ جلانا اُسے گھاس پر الٹنا مرنے کے بعد سب ہانڈی
باسن آگ پانی پھینکنا دھونا سر مین گلے مین سیندور لگانا غلّے کو ہتھیار کو کھانی کو زمین کو سلام کرنا
قبر پر گھر بنانا قبر پکی کرنی چونا لگانا قبر پر کپڑا اڑھانا حال سالکی پوجا کرنا ست پیر کی پوتھی سنی غازی و مدار کا جھنڈا
نکالنا لال بی بی اُولائی بی گھڑی بی بی آسان بی بی کا روزہ رکھنا اور سوا پہر کا روزہ مشکلکشا کے
نام پر رکھنا منّت ماننا لال پری سبز پری شیخ سدو زین خان دریا خان کے نام کا بکرا کرنا اُنکے نام پر
فاتحہ دینا اور اُنسے اعتقاد رکھنا کہ یہ سب فی الحقیقت جن ہین یا شیطانون نے لوگونکے بہکانے کیواسطے
ایسے نام اپنے رکھ لیے ہین یہ سب نذر نیاز اُنکو پہونچتی ہے گائے گورو کو چانول دوب ٹیکر ٹیکا دینا شگون اور
فال پر اعتقاد کرنا ٹخنون سے نیچے پائجامہ یا دامن لٹکانا اپنا ستر دوسرونکو دکھانا اور کا ستر دیکھنا جنیو اور
کردھنی باندھنی پانی کے جس بدھنے سے استنجا کیا اُس سے وضو کرنیکو حرام جاننا آبی تہبند لنگوٹ مارنا ناپاکی کی حالت
مین مسجد مین جانا اور ایسی حالت مین اور بے وضو مصحف کو چھونا نماز پڑھنی یا طواف کعبہ کرنا بدن مین گدنا
گدانا عورتون کے سر کے بال چننی یا چھلا ڈالنا اور مرد و عورت کو پٹہ ببری زلف رکھنا عورت کو باریک کپڑا
جس سے بدن نظر آوے پہننا اُمام سے پہلے کوئی حرکت نماز مین کرنی نشے کی چیز سے کمائی کرنی مشرکہ سے نکاح کرنا
عورت سے نکاح کرکے اُسکو زنا کی رخصت دینی یا اُسپر راضی ہونا جانورون سے وطی کرنا نکاح کرنا غیر کی عدّت
کی درمیان مین مسلمان ہونی مین توقف کرنا آزاد مرد یا عورت کو مول لینا یا بیچنا جمعے کیوقت خرید و فروخت
کرنا اور جماعت کو ہوسکتے ترک کرنا اللہ کی حدود مین درگذر یا سفارش کرنی جان بوجھکر قرآن مجید کو غلط
پڑھنا جاندار کی تصویر کھلونا بنانا یا مول لینا سلام کا جواب دینا اپنی خوشی سے زہر کھانا یا ڈوب مرنا ہمسائی کو دکھ
دینا دعا کیوقت آسمانکی طرف دیکھنا کفار سے لباس اور صورت مین مشابہت پیدا کرنی جانورونکو لڑانا نسب سے
خارج ہونا یا (یعنے نماز مین) داخل ہونا شرع کی کام پر ہنسنا مصلی کی آگے سے گذر جانا شارع عام کو تنگ کرنا روپے پیسے مین خلاف

شرع بٹا لگانا پھرت لینا بغیر خوف اسلام کو چھپانا روپے پیسے کو بیجا صرف کرنا نوکر و نگاہ نیب کی خیر خواہی نکرنی کسی غلے یا نمک یا چینی وغیرہ بیچنے کی چیز مین وزن کیواسطے پانی پلایا ہو یا اور کوئی چیز ملائی یا ہلکے ہونیکے واسطے بیچنے کی چیز مین جانی بوجھ نقصان کو خریدار سے ظاہر نکرنا مسلمان کی عیب ڈھونڈھنے مگر جو فاسق ہو اس نیت سے کہ وہ اپنے فسق سے باز آئے کسی مسلمان کو دوزخی کہنا کبوتر اڑانا اور مرغ کا لڑانا وغیرہ

فہرست ابواب رسالہ صبح کا ستارہ و مسائل متفرقہ و رسالہ موضح الکبائر والبدعات والرسوم

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
٢	ب۱ نور محمدی کے بیان مین	١٩	ب۱۴ روح نکلنے کے بیان مین	٣٩	ب۲۷ ذکر بہشت مین
۴	ب۲ آدم علیہ السلام کی پیدائش مین	٢٢	ب۱۵ ذکر فرشتہ جو منکر نکیر سے پہلے قبر مین آتا ہے	۴٠	ب۲۸ ذکر دروازون اور نہرون بہشت مین
٦	ب۳ فرشتونکی پیدائش مین	٢٣	ب۱۶ منکر و نکیر کے بیان مین	۴٢	ب۲۹ حورون کے بیان مین
٧	ب۴ موت کی پیدائش مین	″	ب۱۷ کراماً کاتبین کے ذکر مین	۴٣	ب۳۰ تتمہ ذکر بہشت مین
٨	ب۵ موت کسطرح روح کو لیتی ہے	٢٥	ب۱۸ روح گھر مین اور قبر پر آتی ہے	۴۴	مسائل ضروریہ متفرقہ ہے
١٠	ب۶ پیغمبرونکی روحونکی بیانمین	٢٧	ب۱۹ ذکر صور مین	″	مسئلہ زیارت قبور مین کیا جائز و کیا ناجائز
″	ب۷ مومنونکی روحونکی بیانمین	٢٨	ب۲۰ نفخہ فزع مین	″	بیان سوگ و ترک زینت و تعزیت
١١	ب۸ فریب شیطان مین	٣٠	ب۲۱ حشر و نشر کے بیان مین	″	بیان صدقہ جائز و ناجائز
١٢	ب۹ آوازونمین بعد مرنیکے	٣١	ب۲۲ براق کی تعریف مین	″	بیان جواز توسل بحق انبیا و اولیا
١٣	ب۱۰ زمین اور قبر کی آواز مین	٣٢	ب۲۳ نفخہ البعث کی بیانمین	″	بیان استمداد از انبیا و اولیا
″	ب۱۱ بیان سختی میت مین	٣٥	ب۲۴ قبر سے اُٹھنے کی بیانمین	″	بیان طلب دعا از انبیا و اولیا
١٦	ب۱۲ بیان ماتم نوحہ مین	٣٧	ب۲۵ محشر والونکی چلنے مین	٥١	رسالہ موضح الکبائر والبدعات والرسوم
١٨	ب۱۳ صبر کے بیان مین	″	ب۲۶ قیامت کے ذکر مین	″	گناہونکی تفصیل

خاتمة الطبع الحمد للہ علی نوالہ کہ مجموعہ گنجینہ نصیحت و خزینہ عبرت ترجمہ دقائق الاخبار موسوم بہ صبح کا ستارہ و مسائل ضروریہ متفرقہ و رسالہ موضح الکبائر والبدعات والرسوم حسب فرمائش جناب حاجی محمد عبد القیوم صاحب تاجر کتب کلکتہ ویلسلی اسکوائر نمبر ١٦ - باہتمام کمترین محمد قمر الدین مطبع قیومی کانپور محلہ ٹپکاپور مین ماہ ربیع الثانی ۱۳۴۱ھ کو طبع ہوا